اشاعت کا
۴۷ واں سال

روزنامہ
آفاق سرینگر
Daily Afaaq Srinagar
بانی: مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری

Visit us
at: www.dailyafaaq.com

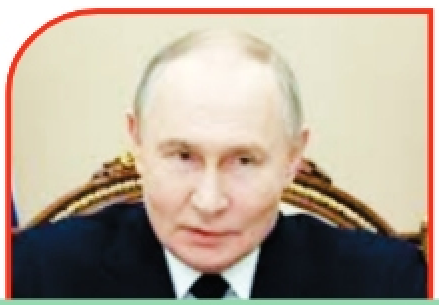

8 روس یوکرین سے جنگ جیت جائے گا

7 ورلڈ کپ 2026: آسٹریلیائی ٹیم کی حکمتِ عملی میں اسپنرز کو مرکزی کردار

2 تمام اہل قبائلی استفادہ کنندگان کو جلد از جلد ان کی سکالرشپ ملے گی

afaaqkashmir.yahoo.com dailyafaaq
Ph:- 0194-2452028, 2475279 Fax:- 0194-2475279

RNI NO: 43732/85 Friday 02 January 2026
ESTABLISHED IN 1985
02 جنوری 2026ء بمطابق 12 رجب 1447ھ جمعۃ المبارک، جلد نمبر 47، شمارہ نمبر 02، صفحات 8، قیمت 3 روپے

اگلے ماہ کے پہلے ہفتے میں قانون ساز اسمبلی کا بجٹ اجلاس بلانے پر غور

کابینہ میں حتمی فیصلہ لینے کے بعد سفارش لیفٹیننٹ گورنر کو بھیجی جائے گی

ماہ رمضان کی آمد سے قبل بجٹ کی منظوری کو یقینی بنایا جائیگا، سرکاری ذرائع

سری نگر/کیم جنوری/ جے کے این ایس/ بتایا جاتا ہے کہ جموں وکشمیر حکومت قانون ساز اسمبلی کے بجٹ سیشن کو فروری 2026 کے پہلے ہفتے میں بلانے پر غور کر رہی ہے، جس میں 2 فروری کے آس پاس اجلاس کی کارروائی شروع کرنے کی تجویز ہے۔ اس اقدام کا مقصد 20 فروری کے قریب متوقع رمضان کے مقدس مہینے کے آغاز سے قبل مالی سال 2026-27 کے بجٹ کی منظوری کو یقینی بنانا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق ایک میڈیا رپورٹ میں ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ خبر دی گئی ہے کہ ماہ رمضان المبارک کو مدنظر (بقیہ ۶ پر)

اوپریشن سندور آج بھی جاری ہے، فوجی سربراہ

جدید تنازعات ملٹی ڈومین اور ہائبرڈ ہوں گے

نئی دہلی/کیم جنوری/ ایم این این/ چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اوپیندر دویدی نے جمعرات کو قوم کو نئے سال کی مبارکباد دی اور آپریشن سندور کے تحت ہندوستان کے فیصلے کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "آپریشن آج بھی جاری ہے۔ اے ڈی جی پی آئی نے بھارتی آرمی کی ایکس پر ایک پوسٹ میں جنرل اوپیندر دویدی نے نوٹ کیا کہ فوج تبدیلی کی ایک دہائی سے گزر رہی ہے، جس میں "مشترکہ، خود (بقیہ ۶ پر)

بالائی علاقوں میں ہلکی برفباری، میدانی علاقوں میں بارشیں

مغل روڈ، سری نگر-لیہہ شاہراہ اور سنتھن روڈ تازہ برف باری کے باعث بند

آج سے موسم بہتر ہوگا، 20 جنوری تک کسی بڑی تبدیلی کا امکان نہیں، محکمہ موسمیات

سری نگر/کیم جنوری (ایجنسیز) وادی کشمیر کے بالائی علاقوں میں تازہ برفباری اور میدانی علاقوں میں ہلکی بارشوں کے بعد بھی موسم کافی سرد ہے اور شبانہ درجہ حرارت نقطہ انجماد کے نزدیک ریکارڈ ہوا ہے۔ اس طرح سے جمعرات کے روز سے وادی میں سردی میں معمول سے زیادہ محسوس ہوئی ہے۔ ادھر محکمہ موسمیات کے ڈائریکٹر ڈاکٹر مختار احمد نے بتایا 20 جنوری تک موسم میں کسی خاص بڑی تبدیلی کا امکان نہیں ہے جبکہ اس دوران ایک دو بار مغربی ہوائیں داخل ہو سکتے ہیں جو زیادہ اثر انداز نہیں ہو سکتے ہیں۔ جموں وکشمیر میں محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے عین مطابق گزشتہ دو روز کے دوران عموماً خراب ہی رہا ہے تاہم موسم میں کوئی بڑی تبدیلی (بقیہ ۶ پر)

گلزار الدین اختر، نورالدین سمیت 4 کشمیری افسران کو جوائنٹ کمشنر انکم ٹیکس کے عہدے کی ترقی

سری نگر، کیم جنوری (یو این آئی) حکام نے کشمیر سے تعلق رکھنے والے چار سینئر انڈین ریونیو سروس افسروں (آئی آر ایس) کو جوائنٹ کمشنر آف انکم ٹیکس کے عہدے پر ترقی دے دی ہے۔ ترقی پانے والے افسروں میں گلزار الدین اختر (سول کوڈ 15507)، نورالدین (سول کوڈ 15508)، شکیل احمد گنائی (سول کوڈ 16035) اور سید جنید عادل (سول کوڈ 16169) شامل ہیں۔ وزارت خزانہ کے محکمہ محصولات، سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکسز (سی بی ڈی ٹی) کی طرف سے جاری (بقیہ ۶ پر)

سکینہ ایتو نے تمام صحت مراکز میں صفائی ستھرائی کے جامع اقدامات پر زور دیا

غیر صاف ہسپتال محض انتظامی ناکامی نہیں بلکہ ایک اخلاقی، ثقافتی اور سماجی خیانت ہیں

صفائی وستھرائی برقرار رکھنے والے ڈاکٹروں اور عملے کو نقد انعامات اور اسناد دینے کی ہدایت

جموں/کیم جنوری/ (ڈی آئی پی آر) وزیر برائے صحت وطبی تعلیم، سماجی بہبود اور تعلیم سکینہ ایتو نے آج جموں وکشمیر بھر کے تمام گورنمنٹ میڈیکل کالجوں، ضلعی ہسپتالوں، سب ڈسٹرکٹ ہسپتالوں اور دیگر صحت مراکز میں صفائی وستھرائی کے اقدامات کو مکمل طور پر بحال کرنے کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ حفظانِ صحت اور صفائی معیاری مریض نگہداشت اور عوامی اعتماد کا بنیادی ستون ہیں۔ وزیر موصوفہ نے صوبہ جموں کے صحت اداروں میں صفائی وستھرائی کے اقدامات کے (بقیہ ۶ پر)

وزیر اعلیٰ جلد ہی امت شاہ کے ساتھ ملاقات کریں گے، چودھری رمضان

اندرونی اختلافات کی خبروں میں حقیقت سے بعید، آغا روح اللہ پارٹی کے خلاف نہیں

سری نگر کیم جنوری (کے این ایس) نیشنل کانفرنس کے اندر کوئی دراڑ نہ ہونے پر زور دیتے ہوئے راجیہ سبھا کے رکن اسمبلی چودھری رمضان نے جمعرات کو کہا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ جلد ہی مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے ملاقات کریں گے، انہوں نے مزید کہا کہ پارٹی کے رکن اسمبلی آغا روح اللہ نہ تو پارٹی اور نہ ہی اس کی قیادت کے خلاف ہیں۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق نیشنل کانفرنس کے ایڈیشنل جنرل سکریٹری کے طور پر ان کی تقرری کے بعد منعقدہ ایک پروقار تقریب کے بعد یہاں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، رمضان نے کہا کہ پارٹی متحد ہے اور اپنے مقاصد پر مرکوز ہے۔ انہوں نے کہا کہ اختلافات اگر ہیں تو صرف نقطہ نظر میں ہیں نیت میں نہیں۔ رمضان نے کہا، "پارٹی میں کوئی دراڑ نہیں ہے۔ آغا روح اللہ جوان ہیں اور چاہتے ہیں کہ چیزیں جلد ہو جائیں۔ بس یہی فرق ہے۔ ہمارے مقاصد اور سمت ایک ہے، لیکن اس طرح کے معاملات کو عملی جامہ پہنانے میں (بقیہ ۶ پر)

بھارت نے چین کے آپریشن سندور جنگ بندی کے دعوے کی تردید کی

نئی دہلی/کیم جنوری/ ایم این این/ ہندوستان نے چین کے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے کہ بیجنگ نے گزشتہ سال مئی میں شدید فوجی تصادم کے دوران نئی دہلی اور اسلام آباد کے درمیان جنگ بندی میں ثالثی کی تھی۔ بھارت نے واضح طور پر کہا کہ جنگ بندی پاکستان کی درخواست کے بعد عمل میں آئی اور کسی تیسرے فریق نے اس عمل میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ ذرائع کے مطابق پاکستان نے بھارت کے ڈائریکٹر جنرل ملٹری آپریشنز (ڈی جی ایم او) سے جنگ بندی کی درخواست کی۔ یہ وضاحت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مہینوں سے کیے گئے اسی طرح کے دعووں کے درمیان سامنے آئی ہے، (بقیہ ۶ پر)

پیر پنچال میں شدید برفباری کے بیچ فوج کی تلاشی مہم تیز

حساس مقامات کی سی سی ٹی وی اور گراؤنڈ نگرانی کو بھی مزید مستحکم کیا گیا

جموں/کیم جنوری (یو این آئی) جموں وکشمیر کے پونچھ ضلع میں واقع پیر پنچال کی برف پوش چوٹیوں پر فوج نے دہشت گردانہ نقل وحرکت کو روکنے اور سرحدی سلامتی کو مزید مضبوط بنانے کے لیے تلاشی اور نگرانی کی کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔ خطے میں مسلسل برفباری اور درجہ حرارت نقطہ انجماد سے کئی ڈگری نیچے گر جانے کے باوجود فوجی دستے 13 ہزار فٹ سے زائد بلندی پر نہایت سخت حالات میں آپریشنز جاری رکھے ہوئے ہیں۔ فوجی ذرائع کے مطابق رواں موسم سرما میں برفباری معمول سے زیادہ ہے جس کے باعث گھنے جنگلات، کھڑی ڈھلوانوں اور دشوار گزار وادیوں میں گشت اور نگرانی مزید مشکل ہو گئی ہے۔ تاہم سرحدی حساسیت اور دہشت گردی کے ممکنہ خطرات کے پیش نظر رومیو فورس نے اپنے آپریشنز میں کسی قسم کی کمی نہیں آنے دی۔ اطلاعات کے مطابق فوجی ٹیمیں مربوط سرچ آپریشنز کے تحت مختلف علاقوں میں برف سے ڈھکی چوٹیوں، دروں اور ایسے مقامات پر گشت کر رہی ہیں جہاں سے دراندازی کا خطرہ یا دہشت گردوں کی نقل وحرکت کا امکان رہتا ہے۔ پونچھ اور راجوری بیلٹ کی پہاڑی پٹی، جو حالیہ برسوں میں کئی (بقیہ ۶ پر)

بورڈ آف سکول ایجوکیشن نے پرانے نصاب کو ختم کر دیا

امیدواروں کو امتحان پاس کرنے کے متعدد مواقع دیئے گئے، حکام

سرینگر/کیم جنوری/ (آفاق نیوز ڈیسک) جموں اینڈ کشمیر بورڈ آف سکول ایجوکیشن نے پرانے نصاب کو ختم کر دیا ہے جو فیل ہونے والے طلباء کے لیے رائج تھا۔ پرانے نصاب کے تحت کلاس 10، 11 اور 12 کے فیل/دوبارہ حاضر ہونے والے امیدواروں کو اس کے مطابق امتحان پاس کرنے کے متعدد مواقع دیئے گئے۔ بورڈ کے قواعد وضوابط کے مطابق، نصاب پہلے ہی اپنی درستگی کو ختم کر چکا ہے اور اس طرح ناکام ہونے/دوبارہ حاضر ہونے والے طلباء کو پرانی اسکیم آف اسٹڈیز کے تحت امتحانات دینے کے مزید امکانات نہیں ہوں گے۔ بورڈ کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق متعلقہ امیدواروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ سمر زون کے امتحانات کے اختتام اور سالانہ نتائج کے اعلان کے بعد اس سال کے آخر میں ہونے والے سالانہ پرائیویٹ/دو سالانہ امتحانات کے لیے نئے نصاب کے مطابق تیاری کریں۔ پرانے کورس کے طلباء کو 2026 اور اس کے بعد سالانہ پرائیویٹ/دو سالانہ امتحانات میں شرکت کے لیے بروقت نئے نصاب پر جانے کا مشورہ دینے کے لیے نوٹیفکیشن پہلے سے جاری کر دیا گیا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے (بقیہ ۶ پر)

بجلی کے گھریلو صارفین کو راحت، فی الحال پرانے نرخ ہی لاگو رہیں گے

زیادہ بجلی استعمال کرنے والے بڑے صنعتی یونٹس کو سبسڈی نہیں دی جائے گی

سرینگر/کیم جنوری/ (آفاق نیوز ڈیسک) جموں وکشمیر میں گھریلو بجلی صارفین کے لئے نئے سال سے بھی پرانے بجلی نرخ ہی لاگو رہیں گے۔ نئے سسٹم کے تحت مجوزہ 20 فیصد اضافی چارج کو فی الحال روک دیا گیا ہے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ گھریلو اور عام صارفین کو سبسڈی والی بجلی بدستور فراہم کرتی رہے گی اور نیا ٹیرف لاگو نہیں کیا جائے گا۔ تاہم، حکومت نے واضح کیا ہے کہ زیادہ بجلی استعمال کرنے والے بڑے صنعتی یونٹس کو سبسڈی نہیں دی جائے گی، کیونکہ ان کی بجلی کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور حکومت کو یہ بجلی مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہے۔ یہ فیصلہ مالی سال 2025-26 کے لیے کیا گیا ہے، تاکہ گھر (بقیہ ۶ پر)

دسویں جماعت کے امتحانات کے نتائج کا اعلان رواں ماہ کے دوسرے ہفتے میں کیا جائیگا، سکینہ ایتو

سرینگر/کیم جنوری/ (آفاق نیوز ڈیسک) وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے جمعرات کو کہا کہ جموں وکشمیر بورڈ آف اسکول ایجوکیشن سالانہ ریگولر 2025 کے دسویں جماعت کے امتحان کے نتائج کا اعلان جنوری کے دوسرے ہفتے میں کرے گا۔ ایک نیوز ایجنسی کے ساتھ بات کرتے ہوئے، سکینہ ایتو نے کہا، "زیادہ امکان ہے کہ دسویں جماعت کے سالانہ ریگولر (بقیہ ۶ پر)

پونچھ میں ڈرون سے گرایا گیا مشتبہ اسلحہ ضبط

علاقے میں وسیع پیمانے پر تلاشی اوپریشن شروع

سری نگر/کیم جنوری/ جے کے این ایس/ نئے سال کے موقع پر جموں صوبہ کے سرحدی ضلع پونچھ میں لائن آف کنٹرول کے قریب ایک پاکستانی ڈرون دیکھے جانے سے سیکورٹی ایجنسیوں میں ہلچل مچ گئی۔ ڈرون کی موجودگی کی اطلاع ملتے ہی فوج اور جموں وکشمیر پولیس الرٹ ہوگئی اور علاقے میں بڑے پیمانے پر سرچ آپریشن شروع کر دیا گیا۔ جے کے این ایس کو ملی جانکاری کے مطابق پاکستانی ڈرون لائن آف کنٹرول کے نزدیک پونچھ کے کھاڑی کرماڑہ علاقے میں بھارتی حدود میں داخل ہوا (بقیہ ۶ پر)

ہندوستان-پاکستان کے درمیان جوہری تنصیبات، قیدیوں

اور ماہی گیروں کی فہرستوں کا تبادلہ

نئی دہلی/کیم جنوری (یو این آئی) ہندوستان اور پاکستان نے جمعرات کے روز اپنی اپنی جوہری تنصیبات کی فہرستوں کا تبادلہ کیا۔ وزارتِ خارجہ نے بتایا کہ دونوں ممالک کے درمیان یہ تبادلہ نئی دہلی اور اسلام آباد میں سفارتی ذرائع کے ذریعے انجام پایا۔ وزارت کے مطابق ان فہرستوں میں وہ جوہری تنصیبات شامل ہوتی ہیں، جو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جوہری تنصیبات پر حملے کی روک تھام سے متعلق معاہدے کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد پاک مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کی جانب سے کیے گئے آپریشن سندور کے بعد دونوں ممالک نے پہلی مرتبہ جوہری تنصیبات کی فہرستیں ایک دوسرے کے (بقیہ ۶ پر)

دو ہزار روپے کے 98.41 فیصد نوٹ ریزرو بینک میں واپس آگئے

ممبئی، کیم جنوری (یو این آئی) رسمی لین دین سے بند کیے جانے والے 2000 روپے کے 98.41 فیصد نوٹ اب تک ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) میں واپس آگئے ہیں۔ مرکزی بینک نے جمعرات کے روز پریس ریلیز میں یہ اطلاع دی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 19 مئی 2023 کو 2000 کے نوٹوں کو بند کرنے کا اعلان کیا گیا (بقیہ ۶ پر)

گاندربل میں بڑی کارروائی؛ دو دہشت گرد معاونین گرفتار

اسلحہ، گولہ بارود اور 8.40 لاکھ کی نقدی برآمد

سری نگر/کیم جنوری (آفاق نیوز) جموں وکشمیر پولیس نے ضلع گاندربل میں ایک اہم کارروائی کے دوران دو دہشت گرد معاونین کو گرفتار کر کے چینی ساختہ پستول، گرینیڈ اور 8 لاکھ 40 ہزار 500 روپے نقدی سمیت اسلحہ وگولہ بارود برآمد کیا ہے۔ یہ کارروائی پیر کی شام پولیس اسٹیشن گاندربل اور ایس او جی کی مشترکہ ٹیم نے گندرہمن پل کے نزدیک انجام دی۔ پولیس کے مطابق مخصوص خفیہ اطلاع ملنے پر گندرہمن کے مقام پر ناکہ بندی کی گئی۔ اس دوران لوڈ کیریئر زیر نمبر JK15B-7309 کو (بقیہ ۶ پر)

مرکز اپنے وعدے کے مطابق جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال کریں

ریاست کی بحالی کوئی احسان نہیں بلکہ عوام کا جمہوری حق، سریندر چودھری

سرینگر/کیم جنوری/ ایس این این/ مرکز پر وعدے کے مطابق جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری نے کہا کہ ریاست کی بحالی کوئی احسان نہیں بلکہ عوام کا جمہوری حق ہے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق نائب وزیر اعلیٰ سریندر چودھری نے ایک بار پھر نئی دہلی کو جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کرنے کے اس کے وعدے کی یاد دلائی اور مرکز پر زور دیا کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے اس وعدے کو پورا کرے۔ جموں میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے چودھری نے کہا کہ جموں وکشمیر کے لوگوں کو بار بار یقین دلایا گیا تھا کہ مناسب وقت پر ریاست کو بحال کیا جائے گا، لیکن یہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ریاست کی بحالی کوئی احسان نہیں بلکہ عوام کا جمہوری حق ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی پر سخت حملہ کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی نے جموں وکشمیر پر 11 سال حکومت کی اور کئی محاذوں پر بری طرح ناکام رہی۔ انہوں نے (بقیہ ۶ پر)

مشہور سیاحتی مقامات پر لوگوں کی بھاری بھیڑ

مقامی لوگوں اور سیاحوں نے کیا گرم جوشی سے نئے سال کا استقبال

سری نگر کیم جنوری (کے این ایس) وادی کشمیر میں نئے سال کو مقامی لوگوں کے ساتھ ساتھ سیاحوں نے گرم جوشی سے استقبال کیا ہے جس دوران پہلگام، سونہ مرگ اور سونہ مرگ میں سیاحوں کی اور مقامی لوگوں کی بڑی تعداد کو دیکھا گیا ہے۔ سرینگر سمیت ان سیاحتی مقامات پر لوگوں نے منعقدہ تقریبات میں حصہ لیکر اطمنان کا اظہار کیا ہے۔ جبکہ سیاحوں نے تازہ برف باری کا مزہ بھی لیا ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق سونمرگ میں نئے سال کی آمد کے موقع پر سیاحوں کا بھاری رش دیکھنے کو ملا اور (بقیہ ۶ پر)

اسمبلی انتخابات کے دوران کئے گئے لمبے وعدوں کے باوجود

عمر عبداللہ حکومت مستحق نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے میں ناکام

ریٹائر ملازمین کی نئی سے تعیناتی نوجوانوں اور میرٹ کے خلاف/ سنیل شرما

سرینگر/کیم جنوری/ ایس این این/ نیشنل کانفرنس حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے قائد حزب اختلاف سنیل شرما نے جموں وکشمیر میں اقربا پروری کو ادارہ جاتی بنانے اور بے روزگار نوجوانوں کی امنگوں کو دھوکہ دینے کا الزام لگایا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق سینئر بی جے پی لیڈر اور قائد حزب اختلاف سنیل شرما نے کہا کہ انتخابات کے دوران کئے گئے لمبے وعدوں کے باوجود عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت مستحق نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ تعلیم یافتہ اور قابل نوجوان امیدواروں کیلئے دروازے کھولنے کے بجائے حکومت نے قابل اعتراض انتظامی فیصلوں کے ذریعے ریٹائرڈ اہلکاروں کو دوبارہ ملازمت دینے کا سہارا لیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ (بقیہ ۶ پر)

سینٹر فار کوآپریٹو مینجمنٹ جموں کی ایک خصوصی تقریب کا انعقاد

جموں/یکم جنوری/(ڈی آئی پی آر) سینٹر فار کوآپریٹو مینجمنٹ (سی سی ایم) جموں نے آج ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا جس میں کمشنر سیکرٹری امداد باہمی محکمہ ہلا رکوال مہمان خصوصی کی حیثیت سے موجود تھیں۔ اس پروگرام میں ایڈیشنل رجسٹرار جموں ڈویژن بال کرشن، جوائنٹ رجسٹرار (آڈٹ) جموں ڈویژن پرینکا بھٹ، جوائنٹ رجسٹرار (سپیشل) جموں ڈویژن پریتی شرما، ڈپٹی رجسٹرار جموں بھوانی اتری اور سی سی ایم جموں کے عملے نے حصہ (بقیہ ۶ پر)

ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی سرینگر نے بچوں کی شادی
کی روک تھام کیلئے تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا

سرینگر/یکم جنوری (آفاق نیوز ڈیسک) ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی سرینگر نے ضلع سماجی بہبود محکمہ سرینگر کے تعاون سے پیرا لیگل رضا کاروں آنگن واڑی ورکرز اور آشا ورکرز کے لیے کانفرنس ہال، اے ڈی آر سینٹر، ڈسٹرکٹ کورٹ کمپلیکس، سری نگر میں بچوں کی شادی کی روک تھام کے لیے ایک ٹریننگ ریفریشر پروگرام کا انعقاد کیا۔ یہ پروگرام جموں و کشمیر لیگل سروسز اتھارٹی کے زیر اہتمام خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزارت کی طرف سے شروع کی گئی ملک گیر 100 روزہ بیداری مہم "بال ویواہ مکت بھارت " کے ایک حصے کے طور پر منعقد کیا گیا تھا، جس کا مقصد نچلی سطح پر قانونی بیداری، رسائی اور تیزی سے بچاؤ کی روک تھام کے طریقہ کار کو مضبوط کرنا تھا۔ فریم ورک اس پروگرام میں ڈپٹی چیف لیگل ایڈ ڈیفنس کونسلز، ڈی ایل ایس اے سری نگر کے پینل وکیل اور آشا یونٹ کے ممبر سمیت وسائل کے افراد کے ذریعہ معلوماتی سیشنز پیش کیے گئے، جنہوں نے بچوں کی شادی کے واقعات کی شناخت، رپورٹنگ اور روک تھام میں قانونی ڈھانچہ، روک تھام کی حکمت عملیوں اور فرنٹ لائن کارکنوں کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کا اختتام ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی سری نگر کے مشن کی توثیق کے ساتھ ہوا جس کا مقصد انصاف تک رسائی کو یقینی بنانا، قانونی خواندگی کو فروغ دینا اور بچوں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے، خاص طور پر معاشرے کے کمزور طبقوں سے تعلق رکھنے والے، پائیدار بیداری کے اقدامات اور اشتراکی کمیونٹی کی شمولیت کے ذریعے شامل ہیں

جاوید رانا نے جموں و کشمیر میں ایس ٹی طلباً کو
پوسٹ میٹرک سکالرشپ کی ای۔ادائیگی کے عمل کا اعلان کیا

جموں/یکم جنوری/(ڈی آئی پی آر) محکمہ قبائلی امور نے قبائلی طلباً کی تعلیمی سہولیات کو آسان بنانے کے لئے، اہل شیڈول ٹرائب (ایس ٹی۔I اور ایس ٹی۔II) طلباً کو پوسٹ میٹرک سکالرشپ کی الیکٹرانک ادائیگی کا آغاز کیا جس سے ہزاروں فائدہ اٹھانے والوں کو بہت بڑی راحت ملی ہے۔ سکالرشپ کی ادائیگی میں پہلے ٹیکنیکل پیچیدگیوں کی وجہ سے غیر متوقع تاخیر ہوئی تھی جو ایس این اے سسٹم سے ایس این اے۔ ایس پی اے آر ایس ایچ پلیٹ فارم میں منتقلی کے دوران پیدا ہوئی تھیں۔ یہ چیلنجوں میں بنیادی طور پر ڈیٹا مائیگریشن اور مربوط ڈیجیٹل پلیٹ فارموں میں پورٹنگ سے متعلق مسائل شامل تھے۔ اگرچہ محکمہ قبائلی امور کی طرف سے مطلوبہ فنڈز جاری کیے گئے تھے لیکن طلباً کے اکاؤنٹس میں حقیقی منتقلی نظامی سطح پر تکنیکی مسائل کی وجہ سے ممکن نہیں ہوسکی۔ طویل تاخیر نے طلباً کی (بقیہ ۶ پر)

اننت ناگ میں یوم جمہوریہ کی تقاریب کے سلسلے میں میٹنگ منعقد
ڈپٹی کمشنر نے تمام محکموں کے درمیان قریبی تال میل کی ضرورت پر زور دیا

سرینگر/یکم جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) ڈپٹی کمشنر اننت ناگ، ایس ایف حامد نے آج ڈاک بنگلہ، کھنہ بل میں متعلقہ افسران کے ساتھ ایک جامع میٹنگ کے دوران آئندہ یوم جمہوریہ 2026- کی تقریبات کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ اجلاس میں اے ڈی سیز، جی ایم ڈی آئی سی، اے سی آر، اے سی ڈی، ایس ڈی ایمز، سی پی او، سی ایم او، سی ای او، سی اے ایچ او، ڈی ایس ای او، ایس ایس پی کے نمائندے، ضلعی اور سیکٹرل افسران، تعلیمی اداروں کے نمائندوں اور دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی۔ شروع میں، ڈی سی نے نوٹ کیا کہ یوم جمہوریہ ہمارے ملک کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اس موقع کو روایتی جوش و خروش سے منانے پر زور دیا اور تمام افسران اور محکموں کو ہدایت کی کہ وہ قومی تقریب کے لیے ضروری انتظامات کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام متعلقہ افسران اور ایجنسیاں اپنے تفویض کردہ کاموں کو بغیر کسی رکاوٹ کے انجام دیں تاکہ تقریبات کو شاندار کامیابی سے ہمکنار کیا جا سکے۔ اجلاس کے دوران تقریب کے اوقات کار اور نظام الاوقات، سیکورٹی، صفائی ستھرائی، بیٹھنے، طبی سہولیات، بجلی اور پانی کی فراہمی، روشنی اور سجاوٹ، فائر ٹینڈرز کی تعیناتی، ٹرانسپورٹیشن، دعوت ناموں کے علاوہ اسٹیج مینجمنٹ، پی اے سسٹم کی تنصیب اور تقسیم انعامات سے متعلق انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ (بقیہ ۶ پر)

ڈپٹی کمشنر بڈگام نے ہوکرسر ویٹ لینڈ کی درست حد بندی،
زمینی ریکارڈ کی تصدیق اور تحفظ کے لئے اقدامات کا جائزہ لیا

سرینگر/یکم جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) ڈپٹی کمشنر بڈگام ڈاکٹر بلال محی الدین بٹ نے آج ریونیو اتھارٹیز کے ذریعے نامزد رامسر سائٹ ہوکرسر ویٹ لینڈ کی سہولت اور تصدیق کے سلسلے میں ایک رابطہ میٹنگ کی صدارت کی۔ یہ میٹنگ درست حد بندی کو یقینی بنانے، زمینی ریکارڈ کی تصدیق، اور ویٹ لینڈ کے طویل مدتی تحفظ اور تحفظ کے لیے بین ڈپارٹمنٹل کوآرڈینیشن کو مضبوط بنانے کے لیے بلائی گئی تھی۔ میٹنگ کے دوران ریونیو ریکارڈ کی تصدیق، باؤنڈری ویری فکیشن، جیو ریفرنسنگ، ویٹ لینڈ ایریاز کی ڈیمارکیشن اور زمین کی ملکیت کے ریکارڈ میں موجود ابہام کو دور کرنے پر تفصیلی بات چیت کی گئی تاکہ ہوکرسر ویٹ لینڈ کو قانونی اور جسمانی طور پر تجاوزات اور غیر منظم سرگرمیوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ ڈی سی نے افسران سے خطاب کرتے ہوئے ہوکرسر ویٹ لینڈ کی ماحولیاتی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ نہ صرف ہجرت کرنے والے پرندوں کے لیے ایک اہم مسکن ہے بلکہ خطے میں ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ڈی سی نے کہا، "ہوکرسر ویٹ لینڈ بین الاقوامی اہمیت کا ایک قدرتی ورثہ ہے۔ ریونیو ریکارڈ کی درست تصدیق اور سائنسی حد بندی اس رامسر سائٹ کو تجاوزات اور انحطاط سے بچانے کے (بقیہ ۶ پر)

ڈپٹی کمشنر سرینگر نے سکمز کے ڈائرکٹر کے ہمراہ انسٹی ٹیوٹ کے
بنیادی ڈھانچے کی اپ گریڈیشن اور ترقیاتی ضروریات کا جائزہ لیا

سرینگر/یکم جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) ڈپٹی کمشنر سری نگر، اکشے لابرو نے شیر کشمیر انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز صورہ کے ڈائریکٹر، پروفیسر محمد اشرف آہنگر کے ساتھ آج انسٹی ٹیوٹ کے بنیادی ڈھانچے کی اپ گریڈیشن اور ترقیاتی ضروریات کا موقع پر جائزہ لیا تاکہ بڑے ٹریری ویلے ہسپتال میں صحت کی سہولیات کو مزید مستحکم کیا جا سکے۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر سکمز، ظہور احمد میر؛ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سری نگر میر امتیاز العزیز۔ چیف پلاننگ آفیسر فیاض احمد ڈار۔ سپرنٹنڈنگ انجینئر آر اینڈ بی، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سکمز ڈاکٹر فاروق جان؛ اس موقع پر آر اینڈ بی کے ایگزیکٹیو انجینئر، ڈی ایس پی ٹریفک، تحصیلدار عیدگاہ، ضلعی انتظامیہ اور سکمز کے دیگر اعلیٰ افسران موجود تھے۔ دورے کے دوران، ڈپٹی کمشنر اور ڈائریکٹر سکمز نے سکم صورہ کے ہیلتھ کیئر انفراسٹرکچر کی توسیع، ادارے کے باہر ٹریفک کو کم کرنے کے اقدامات، سکمز کی اراضی کی حد بندی، سڑک کو چوڑا کرنے کے ذریعے سکمز تک رسائی بڑھانے، مجوزہ نئے او پی ڈی بلاک کے لیے زمین کے حوالے سے تفصیلی بات چیت کی۔ افسران نے موقع پر ہی مختلف اقدامات کا جائزہ لیا جن کا مقصد انسٹی ٹیوٹ کیمپس کو مزید مریض دوست بنانا تھا۔ مرکزی دروازے کے داخلی اور خارجی راستوں کو وسیع کرنے پر خصوصی توجہ دی گئی تاکہ مریضوں، اٹینڈنٹ اور ایمرجنسی گاڑیوں کی پریشانی سے پاک نقل و حرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔ (بقیہ ۶ پر)

مسافر کرایوں میں 18 فیصد اضافہ، عملدرآمد شروع
18 فیصد کس حساب سے وصول کرنا ہے، مسافروں کی طرح ڈرائیور بھی بے خبر

سری نگر یکم جنوری (کے این ایس) وادی کشمیر میں یکم جنوری سے باضابطہ طور یہاں ڈرائیوروں نے مسافروں سے 18 فیصد اضافے کے ساتھ کرایہ باضابطہ طور وصول کرنا شروع کیا ہے۔ تاہم اب تک فیصلے کے بعد کوئی ریٹ لسٹ جاری نہ کرنے کی وجہ سے اکثر مقامات پر پہلے ہی روز مسافروں اور ڈرائیوروں میں لے دے شروع ہوئی۔ اس حوالے سے وادی کے بیشتر مقامات سے لوگوں نے بتایا کہ ڈرائیوروں نے الگ الگ طریقوں سے 18 فیصد اضافے کو نافذ کیا ہے۔ انہوں نے محکمے سے فوری طور ریٹ لسٹ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق حال ہی میں سرکار کی جانب سے مسافر کرایہ میں 18 فیصد کے اضافے کو منظوری دی ہے جس کے بعد نئے شرحوں کو یکم جنوری 2026 سے لاگوں کرنے کا اعلان کیا ہے۔ تاہم تا حال ڈرائیور بھی یہ جاننے سے قاصر ہیں کہ 18 فیصد اضافی کرایہ کس طرح سے مسافروں سے وصول کرنا ہے۔ تاہم تقریباً پوری وادی میں پہلے ہی روز ڈرائیوروں اور مسافروں کے درمیان لڑائی ہوئی ہے کیوں مسافروں کا کہنا ہے کہ سرکاری کی جانب سے کوئی ریٹ لسٹ جاری نہیں کیا گیا ہے کہ کس طرح سے مسافروں سے کرایہ وصول کرنا ہے۔ ایک مسافر نے بتایا یہ 18 فیصد کل کرایہ پر (بقیہ ۶ پر)

چیف ایگزیکٹو سمارٹ سٹی لمیٹڈ نے امیرا کدل میں زیر تعمیر
ہیرٹیج پل کی کام کے پیش رفت اور معیار کا جائزہ لیا

سرینگر/یکم جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) چیف ایگزیکٹو آفیسر، سری نگر اسمارٹ سٹی لمیٹڈ فضل الحسیب نے آج امیرا کدل میں زیر تعمیر ہیریٹیج لکڑی کے پیدل چلنے والے فٹ برج کے کام کی پیشرفت اور معیار کا جائزہ لینے کے لیے ایک جامع سائٹ کا معائنہ کیا۔ ان کے ہمراہ چیف انجینئر ایس ایس سی ایل، ایگزیکٹیو انجینئرز اور دیگر سینئر افسران بھی تھے۔ دورے کے دوران، سی ای او نے عملدرآمد کی رفتار اور پرانے پل کے موجودہ پیئرز پر کیے جانے والے پروجیکٹ کے تکنیکی اور ساختی پہلوؤں کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ معائنہ میں گھاٹوں کی ریٹروفٹنگ اور ساختی مضبوطی، لکڑی کے اوپری ڈھانچے کی تعمیر، اور تمام متعلقہ اجزاء کی پیشرفت کا احاطہ کیا گیا۔ مکمل ہونے پر، فٹ برج سے امیرا کدل علاقے کے تاریخی کردار کو محفوظ رکھتے ہوئے پیدل چلنے والوں کی نقل و حرکت اور دریائے جہلم کے پار چلنے کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ اس منصوبے کا مقصد جہلم ریور فرنٹ تک پیدل چلنے والوں کو محفوظ اور آسان رسائی فراہم کرنا ہے اور گونی خان، مہاراجہ بازار اور ہری سنگھ ہائی اسٹریٹ سمیت اہم ورثے اور تجارتی علاقوں کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے رابطے کو یقینی بنانا ہے۔ معیار، حفاظت اور بروقت ڈیلیوری کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، سی ای او نے چیف انجینئر، (بقیہ ۶ پر)

پونچھ میں سرحد پار دہشت گردی کے خلاف بڑی کارروائی
پاکستان میں مقیم دہشت گرد ہینڈلر کی جائیداد ضبط

جموں/یکم جنوری (آفاق نیوز) جموں و کشمیر پولیس نے سرحد پار سرگرم دہشت گرد نیٹ ورک کے خلاف ایک اہم آپریشن میں پاکستان میں مقیم ایک دہشت گرد ہینڈلر اور لانچ کمانڈر کی جائیداد کو یو اے پی اے کے تحت ضبط کرلیا ہے۔ پولیس کے مطابق ضبطی کی یہ کارروائی ایف آئی آر نمبر 194/2024 کے سلسلے میں عمل میں لائی گئی، جو پولیس اسٹیشن گرسائی میں درج ہے۔ ضبط کی گئی ملکیت میں 4 مرلے اور 2 سرسائی پر مشتمل زرعی رقبہ شامل ہے، جو تحصیل مینڈھر کے نر، نکہ مجھاری علاقے میں واقع ہے۔ یہ جائیداد رفیق نائی عرف سلطان ولد محمد افضل کی ہے، جو اس وقت پاکستان میں مقیم ہے اور کالعدم تنظیم تحریک المجاہدین، جموں کشمیر غزنوی فورس کا سرگرم لانچ کمانڈر و ہینڈلر ہے۔ پولیس بیان کے مطابق رفیق نائی منشیات و اسلحے کی اسمگلنگ، تربیت یافتہ دہشت گردوں کی دراندازی میں مدد، اور پونچھ۔ راجوری بیلٹ میں دہشت گرد سرگرمیوں کی بحالی میں براہِ راست ملوث ہے۔ رفیق نائی کو نامزد انفرادی دہشت گرد قرار دیا گیا ہے اور وہ قتل، اقدام قتل، سازش، اسلحہ ایکٹ، اور یو اے پی اے کی متعدد دفعات کے تحت کئی سنگین مقدمات میں مطلوب ہے۔ ان میں 2003، 2004، 2006، 2020، 2021، 2022 اور 2024 کے متعدد مقدمات (بقیہ ۶ پر)

کولگام جیب کترا خاتون کو گرفتار، چوری کیا گیا نقدی برآمد کی

سری نگر یکم جنوری (آفاق نیوز) کولگام پولیس نے جرائم میں ملوث ایک خاتون کو گرفتار کر کے چوری کا معاملہ حل کیا ہے اور اس کے قبضے سے مسروقہ نقدی برآمد کی ہے۔ پولیس نے بتایا مورخہ 31 دسمبر 2025 کو، پولیس اسٹیشن کولگام کو ایک خاتون کی جانب سے شکایت موصول ہوئی کہ اس کی جیب سے 20200 روپے کی نقدی اس وقت چوری ہوگئی جب وہ ضلع اسپتال کولگام میں ایک مریض کی عیادت کر رہی تھی۔ اسی مناسبت سے ایف آئی آر نمبر 143/2025 قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت تھانہ کولگام میں ایک مقدمہ درج کیا گیا اور ایس ایچ او تھانہ کولگام کی نگرانی میں تفتیش شروع کی گئی۔ تفتیشی ٹیم نے بروقت کارروائی (بقیہ ۶ پر)

میرواعظ، انجمن نصرت الاسلام کی جانب سے
علامہ رسول شاہؒ کو 117 ویں برسی پر خراجِ عقیدت

سرینگر/یکم جنوری/(آفاق نیوز) میرواعظ کشمیر ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق اور انجمن نصرت الاسلام نے آج وادی کشمیر میں جدید تعلیم کے بانی، ممتاز عالم دین، مصلح اور سماجی رہنما علامہ رسول شاہ صاحبؒ کی 117 ویں برسی کے موقع پر انہیں بھرپور خراج عقیدت پیش کیا۔ میرواعظ نے ایکس (X) پر اپنے پیغام میں کہا: علامہ رسول شاہؒ کی 117 ویں برسی کے موقع پر میں اس عظیم عالم، مصلح اور وادی کشمیر میں جدید تعلیم کے بانی، انجمن نصرت الاسلام (1899) کے موسس سرسید کشمیر کو شاندار خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ اس ادارے نے تعلیم کی انقلابی قوت کے ذریعے کشمیری سماج کو جہالت اور محکومی سے نکالنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ انجمن آج بھی اس عظیم رہنما کی وراثت کو آگے بڑھاتے ہوئے معاشرے کے پسماندہ اور محروم طبقات کی تعلیم پر خصوصی توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے۔ میرواعظ نے کہا کہ علامہ رسول شاہؒ کے بصیرت افروز مشن نے کشمیر میں ایک مضبوط تعلیمی و اصلاحی تحریک کی بنیاد رکھی جس کے اثرات آج بھی نسل در نسل محسوس (بقیہ ۶ پر)

ایس ایس بی 13 بٹالین نے سیوڈی فیوچر کے اشتراک سے نشہ مکت ابھیان
کے تحت گاندربل میں آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا

سرینگر/یکم جنوری/ایک بیان کے مطابق "خدمت " کے عزم کے ساتھ "نشا مکت بھارت ابھیان کے تحت 13 بٹالین ایس ایس بی، وگنی بل نے سیونگ دی فیوچر این جی او، گاندربل کے تعاون سے نیو ڈریم لینڈ ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ، بیہامہ، گاندربل میں منشیات کے مضر اثرات اور ایک صحت مند، منشیات سے پاک معاشرہ قائم کرنے کے لیے ایک آگاہی پروگرام منعقد کیا پروگرام میں طلباء، سماجی کارکنوں، ماہرین تعلیم، (بقیہ ۶ پر)

قلم دوات جماعت نے جموں و کشمیر میں بھاجپا
کے ایجنڈے کے لئے دروازے کھولے: تنویر صادق

سرینگر/یکم جنوری (یو پی آئی) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے ترجمان اعلیٰ و ایم ایل اے زیڈی بل تنویر صادق نے کہا ہے کہ پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) 2015 کے بعد جموں و کشمیر کو پہنچنے والے نقصانات سے کبھی بھی خود کو بری الذمہ ثابت نہیں کر سکتی، کیونکہ اس نے بی جے پی کے ساتھ اتحاد کر کے نہ صرف اس کی موجودگی کو جائز قرار دیا بلکہ ان پالیسیوں کو بھی ممکن بنایا جنہوں نے خطے کے سیاسی، اقتصادی اور آئینی حقوق کو شدید نقصان پہنچایا۔ رعناواری کے جوگی لنکر علاقے میں ایک کمیونٹی ہال کے سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تنویر صادق نے کہا کہ جموں و کشمیر کے عوام پی ڈی پی کی اس "سیاسی غداری" کو بھی فراموش نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا، "پی ڈی پی نے انتخابی مہم کے دوران بی جے پی کے ایجنڈے سے عوام کو خبردار کیا، مگر بعد میں اسی ایجنڈے کی شراکت دار بن گئی جس کے خلاف وہ خود بولتی رہی۔" انہوں نے کہا کہ پی ڈی پی۔بی جے پی اتحاد سے ہونے والا نقصان ناقابل تلافی ہے۔ "اس اتحاد نے جموں و کشمیر کو سیاسی طور پر کمزور کیا اور معاشی بدحالی کی طرف دھکیل دیا۔ جب پی ڈی پی نے سیکریٹریٹ کی کنجیاں بی جے پی کے حوالے کیں تو مسائل کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہوا جس کی قیمت آج تک عوام چکا رہے ہیں۔" (بقیہ ۶ پر)

اودھم پور میں سال 2025 میں منشیات مخالف مہم
222 گرفتاریاں، 10.50 کروڑ روپیوں کی منشیات ضبط،
21 کروڑ رپیوں کے اثاثے قرق: پولیس

جموں/یکم جنوری (یو این آئی) منشیات اسمگلنگ کے خلاف کارروائیوں کو تواتر کے ساتھ جاری رکھتے ہوئے اودھم پور پولیس نے سال 2025 کے دوران این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت 222 ملزموں کو گرفتار کیا ہے اور 10.50 کروڑ روپے مالیت کی منشیات ضبط جبکہ 21 کروڑ روپے مالیت کے اثاثے قرق کئے ہیں۔ ایک پولیس ترجمان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ اودھم پور پولیس نے سال 2025 کے دوران منشیات اسمگلنگ کے خلاف کارروائیاں مزید تیز کیں۔ انہوں نے کہا کہ جنوری سے دسمبر 2025 تک این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت 153 مقدمات درج کئے گئے جن کے نتیجے میں 203 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا گیا جبکہ اس کے علاوہ 19 سخت گیر بدنام زمانہ منشیات فروشوں کے خلاف پی آئی ٹی این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت کارروائی انجام دی گئی۔ ان کا کہنا ہے کہ اس مہم کے دوران 77 گاڑیاں ضبط کی گئیں اور ایچ 1 ادویات کی خلاف ورزیوں پر 12 میڈیکل/فارمیسی دکانیں سیل کر دی گئیں۔ بیان کے مطابق منشیات مخالف کارروائیوں کے دوران 10.50 لاکھ روپے مالیت کی منشیات ضبط کی گئیں جن (بقیہ ۶ پر)

تقرری احکامات فراڈ میں 2 ملزموں کے خلاف چارج شیٹ دائر: سی بی کے
سرکاری ملازمت کے متلاشیوں کو دھوکہ دیکر لوٹنے کا الزام

سری نگر/یکم جنوری (آفاق نیوز) کرائم برانچ کشمیر (سی بی کے) کی اقتصادی جرائم ونگ نے محکمہ زراعت میں جعلی تقرری کے احکامات کے استعمال سے متعلق ایک معاملے میں دو افراد کے خلاف چارج شیٹ داخل کی ہے۔ ونگ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ یہ چارج شیٹ تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعات 420، 467، 468، 471، 511 اور 120 - بی کے تحت زیر ایف آئی آر نمبر 43/2020 میں شوکت احمد حجام ساکن واگورہ ضلع بڈگام اور ارشاد احمد آہنگر ساکن رتنی پورہ پلوامہ کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ ڈپٹی ڈائریکٹر، محکمہ زراعت سے موصول ہونے والی ایک شکایت کی بنیاد پر شروع ہوا جب ایک خاتون کی جانب سے ایک مطلوبہ تقرری کی بنیاد پر محکمہ زراعت میں جوائن کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان کا کہنا ہے کہ مذکورہ خاتون 30 نومبر 2019 کو ڈائریکٹوریٹ پر حاضر ہوئی اور وہ 22 نومبر 2019 کو ہونے والی ایک سرکاری مواصلت کی فوٹو کاپی ساتھ لے کر آئی تھی۔ بیان میں کہا گیا کہ تصدیق پر، مواصلت کو جعلی پایا گیا جو ڈائریکٹوریٹ کے ذریعہ جاری نہیں کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مزید جانچ پڑتال سے انکشاف ہوا کہ دستاویز میں جن تقرری احکامات کا حوالہ دیا گیا تھا وہ بھی جعلی تھے۔ موصوف ترجمان نے بتایا کہ تفتیش کے دوران، یہ ثابت ہوا کہ ملزم ارشاد احمد ہنگر نے شریک ملزم شوکت (بقیہ ۶ پر)

غیر قانونی مائننگ کے خلاف کارروائی،
کولگام میں ایک ماہ میں
57 لاکھ روپے سے زائد کی وصولی

کولگام یکم جنوری (آفاق نیوز) ضلع کولگام میں غیر قانونی معدنی نکاسی کے خلاف سخت کارروائی کے نتیجے میں دسمبر کے مہینے میں 57 لاکھ روپے سے زائد کی ریکارڈ وصولی عمل میں آئی ہے، جو گزشتہ پانچ برسوں میں سب سے زیادہ ماہانہ وصولی بتائی جارہی ہے۔ ضلع معدنیات دفتر کے مطابق، اس رقم میں سے 18 لاکھ روپے سے زائد جرمانوں اور کمپاؤنڈنگ فیس کی مد میں وصول کیے گئے، جبکہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث 52 سے زائد گاڑیاں اور بھاری مشینری ضبط کی گئیں۔ ڈسٹرکٹ منرل آفیسر خرشید احمد نے بتایا کہ ضلعی انتظامیہ کی مکمل حمایت سے یہ (بقیہ ۶ پر)

آتشزدگی کے واقعات میں اضافہ جاری
24 گھنٹوں میں 15 مقامات پر آگ کی وارداتیں
کمسن بچہ زخمی، کئی رہائشی مکانات، دکانوں اور مسجد کا حصہ جل کر خاکستر

سرینگر/یکم جنوری/ایس این این/وادی کشمیر میں بڑھتی آتشزدگی کا سلسلہ جاری ہے جس دوران گزشتہ 24 گھنٹوں میں مزید 15 مقامات پر آگ کی وارداتیں رونما ہوئی جس دوران کئی رہائشی مکانات، دکانوں اور مسجد کے علاوہ دیگر ڈھانچوں کو نقصان پہنچ گیا جبکہ ایک کمسن بچہ بھی زخمی ہوگیا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق وادی کشمیر میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران آگ لگنے کے کئی واقعات دیکھنے میں آئے، جس میں متعدد اضلاع میں 15 الگ الگ واقعات رپورٹ ہوئے، جس سے رہائشی مکانات، تجارتی ادارے، مذہبی ڈھانچے، گھاس کے ڈھیر اور درخت متاثر ہوئے۔ محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس نے اعداد و شمار فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں سرینگر، سوپور، کپواڑہ، اننت ناگ، کولگام، پلوامہ اور بانڈی پورہ اضلاع سے آگ لگنے کی اطلاعات موصول ہوئی اور محکمہ کے اہلکاروں کی بروقت کارروائی سے ان تمام واقعات کو مزید پھیلنے سے روک دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ شمالی کشمیر کے سوپور علاقے میں رفیع آباد کے کنگروسا میں (بقیہ ۶ پر)

گاندربل ضلع میں بھی وی پی این خدمات پر پابندی عائد

سرینگر/یکم جنوری/ایس این این/سیکورٹی خدشات کے پیش نظر وادی کے دیگر اضلاع کے بعد اب گاندربل ضلع میں ورچول پرائیویٹ نیٹ ورک (وی پی این) خدمات پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق گاندربل پولیس نے ایک اہم عوامی ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے ضلع بھر میں ورچوئل پرائیویٹ نیٹ ورک خدمات کے استعمال پر عارضی پابندیوں کا اعلان کیا ہے۔ ایڈوائزری کے مطابق یہ پابندی ضلع مجسٹریٹ گاندربل کی جانب سے جاری ایک حکمنامہ مورخہ 31 دسمبر 2025 کے ذریعے جاری کردہ ہدایات کی تعمیل میں لگائی گئی ہے۔ پولیس حکام نے بتایا کہ یہ فیصلہ عوامی تحفظ، سائبر سیکورٹی اور ضلع میں امن و امان کی بحالی کے مفاد میں لیا گیا ہے۔ اس پابندی کا مقصد وی پی این سروسز کے کسی بھی ممکنہ غلط استعمال کو روکنا ہے جو قانونی نگرانی کے طریقہ کار میں رکاوٹ بن سکتا ہے یا مجموعی سلامتی کو خطرات لاحق ہو سکتا ہے۔ عام لوگوں کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہدایات پر سختی سے عمل کریں اور پابندی کی مدت کے دوران تمام ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور آلات پر وی پی این خدمات استعمال کرنے سے گریز کریں۔ پولیس نے خبردار کیا کہ حکم کی کسی بھی خلاف ورزی پر قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ گاندربل پولیس نے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کریں اور ضلع کے امن، سلامتی اور عوامی بہبود کے وسیع تر مفاد میں ذمہ داری سے کام کریں۔

بی ایس ایف نے سرحد پار آئے
بنگلہ دیشی شہری کو جموں پولیس کے حوالے کردیا

سرینگر/یکم جنوری (ایجنسیز) بین الاقوامی سرحد کے قریب بی ایس ایف نے ایک بنگلہ دیشی شہری کو پکڑ کر جموں و کشمیر پولیس کے حوالے کردیا۔ واقعہ اُس وقت پیش آیا جب بی ایس ایف اہلکار معمول کی گشت اور نگرانی پر تھے اور انہوں نے ایک مشتبہ نوجوان کو سرحدی پٹی کے نزدیک حرکت کرتے ہوئے دیکھا۔ پولیس کے مطابق پکڑے گئے شخص کی شناخت شریف الاسلام بھویان ولد موزبل الحق بھویان، عمر 19 سال، ساکن اورا، ضلع کوملہ، بنگلہ دیش کے طور پر ہوئی ہے۔ گرفتاری کے بعد اسے سرحدی پولیس پوسٹ کھنجسو (تھانہ کنچک) میں پیش کیا گیا جہاں قانونی کارروائی شروع کی گئی۔ ابتدائی دستاویزات (بقیہ ۶ پر)

آپریشن سندور کے دوران ڈی آر ڈی او کے اسلحہ جات نے اہم رول ادا کیا: راج ناتھ سنگھ

موجودہ دور محض سائنس کا نہیں بلکہ مسلسل ترقی اور مستقل سیکھنے کا دور ہے

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے یکم جنوری 2026 کو نئی دہلی میں ڈی آر ڈی او کے صدر دفتر کے دورے کے دوران ادارہ کے 68ویں یوم تاسیس کے موقع پر کہا کہ آپریشن سندور کے دوران ڈی آر ڈی او کی جانب سے تیار کردہ ہتھیاروں کے نظام نے فیصلہ کن کردار ادا کیا، جو قومی مفادات کے تحفظ کے لیے تنظیم کی پیشہ ورانہ مہارت اور عزم کا واضح ثبوت ہے۔ ڈی آر ڈی او کی جانب سے مسلح افواج کو جدید ترین ٹیکنالوجی اور آلات فراہم کر کے ہندستان کی گھریلو اور خود کفالت کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کی تعریف کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ آپریشن سندور کے دوران ڈی آر ڈی او کے آلات نے نہایت مؤثر اور ہم آہنگ انداز میں کام کیا، جس سے فوجیوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ وزیر دفاع نے اعتماد کا اظہار کیا کہ ڈی آر ڈی او، وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے یوم آزادی 2025 کے موقع پر لال قلعہ کی فصیل سے کیے گئے اعلان کے مطابق، سدرشن چکر کی تیاری میں ایک نہایت اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام کے تحت ڈی آر ڈی او آئندہ دہائی کے دوران ہماری اہم تنصیبات کو مکمل فضائی تحفظ فراہم کرنے کے لیے ایک مؤثر فضائی دفاعی نظام سے لیس کرنے کا ذمہ دار ہے۔ آپریشن سندور کے دوران جدید جنگ میں فضائی دفاع کی اہمیت ہم نے خود دیکھی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ڈی آر ڈی او اس ہدف کے حصول کے لیے پوری لگن کے ساتھ کام کرے گا اور جلد اسے حاصل کرے گا۔ مسٹر راج ناتھ سنگھ نے ڈی آر ڈی او کی تعریف کی کہ اس نے محض ٹیکنالوجی تیار کرنے والا ادارہ ہی نہیں بلکہ اعتماد قائم کرنے والا ادارہ بھی بن کر دکھایا ہے، جس کے باعث عوام اس کی طرف امید، یقین اور بھروسے کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ ڈی آر ڈی او کے نجی شعبے کے ساتھ تعاون کو سراہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صنعت، تعلیمی اداروں اور اسٹارٹ اپس کے ساتھ بڑھتی ہوئی شراکت داری کے نتیجے میں ایک ہم آہنگ دفاعی ایکو نظام تشکیل پایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈی آر ڈی او نے اپنے نظام، طریقہ کار اور کام کرنے کے انداز میں مسلسل بہتری لائی ہے۔ خریداری سے لے کر منصوبہ جاتی نظم و نسق تک، صنعت کے ساتھ روابط سے لے کر اسٹارٹ اپس اور ایم ایس ایم ایز کے ساتھ تعاون تک، ہر سطح پر کام کو آسان، تیز تر اور زیادہ قابل اعتماد بنانے کی واضح کوشش نظر آتی ہے۔ وزیر دفاع نے ڈی آر ڈی او سے اپیل کی کہ وہ تیزی سے بدلتے ہوئے ٹیکنالوجی کے ایکو نظام کے ساتھ ہم آہنگ رہتے ہوئے مسلسل آگے بڑھتا رہے اور بدلتے ہوئے وقت کی ضروریات کے مطابق موزوں مصنوعات تیار کرتا رہے۔ انہوں نے مذکورہ ادارہ پر زور دیا کہ وہ جدت طرازی پر اپنی توجہ برقرار رکھے اور ایسے مزید شعبوں کی نشاندہی کرے جن کے ذریعے نجی شعبے کی شمولیت کو مزید فروغ دیا جا سکے۔ ڈیپ ٹیک اور اگلے سلسلے کی ٹیکنالوجی کے حوالے سے ڈی آر ڈی او کی جانب سے کی جانے والی کوششوں کو سراہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سمت میں پیش رفت نہ صرف ملک کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے گی بلکہ دفاعی ایکو نظام کو بھی مضبوط بنائے گی۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ موجودہ دور محض سائنس کا نہیں بلکہ مسلسل ترقی اور مستقل سیکھنے کا دور ہے، مسٹر راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ٹیکنالوجی کی جانچ، صلاحیتوں کا جائزہ اور مستقبل کے لیے تیاری اب اس بدلتی ہوئی دنیا میں محض الفاظ نہیں رہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا ہر روز بدل رہی ہے۔ ٹیکنالوجی، جدت طرازی اور جنگ کے نئے میدان تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں، جس سے کل کا علم آج متروک ہو جاتا ہے۔ ہمیں کبھی یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ سیکھنے کا عمل ختم ہو گیا ہے۔ ہمیں مسلسل سیکھتے رہنا چاہیے اور خود کو چیلنج کرتے رہنا چاہیے تاکہ نئی نسل کے لیے راہ ہموار ہو سکے۔

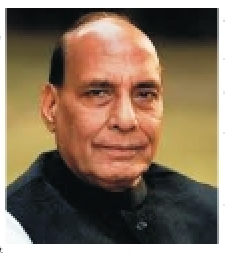

وزیر اعظم نریندر مودی نے قوم کو

سال نو 2026 کی مبارکباد دی

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو ملک کے عوام کو سال 2026 کے آغاز پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی۔ وزیر اعظم نے ایکس ہینڈل پر پیغام میں کہا، سب کو سال 2026 کی مبارکباد! آنے والا برس آپ کی کوششوں میں کامیابی اور آپ کے تمام کاموں میں تکمیل کے ساتھ اچھی صحت اور خوشحالی لائے۔ معاشرے میں امن اور خوشی کے لیے دعا گو ہوں، اپنے نئے سال کے پیغام میں وزیر اعظم مودی نے قومی ترقی کے لیے اتحاد اور اجتماعی کوششوں کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ملک آئندہ سال درپیش چیلنجز پر قابو پالے گا اور نئی بلندیاں چھوئے گا۔ وزیر اعظم کا یہ پیغام ایسے وقت میں آیا ہے جب ہندستان اپنی اقتصادی ترقی کی رفتار کو مزید مضبوط بنانے اور عالمی سطح پر اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کی جانب گامزن ہے۔ وزیر اعظم مودی نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ایک خوشحال اور ہم آہنگ معاشرے کی تعمیر کے لیے مل جل کر کام کریں۔

طیارہ ایندھن سات فیصد سستا ہوا

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) نئے سال کے موقع پر ڈومیسٹک ائرلائن کمپنیوں کو بڑی راحت دیتے ہوئے تیل مارکیٹنگ کرنے والی کمپنیوں نے طیارہ ایندھن (ایئر ٹربائن فیول) کی قیمتوں میں تقریباً سات فیصد کمی کی ہے۔ ملک کی سب سے بڑی تیل مارکیٹنگ کمپنی، انڈین آئل کارپوریشن سے موصولہ معلومات کے مطابق، جمعرات سے دہلی میں طیارہ ایندھن کی قیمت 7,354 روپے (7.38 فیصد) کم ہو کر 92,323 روپے فی کلو لیٹر رہ گئی ہے۔ اس سے قبل دسمبر میں اس کی قیمت میں 5.43 فیصد اضافہ کیا گیا تھا۔ کولکاتا میں یہ 6,993 روپے (6.83 فیصد) سستا ہو کر 95,378 روپے فی کلو لیٹر اور ممبئی میں 6,928 روپے (7.43 فیصد) کم ہو کر 86,352 روپے فی کلو لیٹر ہو گیا ہے۔ چنئی میں طیارہ ایندھن کی قیمت 7,532 روپے (7.29 فیصد) کم کر کے آج سے 95,770 روپے فی کلو لیٹر کر دی گئی ہے۔ طیارہ ایندھن کی قیمتوں میں کمی سے پہلے ہی مالی بحران کا سامنا کر رہی گھریلو ڈومیسٹک ائرلائن کمپنیوں کو فائدہ ہوگا، کیونکہ ان کے کل اخراجات کا 35 سے 40 فیصد ایندھن پر خرچ ہوتا ہے۔

راجناتھ سنگھ نے بنگلہ دیش ہائی کمیشن پہنچ

کر خالدہ ضیاء کو خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جمعرات کے روز یہاں بنگلہ دیشی ہائی کمیشن پہنچ کر سابق وزیر اعظم خالدہ ضیاء کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔ مسٹر راجناتھ سنگھ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں دورے کی تصاویر شیئر کرتے ہوئے لکھا، "میں نے نئی دہلی میں بنگلہ دیش ہائی کمیشن کا دورہ کیا۔ میں نے بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم اور بی این پی کی چیئرپرسن بیگم خالدہ ضیاء کے انتقال پر تعزیت کے اظہار کے لیے تعزیت کے رجسٹر پر دستخط کیے۔ ہماری تعزیت ان کے خاندان اور بنگلہ دیش کے عوام کے ساتھ ہے۔" ہندوستان میں بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر ایم ریاض حمید اللہ نے بھی مسٹر راجناتھ سنگھ کے ہائی کمیشن کے دورے کے بارے میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کیا۔ انہوں نے لکھا، "عزت مآب وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کا دہلی میں بنگلہ دیش ہائی کمیشن میں استقبال کیا گیا۔ انہوں نے بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم اور بی این پی کی چیئرپرسن آنجہانی بیگم خالدہ ضیاء کو ہندوستان کی جانب سے خراج عقیدت پیش کیا اور تعزیت کا اظہار کیا۔" بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر محمد یونس نے منگل کے روز ملک کی پہلی خاتون وزیر اعظم خالدہ ضیاء کے انتقال کے بعد ملک میں تین روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے۔ قبل ازیں وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے بیگم خالدہ ضیاء کی آخری رسومات میں ہندوستان کی نمائندگی کی اور ان کے بیٹے اور بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کے رہنما طارق رحمان سے ملاقات کی۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کا تعزیتی پیغام بھی مسٹر طارق رحمان کو پہنچایا۔

این ایچ اے آئی نے عوام کے لئے بڑی راحت کا اعلان کیا

یکم فروری 2026 کے بعد جاری کردہ نئے فاسٹ ٹیگ پر کاروں کے لئے کے وائی سی کی شرط ختم

سرینگر/یکم جنوری/(پی آئی بی) عوامی سہولت کو بڑھانے اور ہائی وے صارفین کو فاسٹ ٹیگ چالو کرنے کے بعد درپیش ہراسانی کے خاتمے کے لیے ایک بڑے قدم کے طور پر، قومی شاہراہوں کی بھارتی اتھارٹی (این ایچ اے آئی) نے یکم فروری 2026 سے تمام نئے فاسٹیگ جاری کرنے کے لیے کاروں (کار/جیپ/وین کیٹیگری فاسٹیگ) کے لیے اپنی گاڑی کو جانئے (کے وائی وی) کے عمل کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس قدم سے ان لاکھوں عام سڑک استعمال کرنے والوں کو کافی راحت ملے گی جنہیں گاڑی کے درست دستاویزات ہونے کے باوجود کے وائی وی کی ضروریات کے جاری ہونے کے بعد فاسٹیگ کو چالو کرنے کے بعد تکلیف اور تاخیر کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ کاروں کو پہلے سے جاری کیے گئے موجودہ فاسٹیگ کے لیے، کے وائی وی اب معمول کی ضرورت کے طور پر لازمی نہیں ہوگا۔ کے وائی وی کی ضرورت صرف ان مخصوص معاملات میں ہوگی جہاں شکایات موصول ہوتی ہیں، جیسے کہ ڈھیلے فاسٹیگ، غلط اجرا، یا غلط استعمال سے متعلق مسائل۔ کسی بھی شکایت کی عدم موجودگی میں، موجودہ کار فاسٹیگ کے لیے کسی کے وائی وی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ فاسٹ ٹیگ چالو کرنے سے پہلے متعارف کرائے گئے مضبوط حفاظتی اقدامات: ازفین کے لیے عمل کو آسان بناتے ہوئے ضابطوں کی تعمیل، درستگی اور نظام کی سالمیت کو یقینی بنانے کے لیے، این ایچ اے آئی نے بیک وقت جاری کنندہ بینکوں کے لیے پری ایکٹیویشن کی توثیق کے اصولوں کو مضبوط کیا ہے: لازمی واہن پر مبنی توثیق: واہن ڈیٹا بیس سے گاڑی کی تفصیلات کی توثیق کے بعد ہی فاسٹیگ کو چالو کرنے کی اجازت ہوگی۔ چالو ہونے کے بعد کوئی توثیق نہیں: چالو ہونے کے بعد توثیق کی اجازت دینے والی سابقہ شق کو ختم کر دیا گیا ہے۔ صرف غیر معمولی صورتوں میں آر سی پر مبنی توثیق: جہاں گاڑی کی تفصیلات واہن پر دستیاب نہیں ہیں، جاری کنندہ بینکوں کو مکمل جواب دہی کے ساتھ ایکٹیویشن سے پہلے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ (آر سی) کا استعمال کرتے ہوئے تفصیلات کی توثیق کرنی چاہیے۔ آن لائن فاسٹیگ کا احاطہ کیا گیا: آن لائن چینلز کے ذریعے فروخت ہونے والے فاسٹیگ بھی بینکوں کی طرف سے مکمل توثیق کے بعد ہی چالو کیے جائیں گے۔ یہ اقدامات اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تمام گاڑیوں کی تصدیق پہلے ہی مکمل ہو جائے، جس سے فاسٹیگ ایکٹیویشن کے بعد صارفین کے ساتھ بار بار فالو اپ کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے

ایئر مارشل سیتھیپلی شری نواس نے ایئر آفیسر کمانڈنگ-ان-چیف

ٹریننگ کمانڈ، انڈین ایئر فورس کا عہدہ سنبھالا

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) ایئر مارشل سیتھیپلی شری نواس نے آج کو ہندوستانی فضائیہ کے ایئر آفیسر کمانڈنگ ان چیف (اے او سی-ان-سی) ٹریننگ کمانڈ کا عہدہ سنبھالا۔ عہدہ سنبھالنے کے بعد ایئر مارشل نے ٹریننگ کمانڈ وار میموریل میں گل دائرہ پیش کر کے بہادروں کو خراج عقیدت پیش کیا

نیشنل ڈیفنس اکیڈمی کے سابق طالب علم، ایئر مارشل شری نواس کو 13 جون 1987 کو آئی اے ایف کے فائٹر اسٹریم میں شامل کیا گیا تھا۔ وہ کیٹیگری اے' کوالیفائیڈ فلائنگ انسٹرکٹر ہیں، جنہیں مگ-21، اسکرا، کرن، پی سی-7 ایم کے II، ایچ پی ٹی-32 اور مائیکرو لائٹ سمیت دیگر طیاروں پر 4200 گھنٹے سے زیادہ پرواز کا تجربہ ہے۔ وہ چیتک/چیتا ہیلی کاپٹر پر سیکنڈ پائلٹ اور پیچورا میزائل سسٹم پر درجہ بند آپریشن آفیسر کے طور پر بھی اہل ہیں۔ انہوں نے اپنے کیریئر میں کئی کمانڈ تقرریاں حاصل کی ہیں۔ وہ ایئر فورس اکیڈمی کے کمانڈنٹ، مغربی سرحد پر فرنٹ لائن فائٹر بیس کے ایئر آفیسر کمانڈنگ (اے او سی)، اور ایک پریمیئر فلائنگ ٹریننگ بیس، اے او سی ایڈوانس ہیڈکوارٹر ویسٹرن ایئر کمانڈ (جے پور) باوقار فلائنگ انسٹرکٹر اسکول کے کمانڈنگ آفیسر، انسٹی ٹیوٹ آف ایرو اسپیس سیفٹی کے کمانڈنٹ اور بیسک فلائنگ ٹریننگ اسکول کے سی او رہ چکے ہیں۔ ان کے عملے اور دیگر تقرریوں میں ایئر فورس اکیڈمی میں اسسٹنٹ چیف آف دی ایئر اسٹاف (پرسنل آفیسرز) ایئر فورس اکیڈمی میں چیف انسٹرکٹر (فلائنگ)، ہیڈکوارٹر سنٹرل ایئر کمانڈ میں آپریشنز اسٹاف اور کالج آف ایئر وارفیئر میں ڈائریکٹنگ اسٹاف شامل ہیں۔ اپنی موجودہ ذمہ داری سے پہلے، وہ ہیڈکوارٹر ایس ڈبلیو اے سی میں سینئر ایئر اسٹاف آفیسر تھے۔ ایئر مارشل نیشنل ڈیفنس کالج، کالج آف ڈیفنس مینجمنٹ اور ڈیفنس سروسز اسٹاف کالج کے گریجویٹ ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت میں ماسٹر آف فلاسفی ان ڈیفنس اینڈ اسٹریٹجک اسٹڈیز، ماسٹر آف مینجمنٹ اسٹڈیز اور ماسٹر آف سائنس ان ڈیفنس اینڈ اسٹریٹجک اسٹڈیز شامل ہیں۔ ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں، انہیں صدر جمہوریہ کی طرف سے 2017 میں وششٹ سیوا میڈل اور 2024 میں اتی وششٹ سیوا میڈل سے نوازا جا چکا ہے۔

ملک کی پہلی وندے بھارت سلیپر ٹرین

گوہاٹی اور کولکاتہ کے درمیان چلے گی: وزیر ریلوے

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) ریلوے کے وزیر اشونی وشنو نے جمعرات کے روز کہا کہ ملک کی پہلی وندے بھارت سلیپر ٹرین آسام کے گوہاٹی اور مغربی بنگال کے درمیان چلے گی۔ مسٹر اشونی وشنو نے آج یہاں ریل بھون میں نامہ نگاروں سے کہا، "نئے سال کے موقع پر، میں آپ کو کچھ اچھی خبریں دے رہا ہوں۔ پہلی وندے بھارت سلیپر ٹرین کے روٹ کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ یہ گوہاٹی اور کولکاتہ کے درمیان چلے گی اور وزیر اعظم نریندر مودی جلد ہی اس کا افتتاح کریں گے۔" اگرچہ انہوں نے ٹرین کے آغاز کے لیے کوئی مخصوص تاریخ نہیں بتائی، لیکن انہوں نے امید ظاہر کی کہ مسٹر نریندر مودی 17 یا 18 جنوری کو اسے ہری جھنڈی دکھا سکتے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں وزیر اعظم سے بات کی ہے، اور جیسے ہی ان کی منظوری مل جائے گی، ٹرین کے آغاز کی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ ریلوے کے وزیر نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ جدید ترین وندے بھارت ٹرین کے بارے میں جاننے کے منتظر ہیں۔ لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ اس روٹ پر نئی وندے بھارت ٹرین شروع ہونے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت چلنے والی تمام وندے بھارت ایکسپریس ٹرینیں چیئر کار ٹرینیں ہیں اور طویل عرصے سے لوگ سلیپر وندے بھارت ٹرین شروع کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ حفاظتی معیارات سمیت مختلف پہلوؤں کی سنجیدگی سے جانچ کے بعد، ریلوے نے اب ملک کی پہلی وندے بھارت سلیپر ٹرین کے لیے روٹ کا انتخاب کیا ہے اور یہ ٹرین آسام میں گوہاٹی اور مغربی بنگال میں کولکاتہ کے درمیان چلے گی۔

کمرشل ایل پی جی سلنڈر سات فیصد مہنگا

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے نئے سال پر کمرشل ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں تقریباً سات فیصد کا زبردست اضافہ کیا ہے، جبکہ گھریلو سلنڈر کی قیمت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ ملک کی سب سے بڑی آئل مارکیٹنگ کمپنی انڈین آئل کارپوریشن کی ویب سائٹ کے مطابق، دہلی میں 19 کلو گرام کا کمرشل ایل پی جی سلنڈر جمعرات سے 1,691.50 روپے ہو گیا ہے۔ یہ جون 2025 کے بعد سے بلند ترین سطح ہے۔ دسمبر میں اس کی قیمت 1580.50 روپے تھی۔ اس طرح اس کی قیمت میں 111 روپے (7.02 فیصد) اضافہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے دسمبر میں 10 روپے اور نومبر میں 5 روپے سستا ہوا تھا۔ کمرشل گیس سلنڈر ہوٹلوں، ریستورانوں اور ڈھابوں سمیت تمام غیر گھریلو مقاصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ملک کے دیگر میٹرو شہروں میں بھی تقریباً اتنی ہی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ کولکتہ اور ممبئی میں، قیمت میں 111 روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ کولکتہ میں نئی قیمت اب 1,795 روپے اور ممبئی میں 1,642.50 روپے ہے۔ چنئی میں، کمرشل ایل پی جی سلنڈر آج سے 110 روپے بڑھ کر 1,849.50 روپے میں دستیاب ہوگا۔ دریں اثنا، 8 اپریل 2025 سے 14.2 کلوگرام گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ اس کی قیمت دہلی میں 853 روپے، کولکتہ میں 879 روپے، ممبئی میں 852.50 روپے اور چنئی میں 868.50 روپے پر مستحکم ہے۔ آئل مارکیٹنگ کمپنیاں کھانا پکانے کی گیس کی قیمتوں کا ماہانہ جائزہ لیتی ہیں۔ نئی قیمتیں عام طور پر ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو بین الاقوامی قیمتوں میں تبدیلی اور ڈالر کے مقابلے روپے کی شرح تبادلہ کی بنیاد پر طے کی جاتی ہیں۔

پان مسالہ پر سیس اور تمباکو کی مصنوعات پر جی ایس ٹی کے لیے نوٹیفکیشن جاری

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) حکومت نے ہیلتھ سیکورٹی سے نیشنل سیکورٹی سیس ایکٹ، 2025 کو آئندہ یکم فروری سے لاگو کرنے اور تمباکو کی مصنوعات پر نئی گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) کی شرحیں مقرر کرنے سے متعلق نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ یہ نوٹیفکیشن بدھ کی رات دیر گئے جاری کیے گئے۔ سیس بل پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس میں منظور کیا گیا تھا۔ ایکٹ میں سامان کی تیاری یا پروسیسنگ کے لیے نصب مشینری یا پراسیس کے عمل پر سیس لگانے کی تجویز ہے۔ اس سیس سے حاصل ہونے والی آمدنی سینٹرل کنسولیڈیٹڈ فنڈ میں جائے گی اور حکومت کو قومی سلامتی اور صحت عامہ کے اخراجات کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔ ابتدائی طور پر، یہ پان مسالہ پر لاگو کیا گیا ہے، تاہم، اگر ضرورت ہوئی تو حکومت دیگر اشیاء پر بھی سیس عائد کرنے کے لیے نوٹیفائی کر سکتی ہے۔ وزارت خزانہ نے اس سے متعلق قواعد کا نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا ایک اور نوٹیفکیشن کے مطابق یکم فروری سے بیڑی پر 18 فیصد جی ایس ٹی عائد کیا جائے گا۔

جیسلمیر میں ہندوستانی حدود میں داخل ہونے والا پاکستانی شہری گرفتار

جیسلمیر، یکم جنوری (یو این آئی) راجستھان میں جیسلمیر کے تاچنا علاقے سے متصل ہند۔پاکستان بین الاقوامی سرحد پر بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کے جوانوں نے پاکستان سے ہندوستانی حدود میں داخل ہونے والے ایک شخص کو گرفتار کر لیا ہے۔ سرکاری ذرائع نے جمعرات کو بتایا کہ بدھ کی شام بی ایس ایف کی کستوری تلائی' سرحدی چوکی پر تعینات جوانوں نے پاکستانی سرحد سے ایک نوجوان کو ہندوستانی حدود میں داخل ہوتے دیکھا۔ جوانوں نے اسے خبردار کرتے ہوئے وہیں رکنے کا حکم دیا، لیکن نوجوان نے وارننگ کو نظر انداز کر دیا اور خاردار تاروں (فینسنگ) کی طرف بڑھتا رہا، جس پر بی ایس ایف کے جوانوں نے اسے پکڑ لیا۔ ذرائع کے مطابق تلاشی کے دوران اس کے پاس سے کوئی قابل اعتراض مواد برآمد نہیں ہوا۔

ملک بھر میں 2025 کے دوران 1,720 دیہی سڑک کے منصوبے مکمل ہوئے

چوتھے مرحلے کے تحت، جموں و کشمیر سمیت کئی ریاستوں کے لیے اب تک کل 5,436 کلومیٹر سڑک کی تعمیر کو منظوری دی

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) مرکزی حکومت کی اعانت سے منصوبوں کے تحت، 2025 میں ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 1,720 دیہی سڑکوں کے تعمیری منصوبے مکمل کیے گئے، جس سے قومی اور علاقائی رابطہ مضبوط ہوا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، سال کے دوران 8,693.54 کلومیٹر دیہی سڑکیں تعمیر کی گئیں، جس سے دیہی، دور دراز اور اقتصادی لحاظ سے اہم علاقوں تک رسائی میں نمایاں بہتری آئی۔ سال کے دوران، 481 پل تعمیر کیے گئے، جس سے متعلقہ علاقوں میں سال بھر رابطے میں بہتری آئی۔ اس سے دریاؤں اور دشوار گزار خطوں کے پار نقل و حرکت کی آسانی ہوئی۔ اس مدت کے دوران، سڑکوں اور پلوں کی تعمیر پر 8,548.26 کروڑ روپے کا سرمایہ خرچ ہوا۔ مزید برآں، ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں نے دیہی سڑکوں کی دیکھ ریکھ پر 811 کروڑ روپے خرچ کیے ہیں۔ اس سے اثاثوں کے پائیدار استعمال کو یقینی بنایا گیا، سڑک پر ٹریفک کے معیار کو بہتر بنایا گیا، اور موجودہ اثاثوں کی سروس لائف میں اضافہ ہوا۔ تمل ناڈو اس سال کے دوران سب سے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ریاست کے طور پر ابھرا، جہاں 536 سڑکیں مکمل کی گئیں اور سڑک کے رابطے میں 1,736.25 کلومیٹر کا اضافہ ہوا۔ ہماچل پردیش نے پہاڑی اور دشوار جغرافیائی حالات میں 1,103.77 کلومیٹر کی بلند ترین سڑک کی تعمیر مکمل کر کے مضبوط کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بہار نے سب سے زیادہ 173 پلوں کی تعمیر مکمل کی، جس سے سیلاب زدہ علاقوں میں رابطے میں نمایاں بہتری آئی۔ چھتیس گڑھ، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، اڈیشہ، اتر پردیش اور جھارکھنڈ کی ریاستوں نے بھی اس عرصے کے دوران نمایاں پیش رفت درج کی ہے۔ پردھان منتری گرام سڑک یوجنا کے چوتھے مرحلے کے تحت، اتراکھنڈ، چھتیس گڑھ، اور جموں و کشمیر ریاستوں کے لیے اب تک کل 5,436 کلومیٹر سڑک کی تعمیر کو منظوری دی گئی ہے۔

بی ایس این ایل نے ملک بھر میں وائس اوور

وائی فائی (وی او وائی فائی) خدمات کا آغاز کیا

سرینگر/یکم جنوری/(پی آئی بی) نئے سال کے موقع پر بھارت سنچار نگم لمیٹڈ (بی ایس این ایل) بھارت کا سب سے بڑا سرکاری ٹیلی مواصلات فراہم کنندہ، وائس اوور وائی فائی (وی او وائی فائی) کے ملک گیر سطح پر آغاز کا اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہے۔ جسے وائی فائی کالنگ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایڈوانسڈ سروس اب ملک کے ہر ٹیلی کام سرکل میں بی ایس این ایل کے تمام صارفین کے لیے دستیاب ہے، جو مشکل ماحول میں بھی ہموار اور اعلیٰ معیار کی کنیکٹیویٹی کو یقینی بناتی ہے۔ یہ سروس اب ملک کے تمام ٹیلی کام حلقوں میں بی ایس این ایل صارفین کے لیے دستیاب ہے۔ وی او وائی فائی صارفین کو وائی فائی نیٹ ورک پر وائس کالز اور پیغامات کرنے اور وصول کرنے کے قابل بناتا ہے، جس سے گھروں، دفاتر، بیسمنٹ اور دور دراز مقامات جیسے کمزور موبائل سگنل والے علاقوں میں واضح اور قابل اعتماد رابطے کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ وی او وائی فائی ایک آئی ایم ایس پر مبنی سروس ہے جو وائی فائی اور موبائل نیٹ ورکس کے درمیان ہموار حوالگی کی حمایت کرتی ہے۔ کالز صارفین کے موجودہ موبائل نمبر اور فون ڈائیلر کا استعمال کرتے ہوئے بغیر تھرڈ پارٹی ایپلی کیشنز کی ضرورت کے، کی جاتی ہیں۔ یہ سروس خاص طور پر دیہی اور دور دراز علاقوں میں فائدہ مند ہے جہاں موبائل کوریج محدود ہو سکتی ہے، بشرطیکہ مستحکم وائی فائی کنکشن دستیاب ہو، بشمول بی ایس این ایل بھارت فائبر یا دیگر براڈ بینڈ خدمات۔ وی او وائی فائی نیٹ ورک کی ازدحام کو کم کرنے میں بھی مدد کرتا ہے اور اسے مفت پیش کیا جاتا ہے، وائی فائی کالز کے لیے کوئی اضافی چارج نہیں ہوتا۔ وی او وائی فائی کا آغاز بی ایس این ایل کے نیٹ ورک کو جدید بنانے کے پروگرام اور ملک بھر میں، خاص طور پر پسماندہ علاقوں میں رابطے کو بہتر بنانے کے اس کے عزم میں ایک اہم قدم ہے۔ وی او وائی فائی زیادہ تر جدید اسمارٹ فونز پر سپورٹ کیا جاتا ہے۔ صارفین کو صرف اپنے ہینڈسیٹ کی ترتیبات میں وائی فائی کالنگ کو فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈیوائس کی مطابقت اور مدد کے لیے، صارفین قریبی بی ایس این ایل کسٹمر سروس سینٹر جا سکتے ہیں۔

اسرو کا نئے سال کا پہلا مشن ممکنہ طور

پر 10 جنوری کو شروع ہونے کا امکان

چنئی، یکم جنوری (یو این آئی) انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) اس سال کا اپنا پہلا مشن ممکنہ طور پر 10 جنوری کو سری ہری کوٹا اسپیس پورٹ سے قابل اعتماد پی ایس ایل وی-سی 62 راکٹ کے ذریعے ای او ایس-01 امیجنگ سیٹلائٹ اور 18 چھوٹے سیٹلائٹس کے ساتھ شروع کرے گا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اسرو اسپیس فلائٹ کی ایک پوسٹ کے مطابق، یہ لانچ پہلے لانچ پیڈ سے ہوگا اور پی ایس ایل وی-سی 62 کا لانچ اب عارضی طور پر 10 جنوری کو مقرر کیا گیا ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ "ای او ایس-این 1 سیٹلائٹ، جو پی ایس ایل وی-سی 62 کا پے لوڈ ہے، 26 دسمبر کو سری ہری کوٹا اسپیس پورٹ پہنچ چکا ہے اور 10 جنوری کو اس کے لانچ ہونے کی توقع ہے۔" اس کے فوراً بعد فروری میں تجارتی طور پر تیار کردہ پہلا پولر سیٹلائٹ لانچ وہیکل، پی ایس ایل وی-این 1 لانچ کیا جائے گا۔ پی ایس ایل وی-این 1، ای او ایس-10 سیٹلائٹ اور ہندوستان-ماریشس مشترکہ سیٹلائٹ (آئی ایم جے ایس) کو خلا میں لے جائے گا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق پی ایس ایل وی-سی 62، ہمہ گیر اور سب سے زیادہ قابل اعتماد پی ایس ایل وی کی 64ویں پرواز ہوگی اور یہ پی ایس ایل وی-سی 61 کے بعد واپسی کا مشن ہوگا۔

محکمہ وسائل اراضی 2025 کا جائزہ:

ڈیجیٹل لینڈ ریکارڈ سے بدلی تصویر

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) دیہی ترقی کی وزارت کے تحت آنے والے محکمہ وسائل اراضی نے سال 2025 کے دوران زمین کے ریکارڈ کی ڈیجیٹلائزیشن اور آبی تحفظ کے شعبے میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ ڈیجیٹل انڈیا لینڈ ریکارڈ ماڈرنائزیشن پروگرام (ڈی آئی ایل آر ایم پی) کے تحت ملک کے 97 فیصد سے زائد گاؤوں میں زمین کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کر دیا گیا ہے اور 97 فیصد گاؤوں کے نقشے بھی ڈیجیٹل بنا دیے گئے ہیں۔ حکومتی اقدامات کے بعد اب ملک کی 19 ریاستوں میں عام شہری گھر بیٹھے ڈیجیٹل طور پر تصدیق شدہ اور قانونی طور پر معتبر زمین کے ریکارڈ ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں، جس سے عوام کو بڑی راحت ملی ہے۔ اس کے ساتھ ہی تقریباً 85 فیصد گاؤوں میں زمین کے تحریر شدہ ریکارڈ کو نقشوں سے جوڑ دیا گیا ہے۔ اس نظام سے بینکوں کو بھی فائدہ ہوا ہے اور 406 اضلاع میں بینک آن لائن زمین کی جانچ کے ذریعے قرض کے عمل کو تیز کر رہے ہیں۔ شہری علاقوں میں زمین سے متعلق تنازعات اور بدانتظامی کے خاتمے کے لیے شروع کی گئی نقشہ (این اے کے ایس ایچ اے) اسکیم کے تحت 157 شہری بلدیاتی اداروں میں کام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ان میں سے 116 شہروں میں ڈرون اور فضائی سروے مکمل ہو چکا ہے، جبکہ 21 شہروں میں سروے کا کام پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ بہتر کارکردگی دکھانے والی 24 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیے مرکزی حکومت کی جانب سے 1050 کروڑ روپے کی خصوصی امدادی سفارش کی گئی ہے۔ زمین کی شناخت کو آسان اور شفاف بنانے کے لیے حکومت نے یونیک لینڈ پارسل آئیڈنٹیفیکیشن نمبر (یو ایل پی آئی این) نافذ کیا ہے، جسے زمین کا آدھار X کہا جا رہا ہے۔ یہ 14 ہندسوں پر مشتمل منفرد کوڈ اب تک 36 کروڑ سے زائد زمین کے پارسلز (زمین کے مخصوص اور شناخت شدہ ٹکڑے) کو جاری کیا جا چکا ہے، جس سے فرضی لین دین اور بے نامی سودوں پر روک لگنے کی امید ہے۔ زمین کی رجسٹری (اندراج) کے عمل کو آسان بنانے کے لیے ون نیشن، ون رجسٹریشن (ایک ملک، ایک رجسٹریشن) نظام بھی نافذ کیا گیا ہے۔ فی الحال یہ نظام 17 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں شروع ہو چکا ہے۔ اس کے تحت 88 فیصد سے زائد سب رجسٹرار دفاتر محکمہ محصولات سے منسلک ہو گئے ہیں، جس سے رجسٹری کے فوراً بعد نام کی تبدیلی خود بخود ہو رہی ہے۔ خواتین کو زمین کے حقوق میں با اختیار بنانے کی سمت ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے زمین کے ریکارڈ میں صنف (جینڈر) کا کالم لازمی قرار دیا گیا ہے۔

یو پی اے ٹرانزیکشنز دسمبر میں 29 فیصد بڑھ کر 21.63 بلین ہو گئے

نئی دہلی/یکم جنوری/ایم این این/یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) نے دسمبر کے مہینے میں لین دین کی تعداد میں 29 فیصد اضافہ (سال بہ سال) 21.63 بلین پر دیکھا اور ساتھ ہی 27.97 لاکھ کروڑ روپے کی لین دین کی رقم میں 20 فیصد سالانہ اضافہ درج کیا۔ نیشنل پیمنٹ کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) نے جمعرات کو یہ ڈیٹا ظاہر کیا۔ ماہ وار، یو پی آئی لین دین کی تعداد کے ساتھ ساتھ رقم میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ این پی سی آئی کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ دسمبر میں اوسط یومیہ لین دین کی رقم 90,217 کروڑ روپے رہی، جو نومبر میں 87,721 کروڑ روپے تھی۔ دسمبر کے مہینے میں 698 ملین اوسط یومیہ لین دین کی تعداد ریکارڈ کی گئی، جو نومبر میں رجسٹرڈ 682 ملین سے زیادہ ہے۔ نومبر میں، یو پی آئی نے 20.47 بلین روپے کے لین دین کی تعداد میں 32 فیصد اضافہ (سال بہ سال) دیکھا اور ساتھ ہی 26.32 لاکھ کروڑ روپے کی لین دین کی رقم میں 22 فیصد سالانہ اضافہ درج کیا۔ دریں اثنا، فوری رقم کی منتقلی (IMPS)) کے ذریعے ماہانہ لین دین دسمبر میں 6.62 لاکھ کروڑ رہا، جو سال کے مقابلے میں 10 فیصد زیادہ ہے اور نومبر میں 6.15 لاکھ کروڑ سے بڑھ گیا ہے۔ فوری رقم کی منتقل لین دین کی تعداد نومبر میں 369 ملین سے بڑھ کر 380 ملین ہو گئی۔ آئی ایم پی ایس کے ذریعے روزانہ کی لین دین کی رقم 21,269 کروڑ روپے رہی، جو نومبر میں 20,506 کروڑ روپے تھی۔ ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق، ہندوستان 709 ملین فعال یو پی آئی کیو آر کوڈز تک پہنچ گیا ہے، جو جولائی 2024 کے بعد سے 21 فیصد اضافے کو نشان زد کرتا ہے۔ ورلڈ لائن انڈیا کی رپورٹ کے مطابق، کیرانوں، فارمیسیوں، ٹرانسپورٹ ہبس، اور دیہی بازاروں میں کیو آر کی گہری قبولیت نے ملک بھر میں پہلے سے طے شدہ ادائیگی کے موڈ کو اسکین اور ادائیگی کر دیا ہے۔ پرسن ٹو مرچنٹ لین دین ایک شخص سے فرد کو آگے بڑھاتا رہا، جو روزمرہ کی خوردہ ادائیگیوں میں یو پی آئی کے غلبہ کو ظاہر کرتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ پرسن ٹو مرچنٹ ٹرانزیکشنز 35 فیصد بڑھ کر 37.46 بلین ٹرانزیکشنز جبکہ پرسن ٹو مرچنٹ ٹرانزیکشنز 29 فیصد بڑھ کر 21.65 بلین ٹرانزیکشنز تک پہنچ گئیں۔

زہران ممدانی کا قرآن پر ہاتھ رکھ کر نیویارک کے میئر کا حلف

صحت اور ورثے کے لئے عوامی ٹرانسپورٹ کی اہمیت کی علامت قرار دیا

نیویارک، یکم جنوری (یو این آئی) اپنی زندگی کا سب سے بڑا اعزاز قرار دیتے ہوئے نیویارک کے میئر زہران ممدانی نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر نیویارک کے میئر کا حلف اٹھایا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی زبردست مخالفت کے باوجود اپنی فتح کا پرچم بلند کرنے اور پوری دنیا کی توجہ حاصل کرنے والے ابھرتے ہوئے مسلم نوجوان اور سوشلسٹ رہنما زہران ممدانی نے جمعرات کی علی الصبح نیویارک کے میئر کے طور پر حلف اٹھالیا، جہاں آئندہ چار برسوں کے دوران ان کا امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ٹکراؤ متوقع ہے۔ 34 سالہ ڈیموکریٹ رہنما نے آدھی رات کے فوراً بعد سٹی ہال کے نیچے ایک غیر فعال سب وے اسٹیشن میں حلف لیا اور یوں امریکہ کے سب سے بڑے شہر کی قیادت سنبھال لی۔ وہ نیویارک کے پہلے مسلمان میئر ہیں۔ امریکی نیوز ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق زہران ممدانی نے کہا کہ قرآن پاک پر حلف اٹھانا ان کے لیے زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ ان کے دفتر کے مطابق سٹی ہال کے نیچے سادہ مقام کا انتخاب محنت کش طبقے سے وابستگی کی علامت ہے، کیونکہ ممدانی نے اپنی انتخابی مہم میں بڑھتی ہوئی مہنگائی سے نمٹنے کے وعدے کیے تھے۔ این بی سی نیوز کے مطابق ممدانی نے حلف اٹھاتے وقت قرآن پاک کے دو نسخوں پر ہاتھ رکھا، ایک ان کے دادا کا اور دوسرا نیویارک پبلک لائبریری کے شومبرگ سینٹر فار ریسرچ ان بلیک کلچر کا تھا۔ سٹی ہال کے الفاظ کے نیچے محرابی چھت تلے کھڑے ہو کر انہوں نے کہا کہ نئے سال کی مبارکباد، چاہے آپ اس ٹنل کے اندر ہوں یا اوپر، یہ واقعی زندگی کا ایک بڑا اعزاز ہے۔ انہوں نے اس خوبصورت سب وے اسٹیشن کو شہر کی زندگی، صحت اور ورثے کے لیے عوامی ٹرانسپورٹ کی اہمیت کی علامت قرار دیا۔ ان کی نجی حلف برداری نیویارک کی اٹارنی جنرل لیٹیشیا جیمز نے کرائی، جنہوں نے صدر ٹرمپ کے خلاف فراڈ کا مقدمہ کامیابی سے چلایا تھا۔ اس موقع پر ان کی اہلیہ راما دواجی بھی موجود تھیں۔ سی این این کے مطابق ان کے والدین، فلم ساز میرا نائر اور کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر محمود ممدانی بھی تقریب میں شریک تھے۔ جمعرات کو بعد میں ایک بڑی اور علامتی تقریب منعقد ہوگی، جس میں سینیٹر برنی سینڈرز اور کانگریس وومن الیگزینڈریا اوکاسیو کورٹیز سمیت بائیں بازو کے اتحادی خطاب کریں گے۔ اس تقریب میں تقریباً چار ہزار مہمانوں کی شرکت متوقع ہے۔ ممدانی کی ٹیم نے براڈوے کے ساتھ ساتھ بڑی اسکرینوں پر تقریب دکھانے کے لیے ایک عوامی بلاک پارٹی کا بھی اہتمام کیا ہے، تاکہ ہزاروں افراد شرکت کر سکیں۔ نیویارک کے قانون کے مطابق میئر کی چار سالہ مدت انتخابات کے بعد یکم جنوری سے شروع ہوتی ہے، اسی لیے یہ روایت بن چکی ہے کہ اختیارات کی منتقلی میں کسی ابہام سے بچنے کے لیے آدھی رات کے فوراً بعد مختصر حلف برداری کی جائے

اٹلی میں 30 برس بعد پہلی بار بچے کی پیدائش، گاؤں میں جشن

روم، یکم جنوری (یو این آئی) اٹلی کے ایک گاؤں میں 30 سال بعد پہلی بار کسی بچے نے جنم لیا جس کے بعد وہاں جشن منایا گیا اور دور دور سے لوگ مبارکباد دینے آئے۔ دنیا کے کئی ممالک نوجوان آبادی کی کمی کے مسئلے سے دوچار ہیں۔ ایسا ہی ایک گاؤں اٹلی کا ہے، جہاں تین دہائیوں تک کسی بچے نے جنم نہیں لیا۔ گزشتہ سال جب اس گاؤں میں بچے کی پیدائش پر پورے گاؤں میں جشن منایا گیا اور اطراف کے علاقوں سے لوگ مبارکباد دینے وہاں پہنچے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق یہ گاؤں اٹلی کے گری فالکو کی پہاڑی کے نشیب میں واقع ہے اور وہاں سے کئی لوگ نقل مکانی کر کے جا چکے ہیں، جس کے باعث گاؤں کی آبادی مسلسل کم ہو رہی ہے۔ لارا بسی ٹرائیکو نامی اس گاؤں میں گزشتہ سال ایک بچی نے جنم لیا، یوں 30 سال بعد اس گاؤں میں کسی انسان کے بچے کی پیدائش ہوئی۔ بچی کا نام لارا رکھا گیا اور پورے گاؤں میں جشن منایا گیا۔ واضح رہے کہ اس گاؤں سے لوگوں کی مسلسل نقل مکانی کے باعث اب یہاں انسانوں سے زیادہ بلیاں پائی جاتی ہیں، جو تنگ گلیوں میں آزادانہ گھومتی، گھروں میں بلاجھجک داخل ہوتی اور پہاڑ کی پتھریلی چٹانوں پر آرام کرتی پائی جاتی ہیں۔

فرانس بھی 15 سال سے کم عمر بچوں پر سوشل میڈیا پر پابندی کیلئے تیار

پیرس، یکم جنوری (یو این آئی) فرانس کے صدر ایمانوئیل میکرون ملک میں 15 سال سے کم عمر بچوں کے سوشل میڈیا استعمال پر پابندی عائد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، جبکہ ستمبر 2026 سے ہائی اسکولوں میں موبائل فون کے استعمال پر بھی پابندی لگانے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ فرانسیسی میڈیا کے مطابق یہ اقدامات بچوں پر آن لائن نقصانات کے بڑھتے ہوئے خدشات کے پیش نظر کیے جا رہے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق صدر میکرون سوشل میڈیا کو نوجوانوں میں بڑھتے ہوئے تشدد کے اسباب میں سے ایک قرار دیتے رہے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ فرانس آسٹریلیا کی پیروی کرے، جہاں دسمبر میں 16 سال سے کم عمر بچوں کے لیے فیس بک، اسنیپ چیٹ، ٹک ٹاک اور یوٹیوب سمیت سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر دنیا کی پہلی پابندی نافذ کی گئی۔ فرانسیسی حکومت جنوری کے اوائل میں قانونی جانچ کے لیے مسودہ قانون پیش کرے گی، اگرچہ صدر میکرون نے نئے سال کے موقع پر اپنے خطاب میں اس عزم کا اظہار کیا کہ میں اپنے بچوں اور نوجوانوں کو سوشل میڈیا اور اسکرینز کے منفی اثرات سے محفوظ رکھوں گا۔' واضح رہے کہ فرانس میں 2018 سے پرائمری اور مڈل اسکولوں میں موبائل فون پر پابندی عائد ہے، جبکہ مجوزہ تبدیلیوں کے تحت اس پابندی کو ہائی اسکولوں تک بڑھایا جائے گا۔ فرانسیسی تعلیمی نظام میں 11 سے 15 سال کی عمر کے طلبہ مڈل اسکول میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

دنیا کا سب سے وزنی انسان کا انتقال

میکسیکو، یکم جنوری (یو این آئی) دنیا کے سب سے وزنی شخص کا صرف 41 برس کی عمر میں انتقال ہوگیا وہ گردوں کے شدید انفیکشن کا شکار تھا۔ غیر ملک میڈیا کے مطابق گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں دنیا کے سب سے وزنی شخص کے طور پر درج میکسیکو کے شہری جوآن پیڈرو فرانکو 41 برس کی عمر میں چل بسا۔ وہ گردوں کے شدید انفیکشن کے باعث زندگی کی بازی ہار گیا۔ گینز ورلڈ ریکارڈ کے مطابق جوآن پیڈرو فرانکو کو 2017 میں دنیا کا سب سے وزنی زندہ انسان قرار دیا گیا تھا، جب ان کا وزن 1,322 پاؤنڈ، یعنی تقریباً 600 کلوگرام تک پہنچ چکا تھا۔ اس غیر معمولی وزن کے باعث وہ طویل عرصے تک بستر تک محدود رہے اور روزمرہ زندگی کے معمولات انجام دینا ان کے لیے انتہائی مشکل ہوگیا تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق زندگی میں بہتری کی امید کے تحت جوآن پیڈرو نے وزن کم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے سرجری کروائی اور سخت ڈائٹنگ کا آغاز کیا اور موت سے قبل ان کا وزن 10 کلو تک کم ہو چکا تھا۔

وینزویلا کے 'شیڈو فلیٹ' پر نئی امریکی پابندیوں

سے ہندوستانی ریفائنریوں کے لیے نئے چیلنجز

واشنگٹن/نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) امریکی محکمہ خزانہ نے بدھ کو وینزویلا میں نکولس مادورو کی حکومت کے شیڈو فلیٹ' سے منسلک چار شپنگ کمپنیوں اور چار آئل ٹینکروں پر تازہ پابندیوں کے اعلان کے بعد نجی شعبے کی ہندوستانی ریفائنریز سپلائی چین میں تازہ رکاوٹوں سے نمٹنے کے لیے تیار ہیں۔ شیڈو فلیٹ، جسے ڈارک فلیٹ بھی کہا جاتا ہے، ٹینکرز اور امدادی جہازوں کے ایک گروپ سے مراد ہے جو ممنوعہ یا زیادہ خطرہ والے سامان کو منتقل کرنے کے لیے گمراہ کن طریقے استعمال کرتے ہیں، اپنی اصلیت، ملکیت یا منزل کو چھپاتے ہیں۔ یہ اقدام، ٹرمپ انتظامیہ کی زیادہ سے زیادہ دباؤ" مہم کا حصہ ہے، جس کا مقصد وینزویلا کی حکومت کو مالیاتی سپلائی روکنا ہے۔ دنیا کا تیسرا سب سے بڑا تیل استعمال کرنے والا ہندوستان کے لیے یہ فیصلہ پہلے سے ہی کمزور توانائی کے تحفظ کے منظر نامے کو مزید پیچیدہ بنا سکتا ہے۔ یہ پابندیاں ان بحری جہازوں کو نشانہ بناتی ہیں جن پر وینزویلا کے زیادہ خام تیل کی نقل و حمل کے ذریعے بین الاقوامی پابندیوں کو پامال کرنے کا الزام ہے۔ اگرچہ ہندوستان نے حالیہ برسوں میں اپنے تیل کے ذخائر کو نمایاں طور پر متنوع بنایا ہے، وینزویلا کا خام تیل نجی شعبے کی ہندوستانی ریفائنریز جیسے ریلائنس انڈسٹریز اور نیارا انرجی کے لیے ایک قیمتی خام مال ہے۔ یہ ریفائنریز خاص طور پر سستے، اعلیٰ درجے کے تیل پروسیس کے لیے بنائی گئی ہیں۔ صنعت کے تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ ان مخصوص ٹینکرز کو بلاکڈ اثاثوں" کی فہرست میں شامل کرنے سے برصغیر میں تمام طے شدہ کارگو کی نقل و حمل فوری طور پر رک جائے گی۔ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے کہا، محکمہ خزانہ صدر ٹرمپ کی مادورو حکومت پر دباؤ ڈالنے کی مہم جاری رکھے گا۔ ہم مادورو حکومت کو منشیات کی بڑے پیمانے پر کھیپ امریکہ بھیجتے ہوئے تیل کی غیر قانونی برآمدات سے فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ان پابندیوں کا وقت ہندوستان کے لیے خاصا حساس ہے۔ ہندوستانی ریفائنریز پہلے ہی روسی تیل کی اپنی درآمدات کو کم کر رہی ہیں کیونکہ روس کے بڑے پروڈیوسر جیسے روسنیفٹ اور لوکوئل پر حالیہ امریکی پابندیوں کی وجہ سے وینزویلا کو پہلے روسی تیل کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ایک ممکنہ ذریعہ کے طور پر دیکھا جاتا تھا، اس تازہ ترین کارروائی سے ہندوستانی کمپنیوں کے لیے متبادل کو محدود کر دیا گیا ہے۔ شپنگ ڈیٹا کے مطابق، کم از کم ایک ممنوعہ جہاز ان راستوں پر دیکھا گیا جو اکثر ایشیائی منڈیوں بشمول ہندوستان اور چین کو سپلائی کرنے کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ اگرچہ وزارت خارجہ نے ابھی تک کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا ہے، پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت کے ذرائع نے کہا کہ ہندوستان بین الاقوامی مالیاتی اصولوں پر سختی سے عمل کرتے ہوئے اپنی توانائی کی حفاظت کو ترجیح دیتا رہے گا۔ دارالحکومت دہلی میں مقیم ایک انرجی تھنک ٹینک کے سینئر مشیر نے کہا ہندوستان نے ہمیشہ توانائی کی حفاظت کو قومی ترجیح سمجھا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ کی طرف سے روس اور وینزویلا دونوں پر سخت موقف اختیار کرنے کے ساتھ، ہندوستانی ریفائنری کمپنیوں کو مشرق وسطیٰ کے پروڈیوسروں کی طرف رجوع کرنا پڑے گا یا ممکنہ طور پر زیادہ پریمیم پر امریکی شیل آئل کی کھپت میں اضافہ کرنا پڑے گا۔

اپنی ایک غلطی سے امریکی خاتون لاکھوں ڈالرز جیت گئی

جانسن سٹی، یکم جنوری (یو این آئی) امریکی خاتون کو اس کی ایک غلطی نے لاکھوں ڈالر کا جیک پاٹ جتوا دیا۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی ریاست الینوائے کے شہر جانسن سٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون ہولی کا کہنا تھا کہ انہیں ویب سائٹ سے دو ڈالر فاسٹ پلے ٹکٹ خریدنا تھا مگر انہوں نے حادثاتی طور پر 20 ڈالر میگا میلینیئر ملٹی پلائر ٹکٹ خرید لیا۔ رپورٹس کے مطابق خاتون ہولی نے بتایا کہ وہ فلم دیکھ رہی تھیں اور اسی دوران انہوں نے حادثاتی طور پر 20 ڈالر کا ٹکٹ خرید لیا۔ خاتون نے غیر ارادی طور پر خریدے گئے اس ٹکٹ سے 2 لاکھ 50 ہزار ڈالر کا جیک پاٹ جیت لیا۔ خاتون نے بتایا کہ جب انہوں نے نتائج چیک کیے تو انہیں یقین نہیں آیا کہ وہ انعام جیت چکی ہیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے بھی امریکہ میں کرسمس کی رات پاور بال لاٹری میں ایک خوش نصیب امریکی شہری نے 1.8 ارب ڈالر کی تاریخی لاٹری جیتی تھی، ٹکٹ امریکی ریاست آرکنساس میں فروخت ہوا تھا۔ پاور بال حکام کا کہنا تھا کہ جیتنے والے ٹکٹ نے تمام چھ نمبرز درست طور پر ملائے، جن میں 4، 25، 31، 52 اور 59 کے ساتھ ریڈ پاور بال نمبر 19 اور 2x پاور پلے ملٹی پلائر شامل تھا۔ حتمی ٹکٹ فروخت کے بعد جیک پاٹ کی مجموعی مالیت 1.817 ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ یہ انعام امریکی تاریخ میں اب تک جیتا جانے والا دوسرا سب سے بڑا لاٹری جیک پاٹ ہے جبکہ رواں سال پاور بال کا سب سے بڑا انعام بھی یہی ہے۔

یمنی عالمِ دین شیخ علی الثنانی دوران تدریسِ قرآن انتقال کر گئے

صنعا، یکم جنوری (یو این آئی) یمن کے معروف قرآن کے معلم اور عالم دین شیخ ڈاکٹر علی محمد الثنانی قرآن کی تدریس کے دوران اچانک انتقال کر گئے۔ شیخ ڈاکٹر علی محمد الثنانی کے انتقال سے پہلے کے آخری لمحات کیمرے کی آنکھ میں محفوظ ہو گئے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو میں یمنی عالم دین یمن کے صوبہ معارب میں قرآن کی درس و تدریس میں مصروف دکھائی دیتے ہیں کہ اچانک ان کی آنکھیں بند ہوتی ہیں اور وہ کرسی سے نیچے آگرتے ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق شیخ ڈاکٹر علی الثنانی رملہ کے علاقے میں واقع نورہ مسجد میں حافظِ قرآن کی نگرانی کر رہے تھے۔ وہ معمول کے مطابق ایک طالب علم کی تلاوت توجہ سے سن رہے تھے اور ان کے ہاتھ میں قرآن مجید موجود تھا کہ اسی دوران ان کا انتقال ہو گیا۔ خیال رہے کہ مرحوم عالم دین نے اعلیٰ تعلیمی امتیاز کے ساتھ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔

ایران کو شدید معاشی بحران کا سامنا، 14 لاکھ ریال صرف ایک ڈالر کے برابر

تہران، یکم جنوری (یو این آئی) ایران کو شدید معاشی بحران کا سامنا ہے اور اس کی کرنسی کی قدر حیرت انگیز حد تک گر چکی ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق عالمی معاشی پابندیوں کے باعث ایران شدید معاشی بحران کا شکار ہو چکا ہے اور اس کی کرنسی کی قدر اتنی گر چکی ہے کہ 14 لاکھ ریال صرف ایک امریکی ڈالر کے مساوی ہو گئے ہیں۔ معاشی ماہرین کا کہنا ہے کہ ایرانی کی کرنسی کم ترین سطح پر آنے کا مطلب ایرانی ریال کی قدر تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ ریال میں یہ نمایاں کمی پابندیوں اور علاقائی کشیدگیوں کے درمیان ہوئی ہے، جس کی وجہ سے ایران میں مہنگائی میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے۔ دوسری جانب ایرانی ریال کی قیمت میں نمایاں کمی کے بعد ایران کے سینٹرل بینک کے ہیڈ محمد رضا فرزین 29 دسمبر کو مستعفی ہو چکے ہیں جب کہ تہران اور کئی دیگر شہروں میں مظاہرے ہو رہے ہیں۔ دوسری جانب موجودہ صورتحال میں ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے مظاہرین سے نرم رویہ اختیار کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے وزیر داخلہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ مظاہرین کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت کریں تاکہ مسائل کا جلد حل نکالا جاسکے۔ امریکہ کی جانب سے عائد کردہ پابندیوں نے ایران کے سب سے بڑے ریونیو سورس، تیل کی برآمدات کو بری طرح متاثر کیا ہے، کیونکہ ایران تیل فروخت نہیں کر پا رہا ہے اور اسے غیر ملکی کرنسی نہیں مل رہی ہے۔ یہ صورتحال عالمی سرمایہ کاروں اور ایرانی شہریوں کا اپنی قومی کرنسی ریال اور ملک کے معاشی استحکام پر شدید بے اعتمادی کو ظاہر کرتی ہے۔ ایران کو بین الاقوامی بینکنگ سسٹم (جیسے سویفٹ) سے مکمل طور پر الگ کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے غیر ملکی تجارت اور لین دین تقریباً ختم ہو گیا ہے۔ ایران کے آفیشل میڈیا میں آنے والی رپورٹس کے مطابق حکومت 21 مارچ سے شروع ہونے والے ایرانی نئے سال میں ٹیکس بڑھانے کا منصوبہ بنا رہی ہے، اس کی وجہ سے تشویش میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

اطلاع عام

ہر خاص و عام کو اشتہار کے ذریعے اطلاع دی جاتی ہے کہ میرے ڈرونگ لائسن میں میری تاریخ پیدائش غلط اندراج ہوئی ہے جبکہ اصل تاریخ پیدائش 05/01/1993 ہے اسکی درستی کرنی مطلوب ہے اس سلسلے میں عوام الناس کو متعلقہ کیا جاتا ہے اس بارے میں اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو سات دنوں کے اندر اندر اے آر ٹی آو گاندربل کے دفتر میں پیش کرے بعد از اں کوئی اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔

المشتہر:۔ جاوید احمد راتھر ولد غلام رسول راتھر ساکنہ تونر ضلع گاندربل

PUBLIC NOTICE

I Sumeera w/o Khursheed Ahmad Ganie R/o Choncha Faqir Srinagar changed my name as Sumaya w/o Khursheed Ahmad Ganie R/o choncha Faqir KRESHBAL SRINAGAR for all future purposes.In this regard if any body have any objection he/she may contact within seven days from the date of publiction of this notice. After the date of expiry no objection shall be entertained.

PUBLIC NOTICE

It is hereby notified for general information that as per office records, he correct particulars are as under:
Name: MOHD ASHRAF SHAH
Date of Birth: 11-04-1955
Address: Usman Colony,
Lane No. 1, Badam Wari, Hawal, Srinagar.
If anyone has any objection regarding the above correction, the same may be conveyed to the Unique Identification Authority of India (UIDAI), Government of India, within seven (7) days from the date of publication of this notice.

Union Territory of Jammu and Kashmir

OFFICE OF THE CHILD DEV PROJECT OFFICER, POSHAN PROJECT SRINAGAR

Email:- cdposrinagar1989@gmail.com, Tel:- 0194-3572369.

NOTICE

Due to typo error and incorrect Anganwari Centre Name the posts of Anganwari Helper (Sahayika) at Anganwari Centre Malpora-B, & Solina-A advertised vide Advertisement Notice No:- 03-CDPO (SGR) of 2025 dated. 29.12.2025 is hereby withdrawn with immediate effect till further orders.

Sd/-
Child Dev Project Officer,
Poshan, Srinagar.

No:- Poshan/Sgr/Estt/2025/842-96 Dated:- 30.12.2025.
DIPK No:-9574-25 Dated 01-01-2026

GOVERNMENT OF JAMMU AND KASHMIR

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT

(HUMAN RESOURCE MANAGEMENT SECTION)
CIVIL SECRFTARIAT, J&K

Subject: Tentative seniority list of PG Masters/Teachers in the discipline of Sanskrit as on 01.10.2025.

Notice

Whereas, final seniority list of PG Masters/Teachers in the discipline of Sanskrit was issued vide Government order No. Government Order No: 469-JK(Edu) of 2024 Dated 07-11-2024; and

Whereas, after issuance of the final seniority, the Department received various representations through the concerned Directorates for inclusion/updation of service particulars in the seniority list; and

Whereas, the objections received by the Department from the members of the Cadre with regard to additions/deletions/corrections have been examined thoroughly in the Department and the genuine objections have been entertained; and

Whereas the incumbents who have obtained their PG degrees through distance/regular mode during service without obtaining proper permission/leave from the competent authority and are yet to be recommended by the designated committee constituted vide Government Order No. 188-JK(Edu) of 2024 Dated 15.03.2024 have also been incorporated in the Seniority list, with the condition that their inclusion in seniority / promotion is subject to the condition that proper permission has been / is granted by the Competent Authority for acquiring the PG degree during sen/ice. Their names shall be deemed to have been deleted from the seniority list ab-initio in case no favourable recommendation is received with respect to their degrees; and

Whereas, after making thorough exercise; a tentative seniority list as it stood on 01.10.2025 has been prepared and annexed as AnnexurA for inviting objections from members of the cadre who either are not included or are aggrieved with their service particulars / position assigned to them in the tentative seniority list; and

Whereas, the designated Committees have recommended thirteen (13) incumbents (AnnexureD + Annexure-E) in light of Government Order No. 188-JK(Edu) of 2024 Dated 15.03.2024 who had obtained their PG degrees through distance/private mode during service without obtaining proper permission from the Administrative Department and the recommendations made in their favour have been accepted by the Competent Authority.

Whereas, this has necessitated issuance of an updated seniority list of members of the service.

Now, therefore, a the tentative seniority list in respect of PG Masters/Teachers in the discipline of Sanskrit forming Annexure-A to this order, is hereby circulated for inviting objections, if any, from the concerned members of the service, who either is/are not included in the list or is/are aggrieved with the position assigned to them in the tentative seniority list along with authenticated documentary proof of their service particulars/bio-data, within a period of 15 days from the date of issuance of the list. The objections must be filed/forwarded through concerned Directorates, so as to reach the Administrative Department within stipulated time. Further, no objections in this regard shall be entertained after expiry of the stipulated time period.,

Moreover, thirteen (13) incumbents have been included in the seniority list at appropriate places as detailed in Annexure-B and thirty-eight (38) incumbents have been deleted from the final seniority list as detailed in Annexure-C for the reasons as shown against each, and

Furthermore, (Seven) 07 incumbents who have been recommended by the committee constituted vide Government Order No. 188 JK(Edu) of 2024 Dated 15.03.2024, conveyed by Director School Education Jammu vide No. DSE]/Trg/2024/26382 dated 23.11.2024 & DSEJ/Trg/2024/27635 dated 05.12.2024 as detailed in Annexure-D shall be included in the seniority at appropriate place, as and when full authenticated service particulars of the incumbents are received from the concerned Directorate.

The tentative seniority list is also available on the official website of School Education Department (i.e. https://schooleducation.jk.gov.in).

Sd/-
(Ram Niwas Sharma), IAS
Secretary to the Government,
School Education Department.

No. EdU-HRM/220/2021-01 (78277) Dated: 26.12.2025.
DIPK No:-9551-25 Dated 01-01-2026

بیاد گارِ مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری صاحب

روزنامہ آفاق سرینگر

Daily AFAAQ Srinagar

جمعۃ المبارک ۲ جنوری ۲۰۲۶ء بمطابق ۱۲ رجب المرجب ۱۴۴۷ھ

(اقوال زریں)

موتی کیچڑ میں گر کر بھی قیمتی رہتا ہے اور دھول آسمان پر چڑھ کر بھی بے قیمت رہتی ہے (حضرت شیخ سعدیؒ)

نیا سال: نیا عزم

نئے سال کی آمد ہو چکی ہے۔ وقت کی رفتار کتنی تیز ہے۔ کل ہی کی بات لگتی ہے کہ نیا سال شروع ہوا اور اب ختم ہو چکا ہے۔ ہر سال کی آمد پر خیر کی دُعائیں مانگی جاتی ہیں۔ خوشحالی کے لیے عزم کیا جاتا ہے معاشرے کو سنوارنے کی باتیں کی جاتی ہیں اور پھر چند دن بعد معمول کی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔

لیکن حالات جس انداز میں بدل رہے ہیں اور درپیش مسائل حل ہونے کے بجائے تکلیف دہ صورت حال پیدا کر رہے ہیں اُس میں تو اب عزم و ہمت کے ایک نئے عہد کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اب پیچیدہ معاملات کو نظر انداز کرنے اور اچھے وقت کا انتظار کرنے سے کچھ نہیں بدلے گا بلکہ غور و فکر اور مناسب منصوبہ بندی ہی ہمیں موجودہ اور آنے والے بحرانوں سے نکال سکتی ہے۔ جب بھی خوشحالی میں اپنے کردار کا ذکر ہوتا ہے تو ہر فرد یہ کہہ کر اپنے فرائض سے سبکدوش ہو جاتا ہے کہ میں تنہا کیا کر سکتا ہوں یہ تو حکومت وقت اور سیاسی قائدین کا فرض ہے۔ حکومت اور سیاسی لیڈر جب عوام کی خاموشی دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ سب ٹھیک ہے اور مسائل پر وہ آہستہ آہستہ قابو پالیں گے۔ سب سے پہلے تو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اگر ریاستی مفاد کی بات سوچنی ہے تو حکومت اور عوام الگ الگ نہیں ہیں۔ ایک ہی سوچ اور عمل ہی ہمیں ہر مسئلے سے نکال سکتا ہے۔

ہم سب کے لیے کہنا سُننا، نصیحت اور تنقید کرنا آسان ہے۔ عملی طور پر قدم اُٹھانے میں مشکل آتی ہے۔ سب سے اہم تو یہ ہے کہ ہم اپنی سوچ کو مثبت رکھیں۔ اختلاف رائے نئے نقطے سامنے لاتا ہے جو مسئلے کو حل کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اگر مثبت تنقید کو سمجھا جائے اور دوسرے کی نیت پر شک نہ کیا جائے تو یہی اختلاف رائے باہمی رضامندی میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ دوسروں کی بات سُننے کا حوصلہ پیدا کرنا ضروری ہے اور پھر ہر اچھی بُری بات کو پرکھ کر فیصلے کرنا آگے بڑھنے میں مدد کرتے ہیں۔

ہر سطح پر مسائل ہی مسائل نظر آتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ صحیح منصوبہ بندی سے ہر مسئلے پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے نیک نیتی اور اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ اگر ہم تعلیم کو عام کریں تو بھی لوگوں میں آگاہی بڑھے گی اور وہ اپنے روزمرہ معاملات میں ایسی باتوں کا دھیان رکھیں گے جن سے اُن کی صحت، تعلیم اور معاشرتی رکھ رکھاؤ میں مثبت تبدیلی آئے۔ ہمارے لئے ذہنی دفاع زیادہ ضروری ہے تا کہ اندرونی و بیرونی دشمن ہمارے خیالات پر حاوی نہ ہوں اور ہماری سوچ میں اپنی مرضی کی تبدیلی نہ لائیں۔ اس کے لیے سب کو ہوشیار رہنا پڑے گا تا کہ کسی کی باتوں میں آ کر اپنی قوم کو نقصان نہ پہنچائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو بے انتہا صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ اُسے اشرف المخلوقات کا درجہ اس لئے دیا گیا ہے کہ وہ باقی سب سے افضل ہے۔ اور یہ صرف اُس کے عقل و شعور کی وجہ سے ہے۔ بس ہمیں اب ایک ہی عہد کرنا ہوگا کہ آنے والے سال میں ہم اپنی سوچ کو مثبت رکھیں گے۔ جو بھی کام ہم کر رہے ہیں اُسے ایمانداری اور خلوص کے ساتھ پورا کریں گے۔ اپنے ہر قومی ادارے کو مضبوط بنائیں گے اور اپنے گھروں میں رشتوں کے تقدس کو اہمیت دیں گے۔ اگر ہم انفرادی طور پر اپنے نفس پر قابو پا کر اپنے آپ کو ایک اچھا اور ذمہ دار فرد بنالیں تو قوم بھی سنور جائے گی۔ اگر ہم اس سال ایک بھی مسئلے پر قابو پالیں تو یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہوگی۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم اپنی چھوٹی چھوٹی ذمہ داریاں پوری کر کے بڑے بڑے کام مکمل نہیں کر سکتے۔ کیا ہم آج صدق دل سے یہ دُعا نہیں مانگ سکتے کہ ہم کوشش ضرور کریں گے اور ہر اُس شخص کا ساتھ دیں گے جو قوم کی بہتری اور تحفظ کے لیے سوچے۔

کشمیر میں اشاعت اسلام، ہراول دستے کا قائد
حضرت میر سید تاج الدین ہمدانیؒ

تحریر: بشیر احمد ڈار

کشمیر کی حسین وادی میں جن بے لوث مبلغین نے اسلام کے گلشن کی آبیاری کی ان میں حضرت میر سید تاج الدین ہمدانیؒ کا اسم گرامی خاص طور سے قابل ذکر ہے وہ ہمدان ایران سے تشریف لانے والے اولین سادات میں سے ہیں حضرت میر سید تاج الدین ہمدانیؒ کے والد گرامی امیر الامراء حضرت سید حسن ہمدانیؒ تھے اور حضرت میر سید محمد ہمدانیؒ کے پوتے تھے۔ آپ حضرت امیر سید شہاب الدینؒ کے بھتیجے اور امیر کبیر شاہ ہمدان حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کے چچیرے بھائی تھے، آپ کے برادر اصغر حضرت میر سید حسین (سمنانی) الہمدانیؒ تھے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب بارہ واسطوں سے حضرت زین العابدینؒ سے جا ملتا ہے۔ جو کہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے سید تاج الدین بن الامیر سید حسن بن سید محمد الثالث بن سید علی بن سید یوسف بن سید محبؒ بن سید محمد الثانی بن سید جعفر بن سید عبداللہ بن سید محمد الاول بن سید علی بن سید حسن المحدث بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؒ بن امام حسینؓ۔

انکا خاندان ایران کے مشہور شہر ہمدان میں سادات، شرافت علم وعمل کیلئے نامور تھا۔ ساتھ ہی سیاست و شجاعت بھی اس خاندان کو ورثہ میں ملی تھی۔ آپ کے خانوادہ کی توصیف میں ایران کے ایک عالم نے یوں کہا تھا۔

این بجواتفق سعادت
آں شارح وشرع وجادہ جود
جنات بخش حیات سادات
آن سدرہ غای سدرہ مقصود
وان پاک سلالہ جلالت
وین قطب کلید دین وداد است
آں صلب شجاعت ورسالت
برمادر آسماں گشادہ است

دیگر صوفیا کی طرح آپ کے ابتدائی حالات گوشہ اخفاء میں ہیں۔ آپ 720ھ کے قریب شہر ہمدان میں تولد ہوئے۔ اس زمانے کی روایت کیمطابق ابتدائی تعلیم اپنے خانوادہ سے ہی حاصل کی۔ حضرت میر سید تاج الدین ہمدانیؒ کی حیرت انگیز فعالیت اور ان کے کارنامے دیکھ کر اس بارے میں شبہ نہیں رہتا کہ آپ تمام علمی مدارج طے کر کے ایک بلند مقام پر فائز ہو کر علمی، فکری اور معنوی حیثیت کے حامل قرار پائے تھے۔ کشمیر میں آپ کی تشریف آوری کا ذکر یہاں کی دور وسطیٰ کی تواریخ میں ملتا ہے۔ آپ کی کشمیر میں تشریف آوری کے سلسلے میں سب سے اہم اور دلچسپ بات یہ ہے کہ آپ یہاں اولین سادات و مبلغین میں سے ہیں آپ اپنے برادر اصغر حضرت سید حسین سمنانیؒ سے بھی پہلے کشمیر میں تبلیغ دین کیلئے آئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان سادات کو حضرت امیر کبیر میر سید ہمدانیؒ نے ہراول دستے کے طور پر تبلیغ دین کیلئے روانہ کر دیا تھا کہ وہ یہاں کے حالات وکوائف سے آگاہی حاصل کر کے انہیں مطلع فرمادیں اور ساتھ ہی اشاعت اسلام کے عظیم کام کا بھی آغاز فرمائیں۔ دوسری بات جو قابل دلچسپ ہے وہ یہ ہے کہ ان سادات نے اپنا تمام کنبہ ہی نہیں بلکہ خاندان اور خویش واقارب تبلیغ دین کیلئے وقف کئے تھے اور انہوں نے تبلیغ اسلام کیلئے اپنے وطن عزیز کو خیر باد کر کے راحت و پرسکون زندگی ترک کر کے اور ناخوشگوار موسمی و مقامی حالات کا سامنا کرتے ہوئے دشوار گزار راستوں کو عبور کرتے ہوئے وادی کشمیر آنے کا فیصلہ فرمایا۔

آپ نے قرآن کے اس حکم "سیروفی الارض" کی اتباع میں کئی ممالک کے تبلیغی دورے کئے جو کہ دور وسطیٰ کے صوفیا کی عمومی روایت تھی جس وقت آپ کشمیر تشریف لائے ان دنوں کشمیر کے فرمانروا شمیری خاندان کے سلطان شہاب الدین تھے انکا فرزند مرزا حسن خناق کی بیماری کی وجہ سے قریب المرگ تھا مگر سید تاج الدینؒ کے ساتھ آئے رفیق سید مسعودؒ کی دعا سے صحت یاب ہو گیا یہ کرامت دیکھ کر سلطان نے نہایت عزت واحترام کے ساتھ انکے ہاں ہی قیام کرنے کی گزارش کی لیکن آپ نے یہ کہہ کر وہاں رہنے سے انکار کیا کہ وہ اپنے مرشد سید تاج الدینؒ کے بغیر وہاں قیام نہیں کر سکتے۔ اس سلسلے میں سلطان شہاب الدین نے سید مسعودؒ سے سید تاج الدینؒ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی اور ان کی وساطت سے سید تاج الدینؒ کے نام ایک خط بھی ارسال کیا۔

حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ نے تبلیغ اسلام کے لئے وادی کشمیر آنے کا فیصلہ فرمایا اور اپنے آبائی وطن ہمدان کو الوداع کہہ کر عیش و عشرت اور آرام و آرائش کو ٹھوکر مار کر دشوار گزار راستوں سے سفر طے کر کے کشمیر کی طرف رخت سفر باندھ لیا کہ تاریخ ورود پر یہ شعر نقل ہوا ہے۔

خرد گفت تاریخ تشریف او
قدم رنجہ سید نیک رو

تواریخ میں درج ہے کہ سید تاج الدین اور انکے برادر سید حسین سمنانیؒ کا شاہ وقت نے بڑی عزت وتکریم کے ساتھ استقبال کیا

آپ کی کشمیر میں تشریف آوری 762ھ بمطابق 1360ء میں ہوئی اس طرح سے آپ کشمیر میں مذہب اسلام کی تبلیغ کے ضمن میں دوسرے مبلغ قرار پاتے ہیں کیونکہ آپ سے قبل حضرت سید شرف الدین (عبدالرحمٰن) المعروف بلبل صاحب یہاں تشریف فرما ہو چکے تھے۔ حضرت میر سید تاج الدین ہمدانیؒ کے ساتھ ان کے برادر حضرت میر سید حسین سمنانیؒ، رستم ہند حضرت سید حسن بہادرؒ، حضرت سید حیدرؒ، حضرت سید یوسفؒ اور حضرت سید مسعودؒ بھی تھے کشمیر کے حکمران سلطان شہاب الدین نے آپ کا استقبال نہایت گرمجوشی سے کیا۔ سلطان نے حضرت میر سید تاج الدین ہمدانیؒ کے بیٹے حضرت میر سید حسن بہادرؒ کی جرأت وبہادری کے پیش نظر انکو فوج کا کماندار مقرر کیا اور انکو "رستم ہند" کا خطاب بخشا۔ کابل اور بدخشان کی فتح کے بعد سلطان شہاب الدین نے اپنی بیٹی انکے نکاح میں دے دی۔ اس سے قبل ہندوستان کی ایک جنگی مہم کے بعد دہلی کے سلطان فیروز شاہ نے اپنی دختر سید حسن بہادر سے بیاہی تھی۔ ان سے ان کی ایک بیٹی پیدا ہوئی جسکا نام حضرت سیدہ تاج بی بی خاتونؒ تھا اور ان کا نکاح حضرت میر سید محمد ہمدانیؒ سے ہوا تھا جو کہ شاہ ہمدان امیر کبیر حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کے فرزند تھے۔ حکمرانوں کے سادات کے ساتھ ایسے رشتے اس بات کا غماز ہے کہ شاہان وقت سادات کی عظمت کے کس قدر قائل وماِل تھے اور ساتھ ہی اپنی قدر ومنزلت کو وسعت وبلندی بخشنے کیلئے ایسے رشتینا طے جوڑتے تھے

کشمیر کی سیاست میں سادات کرام کا یہ ابتدائی دور تھا پھر آگے بڑھ کر سیدوں نے یہاں کی سیاست میں بھرپور حصہ لیا۔ کشمیر کے اطراف واکناف کا تبلیغی دورہ کرنے کے بعد سید تاج الدینؒ نے محلہ شہاب الدین پورہ نوہٹہ (جو آج کل شاہم پورہ کے نام سے جانا جاتا ہے) سرینگر میں قیام فرمایا جس کی آبادی ساٹھ ہزار گھر تھی چونکہ شہاب الدین پورہ اُس وقت دارالخلافہ تھا شاید مورخ اُس وقت کے سرینگر کی کل آبادی بتا رہا ہے ہیں۔ سید تاج الدین نیا شاعت اسلام کے ساتھ ساتھ کشف وکرامات اور خوارق عادات سے کشمیر کے بادشاہ اور بڑے بڑے امراء کے دلوں کو مسخر کیا۔ خود سلطان شہاب الدین بھی بیعت کر کے حلقہ مریداں میں شامل ہو گئے اور دل وجاں سے خدمت گزاری کے فرائض انجام دیتے رہے سلطان شہاب الدین نے اپنے محل کے نزدیک ایک عمدہ گھر آپ (رح) کے لئے تعمیر فرمایا اور ساتھ ہی ایک عمدہ خانقاہ تعمیر کرائی اور خانقاہ کے اخراجات کیلئے ایک جاگیر پرگنہ ناگام کی آمدنی (مالیہ) وقف کر دیا۔ حضرت میر سید تاج الدین ہمدانیؒ نے اسی مدرسہ اسلامی یعنی خانقاہ میں باقاعدگی کے ساتھ درس وتدریس کا آغاز کر دیا۔ اس طرح شاہ ہمدانؒ حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کی مبارک آمد سے پہلے ہی ان کے عزیز واقارب حضرت میر تاج الدین ہمدانیؒ کی سربراہی میں کشمیر وارد ہو چکے تھے جس سے امیر کبیر حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کو تبلیغ دین میں آسانی محسوس ہوئی اور پھر شاہ ہمدان حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کے ساتھ شانہ بشانہ دن رات تبلیغ دین اسلام کرتے رہیں۔ حضرت امیر کبیر میر سید ہمدانیؒ کے آمد سے تبلیغ اسلام کا ثمر آور درخت کچھ ہی برسوں میں قد آور ہوا۔ یہاں قیام کر کے حضرت سید تاج الدین ہمدانیؒ لوگوں کو راہ ہدایت سے آگاہ کرنے کا فریضہ انجام دینے لگے اور لوگ ان سے فیاض یاب ہو گئے۔

ان سادات کی قائم کردہ خانقاہوں میں سماج کے مختلف طبقوں کے لوگ آیا کرتے تھے۔ سید تاج الدین کے ایماء پر سلطان شہاب الدین نے پہلی دفعہ کشمیر میں بہت سے مقامات پر درسگاہیں یا مدرسے قائم کئے اور ان سادات نے بھی یہاں خانقاہیں اور درسگاہیں قائم کیں۔ جہاں پر قرآن، حدیث اور فقہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔ ان کی جانب سماج کے مختلف طبقے خصوصاً غربا کھینچے چلے آتے تھے۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ خانقاہیں اپنے اندر مقناطیسی قوت کے حامل تھیں کہا جاتا ہے کہ چک سلاطین کے دور میں یہ خانقاہ ویران ہو گئیں

حضرت میر سید تاج الدین ہمدانیؒ نے وہاں پر ایک مسجد بھی تعمیر کی تھی جس کے آثار کچھ زمانہ پہلے تک باقی تھے اس وقت وہاں ایک مسجد حضرت میر سید تاج الدین ہمدانیؒ کے نام پر از سر نو تعمیر ہوئی ہے۔

آپ کی فہم وفراست اور سیاسی بصیرت کی وجہ سے سلطان شہاب الدین سلطنت کے اہم کام آپ کے مشورے سے انجام دیتا تھا مقدمات کی سماعت، فیصلوں، ملکی دفاع اور مصالحتوں میں آپ کو شامل رکھتا تھا۔ سلطان خود اعتراف کرتا تھا کہ حضرت میر سید تاج الدینؒ کی روحانیت و سیاست کی وجہ سے اس ملک کو سنبھالے رکھنے میں معاونت ملی۔ رفتہ رفتہ آپ کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی اور ہزاروں لوگ ان کے حلقہ بگوش ہو گئے

حضرت میر سید تاج الدین ہمدانیؒ کی خدمات کا احاطہ کرنا نہایت مشکل ہے یہ وہی بزرگ ہے جن کی رُوحانیت ومشقت نے کشمیر میں اسلام کے اُس درخت کو سیراب کر دیا جو حضرت سید شرف الدینؒ المعروف بلبل صاحب نے بویا تھا اپنے خون سے اس کی آبیاری کی اور پندرہ سال دن رات تبلیغ دین اور دوسرے اہم کاموں میں صرف کئے۔ آپ اہل نور ایمان، مجاہد اکبر اور بیدار محافظ تھے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ اور آپ کے اصحابؒ نے کشمیر آکر دین اسلام کو روشن کر دیا اور ان کی محنت، بے پناہ کوشش اور جدوجہد سے کشمیر میں مذہب حق کو کافی فروغ ملا اور سید تاج الدین ہمدانیؒ غیر معمولی ذہانت، قابلیت، شجاعت، جواں مردی اور سیاسی بصیرت اور اپنی شان و شوکت کے لئے ضرب المثل تھے۔ بزرگ علماء، مورخین، شعراء آپ کیبارے میں رطب اللسان نظر آتے ہیں ملا احمد خطیب کشمیریؒ لکھتے ہیں: سید تاج الدین قدس اللہ سرہ کان من اکابر الاولیاء واعاظم المرشدین صاحب الاحوال والمقامات والریاضات والمجاہدات والمکاشفات والمعاینات والتجلیات الاسرار البینۃ والانوار الروحانیہ۔ وھو عالم بعلوم الظاہر وعارف بمعارف الباطن ومن ارباب الکملات الصوریۃ والمعنویۃ ولہ فی اجد الفرستہ وکثیرۃ ولکرامتہ والجفانی والتوحید والکشف والنشور والمعرفتہ والولایۃ واھمتہ والعزۃ وتصرف العلوم ملا احمد بن عبدالصبورؒ جناب حضرت سید تاج الدینؒ کی تعریف کرتے لکھتے ہیں:

در عبادت بود یکتائی زمان
شد بوصف حال او عاجز زبان

علامہ سید محمد متوئیؒ یوں عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں مختصراً یوں بیان کیا جاتا ہے:

پدر او بدست تاج الدین
ھدی اولیاء راہ یقین
سید و آل حیدر بودہ
سر بدرگاہ حق نمی سودہ

انتی صفات کے مالک حضرت میر سید تاج الدین ہمدانیؒ فارسی وعربی کے اُستاد زماں تھے، عربی و ادب پر گہری نظر تھی۔

کہا جاتا ہے کہ اتنی مصروفیات کے باوجود بھی سید تاج الدینؒ تصانیف کے ساتھ شغل رکھتے تھے لیکن غالباً ان کے قلمی آثار حوادث کے نظر ہو گئے۔

ایک وقت ایسا آیا کہ آپ پر بیماری کے آثار نظر آنے لگے بالآخر مالک حقیقی سے جا ملے اور اپنے ہی خانقاہ واقع شہاب الدین پورہ (نوہٹہ) میں آرام فرما ہوئے یہ جگہ آج کل شاہم پورہ کہلاتی ہے ہر سال 11 رجب المرجب کو آپ کی زیارت پر عُرس پاک منایا جاتا ہے جس میں ختمات ومعظمات، درود و اذکار، وعظ وتبلیغ اور مولود شریف کی مجلس ہوتی ہے جس میں عقیدت مند کثیر تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ اس وقت جب اولیاء عظام اور صوفیاء کرام کے دین Contribution سے نابلد افراد حقیقت سے کوسوں دور اختراعی باتیں یا کیسے الزامات گھڑ رہے ہیں ان انفاس قدسیہ کی سیرت بالخصوص تبلیغی کردار کو عوام خصوصاً نوجوان پود تک پہنچانے کی اہم ضرورت ہے اور یہی انکے تیں قابل قدر اور گرانقدر خراج تحسین ہوگا

bashirahmaddar2012@gmail.com

ضبطی ٹیکس سے لے کر شہریوں پر مرکوز اصلاح تک
ہندوستان کا 2025 ٹیکس ٹرننگ پوائنٹ

(پریس انفارمیشن بیورو آف انڈیا)

سنہ 1930 میں مہاتما گاندھی کے ذریعہ نمک پر ٹیکس کی مخالفت سے یہ بات سامنے آئی کہ کس طرح جابرانہ ٹیکس شہریوں کو ریاست سے دور کر سکتا ہے۔ یہ ایک واضح یاددہانی تھی کہ جب ٹیکس کو منمانے طریقے سے مسلط کیا جاتا ہے یا ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے تو وہ اعتماد اور سماجی سمجھوتے کو نقصان پہنچاتا ہے۔ چار دہائیوں کے بعد ہندوستان نے ایک اور انتہا کا مشاہدہ کیا جب اندرا گاندھی نے انکم ٹیکس کی سطح کو حیرت انگیز طور پر 97.5 فیصد تک بڑھا دیا۔

اس وراثت نے ٹیکس دہندگان اور ریاست کے درمیان عدم اعتماد کے ایک گہرے خلیج کو جنم دیا۔ کئی دہائیوں سے یہ تعمیل خوف کی وجہ سے چل رہی تھی۔ اس نے فعال شراکت کے بجائے اجتناب کی حوصلہ افزائی کی۔ یہ اس پس منظر میں ہے کہ مودی حکومت کی ٹیکس اصلاحات جو 8 سال پہلے شروع ہوئی تھیں اور 2025 میں فیصلہ کن طور پر آگے بڑھیں۔ ماضی سے ایک واضح فرق کو دکھاتے ہیں۔

اس تبدیلی کی بنیاد لیفر کرو کی منطق ہے کہ ٹیکس کی کم شرحیں آمدنی پیدا کرنے اور ٹیکس کی بنیاد کو بڑھانے کے لیے سب سے بہتر ہیں۔ اس طرح ہندوستان کی 2025 کی ٹیکس اصلاحات نہ صرف مالی تبدیلی کی نمائندگی کرتی ہیں، بلکہ ایک فلسفیانہ، جبر سے تعاون تک اور عدم اعتماد سے لے کر ریاست اور شہریوں کے درمیان ایک تجدید شدہ سماجی معاہدے تک ہے۔

جی ایس ٹی سے پہلے کی حقیقت: بکھراؤ، پیچیدگی اور عدم اعتماد

ویٹ سسٹم کے دوران بالواسطہ ٹیکسوں کی کثرت نے ریاستوں نیویٹ کی شرحوں میں بار بار 0 فیصد، 4 فیصد اور 12.5 فیصد 2 کی یکساں سلیبس کو ترک کرنے کے ساتھ بڑے پیمانے پر الجھن پیدا کی۔

درحقیقت، واضح اختیارات کے باوجود ریاستوں نے اضافی محصولات عائد کرنے کے خلاف اپنی 2010 کی رپورٹ میں سی اے جی کے نکتہ اعتراض کو نظر انداز کیا، پھر بھی انٹری ٹیکس اور مقامی سرچارجز جاری رہے۔ اس نے الجھن بکھراؤ پیدا کیا، جس میں ہر ریاست اپنے تعمیل کے قوانین، جرمانے اور عمل کو نافذ کرتی ہے۔

اس کے نتائج شدید تھے۔ کمزور جانچ اور متضاد نفاذ نے چوری کی حوصلہ افزائی کی۔ ہر دو میں سے ایک ڈیلر نے ٹیکس سے بچنے کی کوشش کی اور صرف ایک کیس میں سات ڈیلروں کو بغیر مناسب دستاویزات کے 1,026 کروڑ روپے کی چھوٹ دی گئی۔

اگلی نسل کے جی ایس ٹی اصلاحات (2025): حکمت عملی کے طور پر آسانی

سال 2017 میں جی ایس ٹی کا آغاز تاریخی تھا۔ اس نے ہندوستان کو ایک ہی منڈی میں متحد کیا، مختلف ٹیکسوں کو ختم کیا اور ایک شفاف بالواسطہ ٹیکس نظام کی بنیاد رکھی۔ تاہم، شرحوں اور درجہ بندی میں ابہام تنازعات کا باعث بنے اور بلا شبہ تعمیل کے ساتھ ساتھ رجسٹریشن میں بھی بہت بڑے مسائل تھے۔

مثال کے طور پر، ٹیکسٹائل کے شعبے کو ہی لے لیں 'جاب ورک سروسز' کے حصے کے طور پر دھلائی اور رنگنے جیسی خدمات پر 5 فیصد ٹیکس لگایا گیا تھا، جب کہ بلیچنگ، پرنٹنگ اور کیمیکل ٹریٹمنٹ جیسے عمل پر 18 فیصد ٹیکس لگایا گیا۔ اس سے درجہ بندی پر شدید الجھن پیدا ہوئی اور یہ ٹیکس تنازعات کا باعث بنے۔

ان چیلنجوں کو تسلیم کرتے ہوئے مودی حکومت نے 2025 میں نیکسٹ جنریشن جی ایس ٹی اصلاحات متعارف کروائیں، جس نے جی ایس ٹی کے آغاز کے بعد سے سب سے زیادہ معنی خیز آسانیاں فراہم کیں۔ نظام کو دو واضح سلیبوں 5 فیصد اور 18 فیصد میں معقول بنایا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اشیاء کی درجہ بندی کو بھی واضح کیا گیا، تعمیل کو آسان اور رجسٹریشن کو سہل بنایا گیا۔

گزشتہ 8 برسوں میں حکومت نے کاروباروں اور ریاستوں کو فعال طور پر سنا ہے، ریاستوں کے ساتھ عمل درآمد میں مساوی شراکت دار کے طور پر برتاؤ کیا ہے۔ اس باہمی تعاون نے اصلاحات کو آسانی سے انجام دینے کو یقینی بنایا۔

سال 2025 کی جی ایس ٹی اصلاحات نے ٹیکسوں کو آسان بنانے سے زیادہ کام کیا۔ انہوں نے براہ راست متعدد شعبوں میں مانگ کو متحرک کیا۔

ہندوستان نے دیوالی پر سب سے زیادہ 6.05 ٹریلین کی فروخت ریکارڈ کی جو گزشتہ سال کے مقابلہ میں 25 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہے اور ایک دہائی کے دوران اس کی سب سے مستحکم نوراتری فروخت دیکھی گئی 6۔ اس کے علاوہ اکتوبر 2025 میں آٹوموبائل کی خوردہ فروخت 40.5 فیصد بڑھ کر اب تک کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔

ناقدین جنہوں نے یہ استدلال کیا کہ جی ایس ٹی کو آسان بنانے اور شرحوں کو معقول بنانے سے ٹیکس کی آمدنی میں کمی آئے گی وہ بھی غلط ثابت ہوئے۔ اکتوبر-نومبر 2025 میں جی ایس ٹیمیں نمایاں کٹوتیوں کے باوجود 2024 کی اسی مدت کے مقابلے میں مجموعی جی ایس ٹی وصولیاں 2.8 فیصد زیادہ تھیں۔

جی ایس ٹی کی شرحوں میں کٹوتی اور آئی ٹی چھوٹ کی حد میں اضافے سے کاروباری گھرانوں کو سالانہ 2.5 لاکھ کروڑ روپے بچانے میں مدد ملے گی 10۔ تمام انفرادی زندگی اور ہیلتھ انشورنس پریمیم 18 فیصد سے کم ہو کر 0 فیصد جی ایس ٹی لگیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر 20,000 روپے کا بنیادی پریمیم پہلے 3,600 روپے جی ایس ٹی (18 فیصد) رکھتا تھا، جس سے قابل ادائیگی 23,600 روپے بنتا ہے۔ استثنیٰ کے بعد آپ 20,000 روپیہ ادا کرتے ہیں، سیدھے طور پر 3,600 روپے کی بچت۔

جی ایس ٹی کی اگلی نسل کی اصلاحات،

گروسری اور روزمرہ کے ضروری سامان کے گھریلو بلوں میں 13 فیصد کی بچت کا باعث بنے گی، جب کہ ایک چھوٹی کار کی خریداری تقریباً 70,000 روپے بچا سکتا ہے۔

اے سی کی خریداری کے نتیجے میں 2,800 روپے کی بچت ہوگی کیونکہ ان اشیاء کی جی ایس ٹی کی شرح 28 فیصد سے کم کر کے 18 فیصد کر دی گئی ہے۔

جی ایس ٹی سلیبس کو معقول بنا کر اور ضروری اور خواہش مند دونوں اشیاء پر ٹیکس کے بوجھ کو کم کر کے حکومت نے پر اعتماد اخراجات اور مستقل مانگ کا ماحول بنایا۔

ایک مڈل کلاس ٹیکس بریک تھرو

ہندوستان کا انکم ٹیکس کا سفر اس کے معاشی ارتقا کا آئینہ دار ہے۔ اندرا گاندھی کے دور ضبطی ٹیکس نظام جس میں ٹیکس کی شرحیں 97.5 فیصد تک پہنچ گئیں، چوری اور بے اعتمادی نے جنم لیا۔ دہائیوں کے بعد لبرلائزیشن کے باوجود 2014 میں راحت معمولی رہی۔ انکم ٹیکس کی چھوٹ 2 لاکھ روپے محدود تھی جو کہ شہری معیشت کے لیے بمشکل کافی تھی۔

مودی حکومت نے متوسط طبقے پر ٹیکس کے بوجھ کو مستقل طور پر کم کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پالیسی میں تسلسل کو تدریجی اقدامات پر ترجیح دی ہے۔ گزشتہ دہائی کے دوران انکم ٹیکس کی چھوٹ کی حد 2014 میں 2 لاکھ روپے سے بڑھ کر 2025 میں 12 لاکھ روپے ہو گئی ہے، جس سے چھ گنا راحت مل رہی ہے۔

تنخواہ دار ملازمین کے لیے 75,000 روپے کی معیاری کٹوتی کے بعد مؤثر صفر ٹیکس کی حد اب 12.75 لاکھ روپے سالانہ ہے۔

نئے نظام میں 12 لاکھ روپے کی آمدنی والے ٹیکس دہندہ کو ٹیکس میں 80,000 روپے کا فائدہ ملے گا جبکہ 18 لاکھ روپے کی آمدنی والے شخص کو ٹیکس کی مد میں 70,000 روپے کا فائدہ ملے گا۔

نمک پر لگائے گئے ٹیکس سے لے کر ضبطی انکم ٹیکس کی شرح تک ہندوستان کی تاریخ بتاتی ہے کہ ناقص انداز میں ڈیزائن شدہ ٹیکس اعتماد اور ترقی کو کمزور کرتا ہے۔ مودی حکومت کی 2025 کی ٹیکس اصلاحات ماضی سے ایک فیصلہ کن وقفے کی نمائندگی کرتی ہیں۔ سادگی، انصاف پسندی اور شفافیت کو ترجیح دے کر ریاست نے اس کے استعمال کو تقویت دیتے ہوئے تعمیل کو مضبوط کیا ہے۔

سال 2025 میں ہندوستان میں ٹیکس اب کنٹرول کا ایک آلہ نہیں رہا ہے، یہ ایک شراکت داری ہے جو تسلیم کرتی ہے کہ جب شہریوں پر بھروسہ کیا جاتا ہے اور نظام آسان ہوتے ہیں تو معیشت ترقی کے ساتھ جواب دیتی ہے۔

☆

بشکریہ: پریس انفارمیشن بیورو (پی آئی بی)

اگلے ماہ کے پہلے

رکھتے ہوئے جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کا اجلاس 2 حصوں میں منعقد کیے جانے کا امکان ہے۔میڈیا رپورٹ کے مطابق بجٹ کی پیش کش اور منظوری سمیت اہم کام رمضان سے پہلے مکمل کرنے کی تجویز ہے، جبکہ بقیہ قانون سازی کا کام عید الفطر کی تقریبات کے بعد، ممکنہ طور پر 21 مارچ کے قریب شروع کیا جاسکتا ہے۔ذرائع نے کہا کہ اس طرح کی ایک تجویز زیر غور ہے اور جلد ہی اسے کابینہ کی منظوری کے لئے حکومت کو بھیجا جائے گا، جس کے بعد کابینہ کی سفارش حتمی منظوری اور رضامندی کیلئے لیفٹیننٹ گورنر کو بھیجی جائے گی۔تاہم ذرائع نے واضح کیا کہ حتمی تاریخوں کا اعلان لیفٹیننٹ گورنر کی منظوری ورضامندی کے بعد ہی کیا جائے گا۔ذرائع کے مطابق 20 فروری سے پہلے بجٹ پاس ہونے کے بعد سیشن کا بنیادی ایجنڈا ختم ہو جائے گا۔ حکومتی بلز، پرائیویٹ ممبرز قراردادوں اور پرائیویٹ ممبرز بلز سمیت باقی کام عید کے بعد سیشن کے دوسرے مرحلے میں طے کیے جانے کا امکان ہے۔ذرائع نے مزید کہا کہ حکومت ماہ رمضان کے دوران طویل وقفے کا انتخاب کیے بغیر اجلاس منعقد کرکے پورے اجلاس کو ختم کرنے کے امکان کو بھی تلاش کر رہی ہے۔توقع ہے کہ ان تمام پہلوؤں پر کابینہ کے آئندہ اجلاس میں غور کیا جائے گا، جو بجٹ سیشن اور لیفٹیننٹ گورنر کے مقننہ سے خطاب کی حتمی تاریخوں کی سفارش کرے گا۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ گزشتہ سال بھی بجٹ اجلاس 2 مرحلوں میں منعقد ہوا تھا۔ پہلا مرحلہ 3 مارچ کو شروع ہوا اور بجٹ کی منظوری کے بعد 25 مارچ کو اختتام پذیر ہوا، اس کے بعد عید الفطر اور نوراترا کے لئے وقفہ ہوا، جب کہ دوسرا مرحلہ 7 اپریل سے مختصر طور پر دوبارہ شروع ہوا۔قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2026-27 کا بجٹ تیار کرنے کی مشق کے ایک حصے کے طور پر، جموں وکشمیر کے محکمہ خزانہ نے یکم دسمبر سے بجٹ تجاویز پر بات چیت شروع کی اور 16 دسمبر 2025 کو اس مشق کو ختم کرنے سے پہلے محکمہ خزانہ نے 36 محکموں کے ساتھ بات چیت کی۔اس سلسلے میں ایک مواصلت میں، محکمہ خزانہ نے 24 نومبر 2025 کو انتظامی سیکرٹریوں کو مطلع کیا تھا کہ محکموں کے ساتھ بجٹ پر بحث یکم دسمبر سے شروع ہو گی۔16 دسمبر 2025 تک مختلف محکموں کیساتھ بجٹ تجاویز کی مشق کو مکمل کیا گیا۔ بات چیت میں 2025-26 کے نظرثانی شدہ تخمینوں اور مالی سال 2026-27 کے بجٹ تخمینوں دونوں کا احاطہ کیا گیا، جس میں آمدنی اور سرمائے کے اجزاء جیسے مرکزی اسپانسرڈ اسکیمیں (CSS)، وزیر اعظم کے ترقیاتی پروگرام قرضہ جات شامل ہیں۔مواصلت کے مطابق، تمام محکموں کو مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ بجٹ کے اعلانات پر ایکشن ٹیکن رپورٹس (ATRs) پیش کریں، اگر کوئی ہو، اس کے علاوہ اسٹیبلشمنٹ بجٹ اور FRBM سے متعلق مکمل تفصیلات محکمہ خزانہ کو بجٹ کی طے شدہ تاریخ سے بہت پہلے پیش کریں۔محکموں کو پاور پوائنٹ پریزنٹیشنز (PPTs) پیش کرنے کی بھی ہدایت کی گئی تھی، جس میں عملہ (منظور شدہ، جگہ پر، معاہدہ وغیرہ)، اسکیم کے لحاظ سے محصولات اور سرمائے کے اخراجات کے رجحانات، محصولات کی وصولیاں (پچھلے پانچ سالوں میں اور بڑھانے کی گنجائش)، بڑے منصوبوں اور اقدامات کی تفصیلات، اور جاری پروجیکٹ کی کل ذمہ داریاں شامل ہوں۔

بالائی علاقوں

دیکھنے میں نہیں آئی ہے جس کی وجہ سے کسان اور سیاحت سے وابستہ لوگ تاحال بہتر برف باری کا مسلسل انتظار کر رہے ہیں۔وادی کشمیر کے بالائی علاقوں میں گزشتہ دو روز کے دوران وقفے وقفے سے ہلکی برف باری ہوئی ہے جبکہ جمعرات کو جنوبی کشمیر سمیت وادی کے کچھ میدانی علاقوں میں ہلکی ہلکی بارشیں کچھ وقت تک جاری رہی ہے۔تاہم پہاڑوں کی برف باری اور بارشوں کے نتیجے میں درجہ حرارت کافی حد تک کم ہوا ہے اور باقی دنوں کے نسبت زیادہ ہی سردی محسوس ہوئی ہے۔۔حکام نے بتایا کہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات سادھنا ٹاپ پر 2 فٹ، رازدان ٹاپ پر 2 فٹ، وادی گریز میں ایک فٹ، تلیل میں 8 سے 12 انچ، زوجیلا پاس پر ایک فٹ، سونمرگ میں 8 سے 10 انچ گلمرگ میں 3 سے 4 انچ اور چندنواری پہلگام میں 2 سے 3 انچ، مغل روڈ اور سنتھن ٹاپ 2 سے 4 انچ تک تازہ برف باری ہے محکمہ موسمیات، سرینگر کے مطابق جمعرات کو سرینگر میں کم سے کم درجہ حرارت 2.2 ڈگری سیلسیش ریکارڈ کیا گیا، جبکہ معروف سیاحتی مقام اور اسکی ریزارٹ-گلمرگ-وادی کا سرد ترین مقام رہا جہاں پارہ منفی 5.5 ڈگری تک گر گیا۔محکمہ موسمیات کے مطابق کشمیر میں مجموعی طور پر بیشتر مقامات پر سرد راتیں ریکارڈ کی گئیں اور یہ سرد موسم آئندہ دنوں بھی اسی طرح جاری رہنے کا امکان ہے۔ بالائی علاقوں میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے ریکارڈ کیا گیا۔سیاحتی مقام پہلگام میں کم سے کم درجہ حرارت 0.4 ڈگری ریکارڈ کیا گیا، کپواڑہ میں 1.9، قاضی گنڈ میں 2.0 ڈگری سیلسیش رہا۔محکمہ موسمیات نے پیش گوئی کی ہے کہ 'دن کے وقت موسم عام طور پر ابر آلود رہے گا۔ادھر جنوبی کشمیر کے ضلع شوپیاں کو صوبہ جموں کے پونچھ اور راجوری اضلاع کے ساتھ جوڑنے والے تاریخی مغل روڈ اور وادی کو لداخ یونین ٹریٹری کے ساتھ جوڑنے والی سری نگر-لیہہ شاہراہ پر تازہ برف باری کے پیش نظر ٹریفک کی نقل وحمل بند کر دی گئی ہے۔تاہم وادی کو ملک کے باقی حصوں کے ساتھ جوڑنے والی سری نگر -جموں قومی شاہراہ پر ٹریفک کی دوطرفہ نقل وحمل حسب معمول جاری ہے۔ٹریفک حکام نے بتایا کہ مغل روڈ، سری نگر -لیہہ شاہراہ اور سنتھن روڈ کو تازہ برف باری کے باعث ٹریفک کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ تاہم وادی کو ملک کے باقی حصوں کے ساتھ جوڑنے والی سری نگر -جموں قومی شاہراہ پر ٹریفک کی دوطرفہ نقل وحمل حسب معمول جاری ہے۔حکام نے لوگوں سے مکمل طور پر بحال ہونے تک ان سڑکوں پر سفر کرنے سے پرہیز کرنے کی ہدایت دی ہے۔لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ افواہوں پر کان نہ دھریں بلکہ ان سڑکوں کی حالت جاننے کے لئے ٹریفک پولیس کے ٹویٹر ہینڈل، فیس بک پیج اور ٹریفک کنٹرول یونٹ، جموں، ٹریفک کنٹرول یونٹ سری نگر اور ٹریفک کنٹرول یونٹ رام بن کی طرف رجوع کریں۔

آپریشن سندور

انحصاری، اور اختراع " کو ہندوستان کی دفاعی حکمت عملی کے ستونوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔انہوں نے فوج کو مستقبل کے لیے تیار کرنے کے لیے مقامی ٹیکنالوجیز اور نئے آئیڈیاز پر زور دیا۔آرمی چیف نے کہا، "نئے سال 2026 کے پرمسرت موقع پر، ہندوستانی فوج کی جانب سے، میں تمام ساتھی شہریوں کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ یہ نیا سال آپ اور آپ کے خاندانوں کے لیے خوشی، اچھی صحت اور خوشحالی لائے۔ ہندوستانی فوج پوری چوکسی اور عزم کے ساتھ ملک کی سلامتی کو یقینی بنا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال آپریشن سندور کے تحت دشمن کے مذموم عزائم کو ٹھوس اور فیصلہ کن کارروائی کے ذریعے منہ توڑ جواب دیا گیا اور یہ آپریشن آج بھی جاری ہے۔سرحدوں پر چوکسی کے ساتھ ساتھ فوج نے ملک کے اندر آفات کے دوران تیز رفتار ردعمل اور قوم کی تعمیر کی کوششوں کے ذریعے قومی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔بھارت نے 7 مئی 2025 کو پہلگام دہشت گردانہ حملے کے جواب میں پاکستان اور پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر میں دہشت گردی کے کیمپوں کو نشانہ بناتے ہوئے آپریشن سندور شروع کیا تھا۔مزید، آرمی چیف جنرل دویدی نے نوٹ کیا کہ نیٹ ورکنگ اور ڈیٹا سینٹرک فوج کی تبدیلی کے عمل کو کوئی تحریک فراہم کر رہی ہے۔"ہندوستانی فوج تبدیلی کی دہائی سے گزر رہی ہے، جہاں جوڑنا، خود انحصاری، اور اختراع ہماری سٹریٹجک طاقت کے بنیادی ستون ہیں۔ دیسی ٹیکنالوجیز، نئے آئیڈیاز اور مسلسل بہتری کے موثر استعمال کے ذریعے، ہم فوج کو مزید قابل اور مستقبل کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ نیٹ ورکنگ اور ڈیٹا سینٹریٹی اس تاثرات کو ظاہر کرنے کے لیے ہر ایک نئی صلاحیت کو فراہم کر رہے ہیں۔ان کا تعاون، ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔ہندوستانی فوج سلامتی اور قوم کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالتی رہے گی۔ آپریشن سندور کے بعد آرمی چیف نے بار بار مشترکہ جنگ اور جدید جنگ کے لیے ٹیکنالوجی کے استعمال پر زور دیا۔نومبر 2025 میں، آئی این ایس مہے کے شروع ہونے کے بعد، جنرل اوپیندر دویدی نے کہا کہ ہندوستانی فوج نے بھی ایک مجموعی چھتری کے تحت اقدامات کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جس میں مشترکہ اور انضمام اہم ستون ہیں، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ جدید تنازعات ملٹی ڈومین اور ہائبرڈ ہوں گے۔

گلزار الدین اختر

ایک حکم نامے میں کہا گیا' :صدر جمہوریہ کو یہ اعلان کرنے میں مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ مذکورہ افسروں کو جوائنٹ کمشنر آف انکم ٹیکس (جے سی آئی ٹی) کے گریڈ میں مقرر کیا جاتا ہے'۔واضح رہے کہ سال 2025 کے آخری دن پورے ملک میں کم از کم 266 انڈین ریونیو سروس کے افسروں کو ترقی دی گئی۔ترقی کے بعد افسران اپنی موجودہ ذمہ داریوں پر فائز رہیں گے اور باقاعدہ تبادلہ اور تعیناتی کے احکامات جاری ہونے تک وہی عہدہ سنبھالیں رکھیں گے۔

سکینہ ایتو نے

بارے میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے صوبہ کشمیر کی کل کی میٹنگ کی مناسبت سے غیر صاف ستھری ہسپتالوں کے تئیں زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنانے پر زور دیا۔انہوں نے پرنسپلوں اور میڈیکل سپرانٹنڈنٹوں کو ہدایت دی کہ صفائی کے اصولوں کی سختی سے پابندی کریں، صفائی کے معیار کی باقاعدہ نگرانی کریں اور ہر سطح پر جوابدہی کو یقینی بنائیں۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہسپتالوں اور دیگر صحت مراکز میں مریضوں اور ان کے تیمارداروں کے لئے حفاظت، وقار اور ہمدردی کا ماحول ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا، "صاف ستھرے اور اچھی طرح سے برقرار رکھے ہوئے صحت ادارے اختیاری نہیں ہیں بلکہ موثر صحت خدمات کی فراہمی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ہمیں یہ یقینی بنانا ہوگا کہ بڑے گورنمنٹ میڈیکل کالجوں سے لے کر دور دراز صحت مراکز تک ہر سہولت میں صفائی وستھرائی کے اعلیٰ ترین معیارات کو برقرار رکھا جائے۔"وزیر صحت نے جموں وکشمیر کے تمام ہسپتالوں میں مکمل صفائی، نظم وضبط اور جوابدہی کے لئے سخت اور پُر اثر ہدایات جاری کیں اور کہا کہ غیر صاف ہسپتال محض انتظامی ناکامی نہیں بلکہ ایک اخلاقی، ثقافتی اور سماجی خیانت ہیں۔انہوں نے اسلامی تعلیم "اَلطُّہُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ" (صفائی نصف ایمان ہے) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر گھروں اور عبادت گاہوں میں صفائی ضروری ہے تو یہ ہسپتالوں میں مقدس بن جاتی ہے جہاں درد، دعا اور امید ایک ساتھ جمع ہوتے ہیں۔وزیر سکینہ ایتو نے محکمہ کو ہدایت دی کہ مرکزی سطح پر ایک آڈٹ کمیٹی تشکیل دی جائے اور جموں وکشمیر میں صحت مراکز کا چند روزہ بنیادوں پر باقاعدہ معائنہ کیا جائے جس میں بالخصوص صفائی وستھرائی کے اقدامات پر توجہ دی جائے۔انہوں نے ہسپتالوں کے دوروں کے دوران زمینی مشاہدات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سب سے زیادہ پریشان کن بات ڈاکٹروں یا محنت کی کمی نہیں بلکہ احساس ذمہ داری کا فقدان ہے۔انہوں نے واضح طور پر کہا کہ صفائی ہر ایک ڈائریکٹر اور پرنسپل سے لے کر صفائی کرمچاری ملازم تک کی ذمہ داری ہے۔وزیر صحت نے کہا، "ہسپتالوں کے انتظام اور صفائی میں ہر ایک کا کردار ہے، نہ صرف میڈیکل سپرانٹنڈنٹ یا پرنسپل کا۔"انہوں نے کہا کہ ہسپتال ہمارے گھروں کی طرح صاف ہونے چاہئیں اور اس معاملے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔انہوں نے میڈیکل سپرانٹنڈنٹوں سے یہ بھی کہا کہ وہ ہسپتالوں کی صفائی اور حفظان صحت کو برقرار رکھنے میں شامل صفائی ملازمین، ڈاکٹروں اور دیگر عملے کو نقد انعامات اور توصیفی اسناد دیں۔وزیر موصوفہ نے مزید ہدایت دی کہ ہسپتالوں کے اندر باہر سے کسی بھی قسم کا کھانا یا خوردنی اشیاء لانے کی اجازت نہ دی جائے۔انہوں نے ہسپتال کے احاطے میں پولی تھین بیگوں پر مکمل پابندی عائد کرنے پر بھی زور دیا۔انہوں نے پرنسپلوں اور میڈیکل سپرانٹنڈنٹوں کو ہدایت دی کہ وہ اپنی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دیں جو روزانہ کی بنیاد پر اپنے متعلقہ ہسپتالوں میں صفائی کے حوالے سے معائنہ کریں گی۔انہوں نے انہیں مزید ہدایت دی کہ تیمارداروں میں ہسپتال کے احاطے میں کرنے اور نہ کرنے کے امور کے بارے میں بیداری فراہم کریں۔انہوں نے ان سے صفائی کے اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کے خلاف سخت کارروائی کرنے کو بھی کہا۔سکینہ ایتو نے باقاعدہ آڈٹ، ویسٹ مینجمنٹ سسٹم کو بہتر بنانے، ہاؤس کیپنگ خدمات کو مضبوط بنانے اور صفائی و بنیادی ڈھانچے میں موجود خامیوں کو دور کرنے کے لئے متعلقہ ایجنسیوں کے ساتھ بہتر تال میل پر زور دیا۔انہوں نے ہسپتال انتظامیہ کو ہدایت دی کہ عملے اور خدمات فراہم کرنے والوں کو حفظان صحت اور مریض دوست ماحول برقرار رکھنے کے حوالے سے حساس بنایا جائے۔انہوں نے ہسپتالوں میں صفائی ستھرائی کے کارکنوں کو معقول بنانے اور ان کے لئے مناسب ڈیوٹی روسٹر تیار کرنے پر بھی زور دیا۔انہوں نے ہسپتال منتظمین سے کہا کہ صفائی کرمچاریوں کو ہر چھ ماہ یا اس سے کم مدت میں یونیفارم فراہم کی جائے اور ان کی مجموعی فلاح و بہبود کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں۔وزیر موصوفہ نے اس بات پر زور دیا کہ جو لوگ ہسپتالوں کی صفائی کرتے ہیں وہ عبادت جیسا عمل انجام دے رہے ہیں اور وہ عزت، تحفظ، بروقت اجرت، تربیت اور پہچان کے مستحق ہیں۔انہوں نے کہا، "جو ہسپتال اپنے صفائی ملازمین کی بے عزتی کرتا ہے وہ کبھی حقیقی معنوں میں صاف نہیں ہوسکتا۔"انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ صفائی ستھرائی کے معیار کو بہتر بنانا اولین ترجیح رہے گی اور متنبہ کیا کہ صحت اداروں میں صفائی برقرار رکھنے میں کسی بھی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔انہوں نے عہدہ داروں پر زور دیا کہ وہ لگن اور دیانت داری سے کام کریں تاکہ صحت عامہ مراکز لوگوں کی توقعات پر پورا اتریں۔وزیر صحت نے ہسپتال منتظمین کو ہدایت دی کہ ناکارہ وہیل چیئرز اور ٹرالیوں کو مسلسل بنیادوں پر تبدیل کیا جائے اور ان کی جگہ نئی فراہم کی جائیں۔انہوں نے غیر صحت بخش بستروں اور بستر وں کی تبدیلی پر بھی زور دیا تاکہ ہسپتالوں میں مریضوں کی مجموعی نگہداشت بہتر بنائی جا سکے۔انہوں نے غیر صحت بخش وارڈوں، گندے واش رومز اور بکھرے ہوئے کچرے کے مسئلے کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ طبی مہارت کی کوئی مقدار مریض کے وقار کے نقصان کی تلافی نہیں کر سکتی۔انہوں نے کہا، "ایک صاف ستھرا ہسپتال صدقہ جاریہ ہے۔"سکینہ ایتو نے عمر عبداللہ کی قیادت میں جموں وکشمیر میں صحت کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لئے حکومت کی مسلسل کوششوں کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ جدید طبی خدمات جیسے ایل آئی این اے سی، پی ای ٹی سکین، بریکی تھراپی، رینل ٹرانسپلانٹ پروگرام، آنکولوجی مریضوں کی مالیکیولر تشخیص اور سپر سپیشلٹی ہسپتال اور جی ایم سی جموں میں دیگر جدید سہولیات نے صحت خدمات میں نمایاں بہتری لائی ہے۔انہوں نے بتایا کہ سٹیٹ کینسر انسٹی ٹیوٹ میں جدید کینسر علاج کی سہولیات اور دیگر جدید تشخیصی وعلاج معالجے کی خدمات نے مریضوں کو علاقے سے باہر علاج کرنے کی ضرورت کو کم کر دیا ہے۔میٹنگ میں ایم ڈی جے کے ایم ایس سی ایل طارق حسین گنائی، پرنسپل جی ایم سی جموں ڈاکٹر آشوتوش گپتا، ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز جموں ڈاکٹر عبدالحمید زرگر، ڈائریکٹر فیملی ویلفیئر وامیونائزیشن ڈاکٹر یوم لیکھی، ڈائریکٹر فائنانس صحت وطبی تعلیم، ڈائریکٹر پلاننگ صحت وطبی تعلیم، پرنسپل گورنمنٹ ڈینٹل کالج جموں، جی ایم سی کٹھوعہ، ڈوڈہ، راجوری اور اودھمپور کے پرنسپلوں، صوبہ جموں کے تمام ضلعی ہسپتالوں کے میڈیکل سپرانٹنڈنٹوں، سی ایم اوز اور دیگر متعلقہ افسران نے ذاتی طور پر یا بذریعہ ویڈیو کانفرنسنگ شرکت کی۔

وزیر اعلیٰ جلد ہی

وقت لگتا ہے۔انہوں نے کہا کہ انہوں نے حال ہی میں پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران آغا روح اللہ سے ملاقات کی اور انہیں پارٹی قیادت کے ساتھ مکمل طور پر منسلک پایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "میں نے انہیں پارٹی یا اس کی قیادت کے خلاف نہیں پایا۔وہ اپنی سیاسی مقاصد کے لیے پرعزم ہیں۔""مرکز کے ساتھ مشغولیت پر، رمضان نے کہا کہ مطالبات کا ایک میمورنڈم پہلے ہی مرکزی وزیر داخلہ کو پیش کیا جا چکا ہے، جنہوں نے یقین دلایا ہے کہ اٹھائے گئے مسائل کو حل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ نے یقین دہانی کرائی ہے اور وزیر اعلیٰ جلد ہی ان سے دیگر متعلقہ معاملات پر بات چیت کریں گے۔مرکز کی طرف سے تاخیر کے دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے، رمضان نے کہا کہ شاہ سے ان کی ملاقات کو ابھی کچھ ہی عرصہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی دس دن ہوئے ہیں۔محمد رمضان نے یہ بھی بتایا کہ وزارت داخلہ کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس پورٹ بلیئر میں ہونے والا ہے جس میں وہ کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے شرکت کریں گے۔انہوں نے کہا کہ ملاقات میں اہم امور زیر بحث آئیں گے۔ پارٹی کی تنظیم کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ این سی کارکن جموں وکشمیر بھر میں سرگرم ہیں لیکن انہوں نے مضبوط رسائی کی ضرورت پر زور دیا۔رمضان نے نیشنل کانفرنس کو مزید مضبوط کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا، "ہمیں اپنے کارکنوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مشغول ہونے کی ضرورت ہے، خاص طور پر دور دراز کے علاقوں میں، ان کے مسائل کو سمجھنے اور پارٹی کو نچلی سطح پر مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔"

بھارت نے چین کے

جنہوں نے بار ہا اس بات پر زور دیا ہے کہ واشنگٹن نے جنگ بندی کی ثالثی میں کردار ادا کیا ہے۔ابھی حال ہی میں، چینی وزیر خارجہ وانگ یی نے دعویٰ کیا کہ بیجنگ نے کئی تنازعات والے علاقوں بشمول ہندوستان اور پاکستان اور کمبوڈیا اور تھائی لینڈ کے درمیان امن کے لیے ثالثی کی ہے۔ٹرمپ نے پہلے سوشل میڈیا پر جنگ بندی کا اعلان کیا تھا اور اس کے بعد آپریشن سندور کے دوران دشمنی کو روکنے کا کریڈٹ لیا تھا، جو 22 اپریل کو پہلگام دہشت گردانہ حملے کے جواب میں 7-6 مئی کی درمیانی رات کو ہندوستانی مسلح افواج نے شروع کیا تھا۔تاہم ان دعوؤں کو وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے سختی سے مسترد کر دیا ہے۔پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ کسی بھی عالمی رہنما نے بھارت کو آپریشن بند کرنے پر زور نہیں دیا۔

پیر پنجال میں

دہشت گردانہ کارروائیوں کا مرکز رہی ہے، موسم سرما میں بھی فوج کی خصوصی توجہ کا محور بنی ہوئی ہے۔فوجی اہلکاروں کو ان کارروائیوں کے دوران نہ صرف منفی درجہ حرارت، گھٹن زدہ ہوا اور کم دکھائی دینے والے ماحول کا سامنا ہے، بلکہ برفانی تودوں کے خطرات سمیت تیز ہواؤں اور بادل پھٹنے جیسے موسمی عوامل سے بھی نبرد آزما ہونا پڑ رہا ہے۔اس کے باوجود فوجی دستے منظم انداز میں برف سے ڈھکی چوٹیوں پر آگے بڑھتے دکھائی دے رہے ہیں۔ذرائع کا کہنا ہے کہ اہلکار مسلسل رابطے میں رہ کر مشتبہ علاقوں کی نشاندہی، نگرانی اور سیکیورٹی گرڈ کو مضبوط بنانے کا کام انجام دے رہے ہیں۔شدید سردی کے باوجود ان کارروائیوں کا مقصد سرحدی علاقوں میں کسی بھی قسم کی دراندازی یا دہشت گردانہ سرگرمی کو روکنا اور مقامی بستیوں کو محفوظ ماحول فراہم کرنا ہے۔فوج نے واضح کیا ہے کہ خراب موسم یا مشکل حالات آپریشنل سرگرمیوں میں کوئی رکاوٹ نہیں بنیں گے، بلکہ سیکیورٹی ایجنسیاں مسلسل ہم آہنگی کے ساتھ ہر صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ذرائع نے بتایا کہ برفانی علاقوں میں اس تیزی سے بڑھائے گئے سرچ آپریشنز نے دہشت گرد نیٹ ورکس پر دباؤ میں اضافہ کیا ہے، جب کہ حساس مقامات کی سی سی ٹی وی اور گراؤنڈ نگرانی کو بھی مزید مستحکم کیا گیا ہے۔

بورڈ آف سکول

کہ پرانی اسکیم آف اسٹڈیز کے تحت امتحانات میں کامیاب نہ ہونے والے طلبہ کی تعداد بہت کم ہے۔

بجلی کے گھریلو

یلو صارفین پر اضافی بوجھ نہ پڑے اور انہیں سرد موسم میں بھی کچھ ریلیف ملے۔گزشتہ برس جموں کشمیر محکمہ بجلی نے جوائنٹ الیکٹریسٹی ریگولیٹری کمیشن میں ایک درخواست دی تھی جس میں صبح اور شام کے اوقات میں صارفین پر 20 فیصد اضافی چارج بڑھانے کی اجازت طلب کی گئی تھی۔ درخواست کے مطابق پیک آورز یعنی 6 سے 9 بجے صبح اور 5 سے 10 بجے شام تک گھریلو، صنعتی اور سرکاری اداروں سمیت تقریباً سبھی صارفین سے اضافی چارج لینے کی تجویز دی گئی تھی، تاہم زراعت کے شعبے کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ای آر سی کے چیئرمین راج کمار چودھری نے حکومت کی اس تجویز کو قبول کرلیا ہے کہ وہ بجلی کمپنیوں کے مالی خسارے کو گرانٹ ان ایڈ کے ذریعے پورا کرے گی۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، جن کے پاس بجلی کا قلمدان بھی ہی ہے، نے ایک خط کے ذریعے کمیشن کو بتایا کہ حکومت جموں اور کشمیر کی دونوں بجلی کمپنیوں کے ریونیو گیپ کو خود پورا کرے گی۔ البتہ حکومت نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ زیادہ بجلی استعمال کرنے والے بڑے صنعتی یونٹس کو سبسڈی نہیں ملے گی، کیونکہ ان کے لیے بجلی زیادہ نرخوں پر خریدنی پڑتی ہے۔سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ موجودہ مالی سال 2025-26 میں گھریلو اور دیگر عام صارفین کے لیے بجلی کے نرخوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا، جبکہ صرف بڑے صنعتی اداروں کو رعایت نہیں دی جائے گی۔

دسویں جماعت کے

امتحانات کے نتائج کا اعلان جنوری کے دوسرے ہفتے میں کیا جائے گا۔"اتو نے مزید کہا، "گیارہویں اور بارہویں جماعت کے نتائج کا اعلان دسویں جماعت کے فوراً بعد کیا جائے گا۔ ابھی تک ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے دسویں جماعت کے نتائج کا اعلان کیا جائے گا اور اس کے بعد دوسری جماعتیں آئیں گی۔" قابل ذکر بات یہ ہے کہ کشمیر ڈویژن میں نومبر 03- کو شروع ہونے والے دسویں جماعت کے سالانہ باقاعدہ امتحانات میں 94,000 سے زائد طلباء نے شرکت کی تھی۔

پونچھ میں ڈرون

اور تقریباً 5 منٹ سے زائد وقت تک بھارتی فضائی حدود میں موجود رہا۔ڈرون کی نقل وحرکت کے بعد سیکیورٹی فورسز نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے کر تلاشی مہم شروع کی، جس کے دوران لائن آف کنٹرول کے قریب ایک مشتبہ بیگ (پیکٹ) برآمد کیا گیا۔ برآمد شدہ بیگ کو فوری طور پر تحویل میں لے کر جانچ کیلئے متعلقہ ایجنسیوں کے حوالے کر دیا گیا ہے، جبکہ اس کے مندرجات کی تفصیلی تفتیش جاری ہے۔ذرائع کے مطابق خفیہ ایجنسیاں ڈرون کے فلائٹ ٹریک اور ممکنہ مقاصد کی جانچ کر رہی ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آیا ڈرون کے ذریعے کسی تخریبی کارروائی کی کوشش کی گئی تھی یا نہیں۔اس معاملے پر دفاعی ترجمان جموں سنیل برتوال نے اپنے بیان میں کہا کہ پونچھ میں لائن آف کنٹرول کے قریب ایک مشتبہ پیکٹ برآمد ہوا ہے۔ علاقے میں تفصیلی سرچ آپریشن جاری ہے۔مزید تفصیلات کی تصدیق کی جا رہی ہے اور جیسے ہی حقائق سامنے آئیں گے، انہیں شیئر کیا جائے گا۔مزید اطلاعات کے مطابق ضلع پونچھ کے سرحدی علاقے کھاڑی کرماڑہ میں پاکستانی ڈرون سے گرائے گئے پیکٹ سے آئی ای ڈی، گولہ بارود اور منشیات کو برآمد ہوا۔ حکام نے بتایا کہ ایک پاکستانی ڈرون پونچھ ضلع میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ ہندوستانی علاقے میں داخل ہوا اور مشتبہ دھماکہ خیز مواد، گولہ بارود اور منشیات گرایا، جس سے سیکورٹی فورسز نے بڑے پیمانے پر تلاشی مہم شروع کی۔سرکاری ذرائع کے مطابق ڈرون پونچھ کے کھڈی کرماڑہ علاقے میں ہندوستانی فضائی حدود میں گھس آیا اور ایل او سی کے پار واپس آنے سے پہلے 5 منٹ سے زیادہ ہندوستانی حدود میں رہا۔دراندازی کے دوران، ڈرون نے ایک کھیپ گرادی جس میں ایک دیسی ساختہ دھماکہ خیز آلہ (IED)، گولہ بارود اور منشیات شامل تھیں۔ڈرون کی نقل وحرکت کا پتہ چلنے کے فوراً بعد، ہندوستانی فوج اور جموں وکشمیر پولیس نے کھاڑی کرماڑہ اور ملحقہ علاقوں میں وسیع پیمانے پر محاصرے اور تلاشی کی کارروائیاں شروع کیں تاکہ گرائی گئی اشیاء کا پتہ لگایا جا سکے اور انہیں محفوظ بنایا جا سکے اور زمین پر کسی بھی ممکنہ دہشت گردی کی نقل وحرکت کو مسترد کیا جا سکے۔ پاکستانی ڈرون سے گرائے گئے سامان کی ویڈیو منظر عام پر آئی ہے جس میں علاقے سے برآمد ہونے والا مواد دکھایا گیا ہے۔

دو ہزار روپے

تھا۔اس وقت 3.56 لاکھ کروڑ کی مالیت کے نوٹ گردش میں تھے۔31 دسمبر 2025 تک، یہ تعداد گھٹ کر 5669 کروڑ ہوگئی ہے۔اس طرح 98.41 فیصد نوٹ آر بی آئی کو واپس کر دیے گئے ہیں۔ریلیز میں کہا گیا ہے کہ 2000 کے نوٹوں کی بندش کے اعلان کے بعد، ان نوٹوں کو 7 اکتوبر 2023 تک بینک برانچوں میں جمع یا تبدیل کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

ہندوستان پاکستان کے

ساتھ شیئر کی ہیں۔ واضح رہے کہ دونوں ممالک نے اس معاہدے پر 31 دسمبر 1988 کو دستخط کیے تھے، جو 27 جنوری 1991 سے نافذ العمل ہے۔ اس معاہدے کے تحت ہندوستان اور پاکستان ہر کیلنڈر سال کی یکم جنوری کو ایک دوسرے کو ان جوہری تنصیبات اور سہولیات کی تفصیلات فراہم کرتے ہیں، جو اس معاہدے کے تحت شامل ہوتی ہیں۔یہ دونوں ممالک کے درمیان اس نوعیت کی فہرستوں کا مسلسل 35 واں تبادلہ ہے۔ دونوں ممالک نے پہلی مرتبہ یکم جنوری 1992 کو ان فہرستوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ کیا تھا۔ادھر ہندوستان اور پاکستان نے جمعرات کے روز ایک دوسرے کی جیلوں میں بند قیدیوں اور ماہی گیروں کی فہرستوں کا تبادلہ کیا۔ وزارت خارجہ نے بتایا کہ قیدیوں کی فہرستوں کا یہ تبادلہ 2008 کے دوطرفہ قونصلر رابطہ معاہدے کے تحت نئی دہلی اور اسلام آباد میں سفارتی ذرائع کے ذریعے انجام پایا۔ ہندوستان نے اپنی جیلوں میں قید 391 سویلین قیدیوں اور 33 ماہی گیروں کی تفصیلات پاکستان کے ساتھ شیئر کی ہیں، جو پاکستانی شہری ہیں یا پاکستانی تصور کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان نے اپنی جیلوں میں قید 58 سویلین قیدیوں اور 199 ماہی گیروں کی تفصیلات فراہم کی ہیں جو ہندوستانی شہری ہیں یا ہندوستانی تصور کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کی جیلوں میں قید سویلین قیدیوں اور ماہی گیروں کو ان کی کشتیوں سمیت جلد از جلد رہا کرکے وطن واپس بھیجا جائے نیز لاپتہ ہندوستانی دفاعی اہلکاروں کی فوری رہائی اور وطن واپسی کو بھی یقینی بنایا جائے۔ پاکستان سے یہ درخواست بھی کی گئی ہے کہ سزا پوری کر چکے 167 ہندوستانی ماہی گیروں اور سویلین قیدیوں کی رہائی اور وطن واپسی کے عمل میں تیزی لائی جائے۔اس کے علاوہ ہندوستان نے پاکستان سے کہا ہے کہ اس کی تحویل میں موجود ایسے 35 سویلین قیدیوں اور ماہی گیروں کو، جو ہندوستانی شہری ہیں یا ہندوستانی تصور کیے جاتے ہیں اور جنہیں تاحال قونصلر سہولت فراہم نہیں کی گئی، فوری طور پر قونصلر رسائی دی جائے۔ ہندوستان نے پاکستان حکومت سے یہ بھی کہا ہے کہ رہائی اور وطن واپسی تک تمام ہندوستانی اور ہندوستانی تصور کیے جانے والے سویلین قیدیوں اور ماہی گیروں کی سلامتی، تحفظ اور فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جائے۔ ہندوستان کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں سال 2014 سے اب تک پاکستان سے 2,661 ہندوستانی ماہی گیر اور 71 ہندوستانی سویلین قیدی وطن واپس لائے جا چکے ہیں، جن میں سال 2023 سے اب تک وطن واپس لائے گئے 500 ہندوستانی ماہی گیر اور 13 ہندوستانی سویلین قیدی شامل ہیں۔

گاندربل میں

روکا گیا اور تلاشی کے دوران گاڑی سے ایک عدد چینی پستول، ایک میگزین، چار زندہ کارتوس، دو ہینڈ گرینیڈ اور بڑی مقدار میں نقدی برآمد ہوئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ سامان دہشت گردانہ سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جانا تھا۔گرفتار شدہ افراد کی شناخت غلام نبی میر ولد محمد سبحان میر ساکن حاجن، بانڈی پورہ اور شبنم نذیر دختر نذیر احمد گنائی ساکن شالہ بگ، گاندربل کے طور پر ہوئی ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں افراد ممنوعہ تنظیموں کے ساتھ رابطے میں تھے اور اسلحہ ورقم کی نقل وحمل میں ملوث تھے۔ پولیس نے اس سلسلے میں یو اے پی اے اور آرمز ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے مزید تحقیقات شروع کر دی ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ یہ اسلحہ کہاں سے لایا گیا، کس مقصد کے لیے استعمال ہونا تھا اور اس کے پیچھے کون سے نیٹ ورک سرگرم ہیں۔ضلع پولیس گاندربل نے عوام سے اپیل کی ہے کہ امن وامان کے قیام میں تعاون کریں اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی یا ملک دشمن عناصر کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو فراہم کریں۔ پولیس نے واضح کیا کہ خطے میں امن واستحکام کو خراب کرنے والی کسی بھی سرگرمی کے خلاف سخت کارروائی جاری رہے گی۔

مرکز اپنے وادے

کہا کہ اپنی طویل حکمرانی کے باوجود پارٹی عوام کو درپیش بنیادی مسائل کو حل نہیں کر سکی اور حکمرانی کے چیلنجز کو پیچھے چھوڑ گئی۔چودھری نے موجودہ منتخب حکومت سے جوابدہی کے بی جے پی کے مطالبے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ موجودہ نظام صرف ایک سال پرانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا احتساب کرنا بلا جواز ہے جب وہ ایک دہائی سے زیادہ اقتدار میں تھی اور اسے پہلے اپنے ریکارڈ کا جواب دینا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ منتخب حکومت جمہوری طرز حکمرانی، ترقی اور عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے پرعزم ہے اور ریاست کا مسئلہ ہر مناسب فورم پر اٹھاتی رہے گی۔نائب وزیر اعلیٰ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ریاست کا درجہ بحال کرنے سے جمہوری اداروں کو تقویت ملے گی، نظم ونسق میں بہتری آئے گی اور جموں وکشمیر میں علاقائی امنگوں کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔

مشہور سیاحتی

حالیہ برفباری کے بعد سونہ مرگ کی وادیاں سفید چادر اوڑھے دلکش منظر پیش کر رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سال نو 2026 کے جشن کے موقع پر سونمرگ نے سیاحوں کی بڑی تعداد کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ملک کے مختلف حصوں سے آئے سیاح نئے سال کا استقبال برف پوش پہاڑوں اور سرد موسم کے درمیان کرنے کے لیے بے حد پرجوش نظر آئے۔ سیاحوں کا کہنا ہے کہ وہ کافی عرصے سے اس دن کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے تاکہ برفباری کے دوران نئے سال کا جشن منا سکیں۔ضلع انتظامیہ نے سیاحوں کی آمد کے سلسلے میں تمام سہولیات بہم رکھی تھی اور حفاظت کے خصوصی انتظامات بھی کیے گئے تھے۔ٹریفک کی روانی اور رہائش کے انتظامات پر بھی کڑی نظر رکھی گئی تھی۔ سونمرگ میں ہوٹلوں اور گیسٹ ہاؤسز کی بکنگ تقریباً مکمل ہو چکی تھی۔اس دوران ملک کے مختلف ریاستوں سے آئے ہوئے سیاحوں نے کہا کہ سونمرگ کی قدرتی خوبصورتی اور برفباری نے نئے سال کی خوشیوں کو مزید یادگار بنا دیا ہے۔دوسری جانب سرینگر کے لال چوک سٹی سنٹر میں تاریخی کلاک ٹاور کے قریب بھی تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ان مقامات پر زیادہ تر ہوٹلوں کی بکنگ مکمل ہو چکی تھی۔ سیاحوں نے موسم اور جشن پر خوشی کا اظہار کیا۔ ہریانہ کے ایک سیاح نے کہا، "ہم یہاں تین دن سے آئے ہیں۔ ہم نئے سال کا جشن منانے آئے تھے۔ ہمیں اچھا لگا اور برف باری ایک نعمت رہی ہے۔" "ایک اور سیاح نے اس تجربے کو حیرت انگیز قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ "جشن بہت اچھا تھا، ماحول بہت پرامن اور حیرت انگیز تھا۔ ہمیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ یہ بہترین مقام ہے، بیمثالی سے بہتر ہے۔" نئے سال کی تقریبات کے لیے مختلف سیاحتی مقامات پر سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ سیکورٹی فورسز نے وادی بھر میں چیکنگ اور نگرانی تیز کردی۔ عہدیداروں نے بتایا کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے وادی کی تمام اہم سڑکوں پر اضافی چوکیاں قائم کی گئیں اور گشت میں اضافہ کیا گیا۔

اسمبلی انتخابات

حال ہی میں دوبارہ تعینات ہونے والے ایک ریٹائرڈ افسر جو کہ مبینہ طور پر ایک سینئر سیاسی رہنما کا قریبی رشتہ دار ہے، کو جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ (جی اے ڈی) کے جاری کردہ احکامات کے ذریعے دوبارہ سروس میں لایا گیا تھا۔ اس سے قبل ایک اور ریٹائرڈ اہلکار کو بھی اسی طرح محکمہ سیاحت میں جگہ دی گئی تھی۔ ان کارروائیوں کو نوجوانوں اور میرٹ کے خلاف قرار دیتے ہوئے، قائد حزب اختلاف نے کہا کہ این سی حکومت نے عوامی اعتماد کو بری طرح ختم کیا ہے اور ایک لاکھ ملازمتیں فراہم کرنے کے اپنے وعدے کو ایک مذاق بنا دیا ہے۔ شرما نے کہا "عمر عبداللہ نے بے روزگار نوجوانوں کو ایک لاکھ نوکریوں کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے بجائے جو کچھ دیا گیا ہے وہ صریح اقربا پروری ہے، جہاں رشتہ داروں اور پسندیدہ لوگوں کو پوسٹیں دی جاتی ہیں۔ عوامی اعتماد کے ساتھ یہ خیانت ناقابل قبول ہے، اور حکومت کو فوری طور پر ایسے غیر اخلاقی اور بدعنوان طریقوں کو ختم کرنا چاہیے۔" این سی حکومت کے فلاح و بہبود کے دعوؤں کو نشانہ بناتے ہوئے شرما نے سبسڈی والے بجلی کے وعدے کو گمراہ کن اور فریب پر مبنی قرار دیا۔ انہوں نے کہا "گزشتہ بجٹ اجلاس میں 200 مفت بجلی یونٹس کا وعدہ کیا گیا تھا؟ یہاں تک کہ وزیر اعظم کی سوریہ توانائی مفت بجلی یوجنا کے تحت، جموں وکشمیر میں تقریباً آٹھ لاکھ رجسٹرڈ خاندان ابھی تک انتظار کر رہے ہیں۔ یہ حکومت جھوٹی یقین دہانیوں اور بار بار کی ناکامیوں پر زندہ ہے۔"

سینٹر فار کوآپریٹیو

لیا۔تقریب کے دوران سینٹر فار کوآپریٹیو مینجمنٹ (سی سی ایم) میں سمارٹ کلاس روم کا افتتاح کیا گیا۔معزز مہمانوں نے "کوآپ ہیروز" میگزین کا اجرا کیا اور سی سی ایم کیلنڈر جاری کیا۔ سی سی ایم نیوز لیٹر کے نومبر ایڈیشن کی نقاب کشائی کی اور سی سی ایم کے مستقبل کا وژن پیش کیا جس کا مقصد یونین ٹیریٹری میں کوآپریٹو تعلیم اور صلاحیت سازی کو مضبوط کرنا ہے۔ پرنسپل سینٹر فار کوآپریٹو مینجمنٹ (سی سی ایم) جموں نے پروگرام کے دوران شروع کیے گئے اقدامات کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ سمارٹ کلاس روم ڈیجیٹل ٹولز اور استفساری طریقوں کو مربوط کر کے تدریسی و تعلیمی عمل کو جدید بنائے گا جس سے کوآپریٹو تعلیم کے معیار میں بہتری آئے گی۔ پرنسپل نے اس بات پر زور دیا کہ "کوآپ ہیروز" میگزین کا اجرا کوآپریٹو سیکٹر کی کامیابی کی داستانوں اور بہترین عملی نمونوں کو پیش کر کے شراکت داروں کو ترغیب دے گا جبکہ سی سی ایم کیلنڈر اور ماہانہ نیوز لیٹر اراکین اور اداروں کو جاری سرگرمیوں اور کامیابیوں سے آگاہ رکھنے کے لئے موثر مواصلاتی ٹولز کے طور پر کام کرے گا۔ پرنسپل نے سی سی ایم کے مستقبل کے وژن کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ صلاحیت سازی کو مضبوط بنانے، اختراع کو فروغ دینے اور ہنرمند انسانی وسائل کی تیاری کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ یونین ٹیریٹری میں ایک شفاف، جامع اور دیرپا کوآپریٹو تحریک کو سپورٹ کیا جا سکے۔ مہمان خصوصی نے سی سی ایم کے اقدامات کو سراہا اور کوآپریٹو موومنٹ کو مضبوط بنانے کے لئے اختراع اور سکل ڈیولپمنٹ پر زور دیا۔ مہمان خصوصی نے اپنے بصیرت افروز کلمات میں سی سی ایم جموں کے فعال کردار کی سراہنا کی جو ایک ہنرمند کوآپریٹو افرادی قوت کو پروان چڑھانے میں مصروف ہے اور ادارے کو مشورہ دیا کہ وہ ابھرتی ہوئی شعبہ جاتی ضروریات، اختراع اور بہتر طرز حکمرانی کے مطابق اپنی تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں کو ہم آہنگ رکھے تاکہ کوآپریٹو تحریک کی دیرپا ترقی کو یقینی بنایا جا سکے۔

جاوید رانا نے

ایسوسی ایشنوں، سول سوسائٹی کے نمائندوں اور سماجی کارکنوں کی توجہ مبذول کی جنہوں نے مستقل طور پر خدشات کا اظہار کیا اور حکام پر زور دیا کہ وہ قبائلی طلبا کے تعلیمی مفادات کے تحفظ کے لئے اس مسئلے کو جلد از جلد حل کریں۔یہ مسئلہ مسلسل کوششوں اور مربوط مداخلات کے بعد نیشنل انفارمیٹکس سینٹر (این آئی سی) نے کامیابی کے ساتھ حل کیا ہے۔اس کامیابی سے جموں وکشمیر ملک کے تمام یونین ٹریٹریز اور ریاستوں میں پی ایف ایم ایس ایس این اے-ایس پی اے آر ایس ایچ اسپرش مکمل کرنے والا پہلا یونین ٹریٹری بن گیا جو ڈیجیٹل پبلک فائنانس اصلاحات اور ای گورننس اقدامات میں ایک قابل ذکر سنگ میل ہے۔ تکنیکی مسائل کے حل کے بعد سکالرشپ کی ادائیگی کا عمل باضابطہ طور پر شروع کر دیا گیا ہے۔ آن لائن سکالرشپ پورٹل کے ذریعے درخواست دینے والے ایس ٹی-I اور ایس ٹی-II طلبا کو 16.65 کروڑ روپے کی رقم جاری کی جا رہی ہے تاکہ براہ راست ان کے بینک اکاؤنٹس میں منتقل ہو۔ وزیر برائے قبائلی امور جاوید احمد رانا، جو ذاتی طور پر اس صورتحال کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں، نے متعلقہ حکام کے ساتھ باقاعدہ رابطے رکھ کر طویل التوا والے مسئلے کے حل کو تیز کرنے کی ہدایت دی ہے تاکہ طلبا کے تعلیمی حصول میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔ محکمہ قبائلی امور نے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے شفاف، موثر اور آسان طریقے سے قبائلی طلبا کو فلاحی فوائد کی فراہمی کو یقینی بنانے کا عزم ظاہر کیا۔ محکمہ نے مزید یقین دہانی کی کہ تمام اہل استفادہ کنندگان کو جلد از جلد ان کی سکالرشپ ملے گی جو حکومت کی قبائلی کمیونٹیوں کی تعلیم اور بااختیاری کے لئے وابستگی کو ظاہر کرتی ہے۔

اننت ناگ میں

کو بتایا گیا کہ مرکزی تقریب شہید ہمایوں مزمل میموریل، گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، خانبل میں منعقد ہوگی، جہاں مہمان خصوصی قومی پرچم لہرائیں گے، اس کے بعد جموں وکشمیر پولیس اور دیگر سیکورٹی فورسز کے دستوں کی جانب سے پریڈ ہوگی۔ اس موقع پر حب الوطنی، قوم پرستی اور لوک روایات کو اجاگر کرنے والی رنگارنگ ثقافتی اشیاء بھی پیش کی جائیں گی۔ مزید بتایا گیا کہ اسی طرح کی تقریبات سب ڈویژن اور تحصیل کی سطح پر منعقد کی جائیں گی، جہاں متعلقہ ایس ڈی ایم اور تحصیلدار اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ یوم جمہوریہ کی تقریبات کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لیے تمام ضروری انتظامات پیشگی طور پر کیے جائیں۔ افسران کو اپنے فرائض تندہی سے انجام دینے کی تاکید کرتے ہوئے، ڈی سی نے اس بات پر زور دیا کہ یوم جمہوریہ کی تقریبات کو تہوار اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منعقد کرنے کے لیے تمام محکموں کی مربوط کوششیں ضروری ہیں۔

ڈپٹی کمشنر بڈگام

لیے ضروری ہے۔ "انہوں نے ریونیو، فاریسٹ، وائلڈ لائف، پولیس اور سروے اور لینڈ ریکارڈ کے محکموں کے درمیان ہموار تال میل کی ضرورت پر زور دیا تاکہ تفویض کردہ کاموں کی مقررہ وقت میں تکمیل کو یقینی بنایا جا سکے۔ ڈی سی نے مزید کہا کہ تمام متعلقہ محکمے قریبی رابطہ کاری کے ساتھ کام کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ سہولت اور تصدیق کے عمل کو شفاف، قانونی طور پر درست اور وقت کے پابند طریقے سے مکمل کیا جائے۔ ڈی سی نے متعلقہ افسران کو تصدیق شدہ ڈیٹا، نقشے اور ریکارڈ کا اشتراک کرنے اور ویٹ لینڈ کے تحفظ کے لیے قانونی ڈھانچہ کو مضبوط بنانے کے لیے مناسب دستاویزات کو یقینی بنانے کی بھی ہدایت کی۔ ڈی سی نے افسر کو ہدایت کی کہ وہ تصدیق کے عمل کو تیز کریں اور قومی اور بین الاقوامی ماحولیاتی وعدوں کے مطابق ہو کر سرویٹ لینڈ کے موثر تحفظ، انتظام اور پائیدار تحفظ کے لیے ادارہ جاتی میکانزم کو تقویت دیں۔ میٹنگ میں اے ڈی سی بڈگام، اے سی آر بڈگام، ایس ڈی ایم ویسٹ، سری نگر، ایس ڈی ایم بیروہ، ایس ڈی ایم خانصاحب، ایس ڈی ایم چاڈورہ، ایس ڈی پی او ماگام، ریجنل وائلڈ لائف وارڈن، کشمیر، ڈویژنل فارسٹ آفیسر، فوٹو انٹرپریٹیشن (پی آئی) ڈویژن، ڈویژنل فارسٹ آفیسر، سیٹلمنٹ اینڈ ڈیمارکیشن، سری نگر، کشمیر؛ رینج آفیسر، ہوکرسر، بڈگام؛ نائب تحصیلدار، علاقائی ڈائریکٹر، سروے اور لینڈ ریکارڈ، سری نگر؛ سیٹلمنٹ اسسٹنٹ، ریجنل ڈائریکٹر سروے اینڈ لینڈ ریکارڈ، سری نگر، دیگر متعلقہ افسران کے علاوہ۔

ڈپٹی کمشنر سرینگر

اس موقع پر، ڈی سی نے متعلقہ افسران پر زیر بحث مسائل کے عملی اور قابل عمل حل کے لیے کام کرنے پر زور دیا اور انہیں ہدایت دی کہ وہ آنے والے ہفتوں میں فالو اپ سائٹ وزٹ کریں۔ انہوں نے سکمز انتظامیہ کو صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کو مزید مضبوط بنانے اور مریضوں کی دیکھ بھال اور خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے ضلعی انتظامیہ کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا، جس کا مقصد سکمز کو مریض دوست کیمپس بنانا ہے۔ دورے کے دوران افسران نے نئے او پی ڈی بلاک کی تعمیر کے لیے مجوزہ جگہ اور دیگر سہولیات کا بھی معائنہ کیا جس کا مقصد مریضوں کی سہولت اور صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو بہتر بنانا تھا۔ ڈی سی نے مجوزہ کاموں کی بروقت تکمیل کے لیے تمام لائن ڈیپارٹمنٹس کے درمیان مربوط کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ قبل ازیں، سکمز صورہ میں منعقدہ ایک میٹنگ میں، سکمز کے ڈائریکٹر نے ان تزویراتی شعبوں پر روشنی ڈالی جن کی آپریشنل کارکردگی اور مریضوں کی سہولت کو بڑھانے کے لیے فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

مسافر کرایوں

لگے گا یا کلومیٹر کے حساب سے لیکن کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اس دوران پہلے ہی دن کسی ڈرائیور کے پاس اس حوالے سے کوئی مناسب جواب بھی نہیں تھا۔ جبکہ ٹرانسپورٹروں نے اضافہ کیا ہے لیکن انہیں بھی اچھی طرح سے معلوم نہیں ہے کہ انہیں کس طرح ان 18 فیصد کو لاگو کرنا ہے۔ ایک سٹینڈ کے صدر نے بتایا ہمیں امید تھی کہ اعلان کے بعد باضابطہ طور لسٹ کاری کیا جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا ہے۔ اس دوران مسافروں اور ڈرائیوروں کے مابین رشتے کو قائم رکھنے کی غرض سے دونوں نے ریٹ لسٹ جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

چیف ایکزیکٹو

ایس ایس سی ایل کو ہدایت دی کہ کام کی رفتار کو مزید تیز کیا جائے اور مقررہ مدت کے اندر منصوبے کی تکمیل کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے ایگزیکیوٹنگ ایجنسیوں کو ہدایت کی کہ وہ منظور شدہ ڈیزائنز، تکنیکی خصوصیات اور مقررہ ٹائم لائنز پر سختی سے عمل کریں، جبکہ تاریخی اور ثقافتی منظر نامے کے ساتھ ہم آہنگی کے لحاظ سے ورثہ کے حوالے سے حساس تعمیراتی عناصر کو مربوط کریں۔ عہدیداروں نے بتایا کہ اس منصوبے کو ایک اسٹریٹجک شہری مداخلت کے طور پر تصور کیا گیا ہے، جس کا مقصد پیدل چلنے والوں کے لیے دوستانہ بنیادی ڈھانچے کو فروغ دینا، شہر کے تاریخی مرکز کو زندہ کرنا، اور رہائشیوں، تاجروں اور سیاحوں کے لیے مجموعی شہری ماحول کو بہتر بنانا ہے۔ اب تک کی پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے، سی ای او نے تمام متعلقہ ایجنسیوں پر زور دیا کہ وہ رفتار کو برقرار رکھیں اور شہر سری نگر کے لیے ایک محفوظ، پائیدار، اور جمالیاتی لحاظ سے بہتر عوامی بنیادی ڈھانچے کی بروقت فراہمی کو یقینی بنائیں۔

پونچھ میں سرحد

شامل ہیں جن میں دہشت گردی اور اسلحہ اسمگلنگ کے سنگین الزامات درج ہیں۔ پولیس اور محکمہ مال کی مشترکہ ٹیم نے تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے ضبطی کی کارروائی انجام دی، جس میں موقع پر جانچ، دستاویزات کی تکمیل اور مجاز اتھارٹی کی منظوری شامل تھی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ قدم دہشت گرد نیٹ ورک کی مالی کمر توڑنے کی وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہے، تاکہ کسی بھی ایسے فرد یا گروہ کو وسائل فراہم نہ ہو سکیں جو ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہوں۔

کولگام جیب کترا

کرتے ہوئے تفصیلی تفتیش کی۔ دوران تفتیش، اور تمام دستیاب ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے ایک مشتبہ خاتون کی شناخت روبی جان بیوی کے نام سے ہوئی جس کی شناخت سرتاج احمد شیخ ساکنہ شیخ محلہ ومہل ہانجی پورہ سے ہوئی اور پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے جرم میں ملوث ہونے کا اعتراف کیا۔ افسران نے اس کے قبضے سے 20200 کی چوری شدہ نقدی برآمد کی اور مزید تفتیش جاری ہے۔

میرواعظ انجمن

کیے جا سکتے ہیں۔ اس موقع پر انجمن نصرت الاسلام کے مرکزی دفتر میں دعائیہ مجلس منعقد کی گئی جس میں علامہ رسول شاہؒ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں، نیز انجمن کے اساتذہ، ذمہ داران اور معاونین کے لیے بھی دعائے مغفرت کی گئی جنہوں نے اس ادارے کو مضبوط بنانے میں کردار ادا کیا۔ انجمن نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ بانی کے افکار و مشن کے مطابق پسماندہ طبقات کے لیے تعلیمی مواقع کو مزید وسعت دیتی رہے گی۔

ایس ایس بی

قانونی ماہرین اور سول سوسائٹی کے ارکان کی فعال شرکت کا مشاہدہ کیا گیا۔ تقریب کا انعقاد ایک منظم انداز میں کیا گیا اور اس میں معلوماتی سیشنز، ثقافتی سرگرمیوں اور آگاہی کے مذاکرے شامل تھے۔ پروگرام کا آغاز ایڈوکیٹ۔ ملک شگفتہ کے خطاب سے ہوا، اس کے بعد محترمہ شاہینہ علی، جنہوں نے منشیات کے استعمال کے سماجی اثرات پر روشنی ڈالی اور نوجوانوں میں بیداری کی اہمیت پر زور دیا۔ ایک ثقافتی پروگرام بھی پیش کیا گیا جس میں منشیات کی لت کے خلاف مضبوط سماجی پیغامات پیش کیے گئے۔ مزید، ایڈووکیٹ جنید سید چیئرمین سیونگ دی فیوچر این جی او، اور برکت کور رتن اور محترمہ ساحر سلیم، بحالی کی ماہر نفسیات نے اجتماع سے خطاب کیا اور قانونی آگاہی، نفسیاتی بحالی، اور منشیات سے متاثرہ افراد کی مدد میں معاشرے کے کردار کے بارے میں قیمتی بصیرت کا اشتراک کیا۔ طالب علموں کی طرف سے ایک نکڑ ناٹک (اسٹریٹ پلے) بھی پیش کیا گیا، جس نے موثر طریقے سے منشیات کو ناکہو کا پیغام دیا۔ پروگرام کے مہمان ڈی وقار بشیر احمد شاہ، چیئرمین، نیو ڈریم لینڈ اسکول، گاندربل تھے اس کے بعد گاندربل میونسپل کارپوریشن کے سابق چیئرمین جناب الطاف احمد کا خطاب ہوا۔ شری دھیرج چھپانیا، سیکنڈ ان کمانڈ اور آفیشنگ کمانڈنٹ، ایس ایس بی 13 بٹالین دگنی بال، تقریب کے مہمان خصوصی، نے بھی اجتماع سے خطاب کیا اور پروگرام کو کامیابی سے منعقد کرنے میں تمام اسٹیک ہولڈرز کی اجتماعی کوششوں کی تعریف کی۔ پروگرام کا اختتام نوجوانوں اور عام لوگوں سے نشا مکت بھارت ابھیان کی فعال حمایت کرنے اور ایک صحت مند، محفوظ اور منشیات سے پاک ملک کی تعمیر کے لیے "خدمت" (خدمت) کے جذبے کو اپنانے کی اپیل کے ساتھ ہوا۔

قلم دوات جماعت

2019 کے واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے تنویر صادق نے کہا کہ اگر پی ڈی پی نے بی جے پی کو جموں وکشمیر میں سیاسی جواز فراہم نہ کیا ہوتا تو نہ خصوصی حیثیت ختم ہوتی اور نہ ہی ریاست کا درجہ چھینا جاتا۔ انہوں نے کہا، "2019 میں جو کچھ ہوا، اس کی بنیاد بہت پہلے رکھ دی گئی تھی، جب پی ڈی پی نے اصولوں پر اقتدار کو ترجیح دی۔" تنویر صادق نے کہا کہ 2019 سے بہت پہلے پی ڈی پی-بی جے پی حکومت نے تباہی کے بیج بو دیے تھے۔ "یہاں جی ایس ٹی کس نے نافذ کی؟ سرفیسی ایکٹ کس نے لایا؟ جموں وکشمیر کے پرچم کا درجہ کس نے کم کیا؟ یہ سب پی ڈی پی-بی جے پی حکومت کے دور میں ہوا۔ انہوں نے اندر سے جموں وکشمیر کو کھوکھلا کر دیا، اور آج تک پی ڈی پی نے اس پر عوام سے معافی تک نہیں مانگی۔" نیشنل کانفرنس کے موقف کو دہراتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پارٹی نے ہمیشہ اقتدار کے بجائے اصولوں کو ترجیح دی ہے۔ "ہم نے اپنا ضمیر فروخت کرنے سے انکار کیا۔ اگر ہم سمجھوتہ کر لیتے تو شاید ریاست کا درجہ آسانی سے واپس مل جاتا، مگر نیشنل کانفرنس کبھی بھی عوام کی عزت و وقار کو سیاسی فائدے کے بدلے گروی نہیں رکھے گی۔" انہوں نے پی ڈی پی، اپنی پارٹی، پیپلز کانفرنس اور بعض آزاد امیدواروں پر الزام عائد کیا کہ یہ سب بالواسطہ طور پر بی جے پی کی مدد کر رہے ہیں۔ "ان سب کا واحد نشانہ نیشنل کانفرنس کی قیادت ہے۔ ان میں سے کسی میں بھی بی جے پی کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں۔" اس سے قبل تنویر صادق نے جوگی لنگر، رعناواری میں ایک طویل عرصے سے زیر التوا کمیونٹی ہال کا سنگ بنیاد رکھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ علاقے میں سماجی، ثقافتی اور عوامی سرگرمیوں کے لئے نہایت اہم ثابت ہوگا، کیونکہ یہاں عوامی سہولیات کی شدید کمی ہے۔ اس موقع پر مختلف محکموں کے اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔

اودھم پور میں

میں ہیروئن، چرس، پوست کا بھوسہ اور گانجا شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے علاوہ بنجاری علاقے میں 2 کنال اور 10 مرلہ اراضی پر غیر قانونی افیون کی کاشت کو بھی تلف کیا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اودھم پور پولیس نے منشیات فروشوں کے 56 بینک کھاتے منجمد کر دیے جن میں 17.59 لاکھ کی رقم موجود تھی جبکہ 28 این ڈی پی ایس مقدمات میں 21 کروڑ روپے مالیت کی جائیدادیں منسلک کر دی گئیں۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ استغاثہ کے محاذ پر 77 مقدمات میں 98 ملزموں کو سزائیں سنائی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ منشیات فروشوں کے خلاف سخت قانونی کارروائیاں مسلسل جاری رہیں گی جس میں جائیدادوں کی ضبطی اور مالی اثاثوں کی قرقی شامل ہے۔

تقرری احکامات

احمد حجام سے جعلی مواصلات حاصل کی تھی۔ جعلی آرڈر میں تین افراد کو دکھایا گیا تھا جو محکمہ زراعت، کشمیر ڈویژن میں بطور آرڈرلیز تقرری کے لیے منتخب کیے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جعلی آرڈر کی بنیاد پر، ضلع پلوامہ کے پنجھان علاقے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کو یہ یقین کرنے پر آمادہ کیا گیا تھا کہ اس کی تقرری قانونی طور پر کی گئی تھی اور اس کے مطابق خاتون نے سری نگر میں محکمے میں جوائن کرنے کی کوشش کی۔ ان کا کہنا ہے کہ تفتیش میں مزید انکشاف ہوا ہے کہ ملزموں نے سرکاری ملازمت کے متلاشیوں کو دھوکہ دینے کی نیت سے جعلی تقرری کے احکامات تیار کرنے اور استعمال کرنے کے لیے مجرمانہ سازش کی۔ ترجمان نے بتایا کہ اگرچہ کوئی مالی لین دین یا غلط فائدہ یا نقصان قائم نہیں کیا جا سکا ہے تاہم یہ حرکت دھوکہ دینے کی ایک کوشش کے مترادف ہے جو آئی پی سی کے سیکشن 511 کے تحت آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تفتیش مکمل ہونے کے بعد، چارج شیٹ عدالتی تعین کے لیے مجاز عدالت کے سامنے دائر کر دی گئی ہے۔

غیر قانونی مائننگ

مہم کامیابی سے جاری ہے، جس کا مقصد نہ صرف سرکاری خزانے کو نقصان سے بچانا بلکہ ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنانا بھی ہے۔ انتظامیہ نے واضح کیا کہ غیر قانونی مائننگ کے خلاف کارروائیاں آئندہ بھی بلاامتیاز جاری رہیں گی۔

آتشزدگی کے

آگ لگنے سے سات دکانوں پر مشتمل ایک منزلہ شاپنگ لائن کو نقصان پہنچا، جبکہ ڈنگی واچھ کے مین بازار میں تین دکانیں جل گئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسی طرح سے کنزر، وانیگام اور پیر نیا میں الگ الگ واقعات میں گھاس کے ڈھیر اور ایک منزلہ ڈھانچہ آگ لگنے سے خاکستر ہو گیا جبکہ ہائیڈرو پروجیکٹ کے ایک منزلہ ڈھانچے میں آگ لگ گئی۔ محکمہ کے اعداد و شمار کے مطابق شیو پورہ سرینگر اور سیر گلواڑہ ہندواڑہ میں چنار کے درختوں کو آگ لگنے سے نقصان پہنچا۔ جبکہ کپواڑہ ضلع میں متعدد واقعات کی اطلاع دی گئی ہے، جن میں لاسیال، کلاروس میں ایک دو منزلہ رہائشی مکان، آرام باغ میں ایک منزلہ رہائشی مکان، اور وشی پورہ، ہندواڑہ میں لکڑی کے دو شیڈ شامل ہیں۔ محکمہ کے مطابق جنوبی کشمیر میں، نئی بستی، اننت ناگ میں ایک دو منزلہ جامع اہل حدیث مسجد میں آگ لگنے کے واقعے میں ملوث تھا، جب کہ کاکہ گام میں دو گھاس کے ڈھیروں کو نقصان پہنچا تھا۔ پلوامہ کے کیلر کے زخرم علاقے میں ایک دو منزلہ گاؤ خانے کی عمارت میں آگ لگ گئی جبکہ بانڈی پورہ کے مدین محلہ میں ایک اور گھاس کے ڈھیر کو نقصان پہنچا۔ حکام نے بتایا کہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کے اہلکاروں نے تمام معاملات میں تیزی سے کام کیا، آگ پر بروقت قابو پایا اور بڑے نقصانات سے بچاؤ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اوڑی کے کھرکوٹ علاقے میں ایک آگ کی واردات رونما ہوئی جس دوران ایک رہائشی مکان کو نقصان پہنچ گیا جبکہ ایک کمسن بچہ جس کی شناخت رہب بٹ ولد محمد اقبال بٹ کو بھی چوٹ آئی جس کے بعد اسکو علاج کیلئے اسپتال منتقل کیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسی بھی واقعے میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔

بی ایس ایف

اور جانچ مکمل ہونے کے بعد بی ایس ایف نے اسے باضابطہ طور پر پولیس کے حوالے کر دیا۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ اس نوجوان سے پوچھ گچھ جاری ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ وہ کس طرح بین الاقوامی سرحد پار کر کے بھارتی حدود میں داخل ہوا، اور آیا معاملہ لاعلمی، غلطی یا کسی دیگر وجہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ اس سلسلے میں مزید تحقیقات جاری ہیں تاکہ تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا جا سکے۔

ہندوستان میں نیشنل اسپورٹس گورننس ایکٹ 2025 نافذ

کھیلوں کے انتظام میں شفافیت اور جوابدھی کا نیا دور شروع

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) حکومتِ ہند نے ملک میں کھیلوں کے ڈھانچے کو بہتر بنانے اور عالمی معیارات کے مطابق ڈھالنے کے لیے نیشنل اسپورٹس گورننس ایکٹ 2025 کی منتخب دفعات کو نافذ کرنے کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ یکم جنوری 2026 سے اس قانون کی اہم شقیں ملک بھر میں فعال ہو گئی ہیں، جس کا مقصد کھیلوں کی فیڈریشنز میں شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دینا ہے۔ مرکزی حکومت نے قانون کی دفعہ 2(1) کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اسے مرحلہ وار نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یکم جنوری سے نافذ العمل ہونے والی دفعات میں نیشنل اولمپک کمیٹی، نیشنل پیرا اولمپک کمیٹی اور قومی و علاقائی اسپورٹس فیڈریشنز کے قیام اور ان کے گورننس فریم ورک کو قانونی شکل دے دی گئی ہے۔ کھیلوں کے معاملات کی نگرانی کے لیے ایک باقاعدہ 'نیشنل اسپورٹس بورڈ' کی تشکیل کی منظوری دی گئی ہے۔ کھیلوں سے متعلق تنازعات کے بروقت اور مؤثر حل کے لیے ایک خصوصی عدالت (ٹریبونل) قائم کی جائے گی جو بین الاقوامی اولمپک چارٹر کے مطابق کام کرے گی۔ تسلیم شدہ اسپورٹس آرگنائزیشنز کے فرائض، مراعات اور ان کے لیے اخلاقی ضابطہ اخلاق کی پابندی کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ وزارتِ کھیل کے مطابق اس ایکٹ کو نافذ کرنے کا بنیادی مقصد کھیلوں کے انتظامی ڈھانچے میں 'گڈ گورننس' (بہتر نظم و نسق) کو فروغ دینا ہے۔ اس قانون کے ذریعے کھلاڑیوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جائے گا۔ مالی اور انتظامی معاملات میں شفافیت لائی جائے گی۔ کھیلوں کے تنازعات کو عدالتوں کے بجائے ماہرین کے ذریعے جلد حل کیا جا سکے گا۔ اس قانون کے ذریعے کھلاڑیوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جائے گا۔ مالی اور انتظامی معاملات میں شفافیت لائی جائے گی۔ کھیلوں کے تنازعات کو عدالتوں کے بجائے ماہرین کے ذریعے جلد حل کیا جا سکے گا۔ حکام کا کہنا ہے کہ ان قانونی دفعات کے فعال ہونے سے ہندوستان کا کھیلوں کا نظام اب اولمپک اور پیرا اولمپک چارٹر کے ہم آہنگ ہو گیا ہے۔ یہ قدم نہ صرف ہندوستانی کھلاڑیوں کے حقوق کا تحفظ کرے گا بلکہ بین الاقوامی سطح پر ہندوستانی اسپورٹس باڈیز کی ساکھ میں بھی اضافہ کرے گا۔

فیفا انٹرنیشنل لسٹ 2026: پانچ مزید ہندوستانی میچ آفیشلز شامل، ورلڈ کپ کے گروپس کا بھی اعلان

دبئی، یکم جنوری (یو این آئی) ہندوستانی فٹبال کے لیے ایک بڑی کامیابی سامنے آئی ہے جہاں فیفا نے سال 2026 کے لیے اپنے 'انٹرنیشنل میچ آفیشلز' کی فہرست میں مزید پانچ ہندوستانی ریفریز کو شامل کر لیا ہے۔ اس اضافے کے بعد فیفا کی فہرست میں شامل ہندوستانی آفیشلز کی مجموعی تعداد 19 ہو گئی ہے۔ گجرات سے تعلق رکھنے والی رچنا کامانی کو خواتین ریفریز کی کیٹیگری میں شامل کیا گیا ہے۔ پڈوچیری کے اشونی کمار اور دہلی کے ادتیہ پورکائستھ نے ریفری لسٹ میں جگہ بنائی ہے۔ ان دونوں نے حال ہی میں ملائیشیا میں اے ایف سی ریفری اکیڈمی کا کورس بھی مکمل کیا ہے۔ پڈوچیری کے مرلی دھرن پانڈورنگن اور مہاراشٹر کے پیٹر کرسٹوفر کو اسسٹنٹ ریفریز کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ واشنگٹن کے 'جان ایف کینیڈی سینٹر' میں 2026 کے فیفا ورلڈ کپ کے ڈرا کا انعقاد کیا گیا، جس نے دنیا کے سب سے بڑے فٹبال میلے کی تیاریوں کا باقاعدہ آغاز کر دیا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ورلڈ کپ میں 48 ٹیمیں شرکت کریں گی۔ گروپ A: میزبان میکسیکو افتتاحی میچ میں جنوبی افریقہ کا سامنا کرے گا۔ اس گروپ میں جنوبی کوریا بھی شامل ہے۔ گروپ C: مراکش اور برازیل کی ٹیمیں آمنے سامنے ہوں گی، جہاں اسکاٹ لینڈ اور ہیتی کی موجودگی نے اس گروپ کو کافی مشکل بنا دیا ہے۔ گروپ L: انگلینڈ اور کروشیا کی ٹیمیں اس گروپ میں سب سے آگے ہیں، جس کی وجہ سے گھانا اور پاناما کے لیے اگلے مرحلے تک رسائی ایک بڑا چیلنج ہو گی۔ گروپ B: اس گروپ میں کناڈا، قطر اور سوئٹزرلینڈ کے ساتھ ممکنہ طور پر اٹلی کی شمولیت متوقع ہے، جو گروپ کو انتہائی سخت بنا دے گی۔ 2026 کا ورلڈ کپ مشترکہ طور پر امریکہ، کناڈا اور میکسیکو میں کھیلا جائے گا، جس میں ٹیموں کی تعداد بڑھنے سے میچوں کی تعداد اور مداحوں کے جوش و خروش میں ریکارڈ اضافے کی توقع ہے۔

سعودی پرو لیگ: الہلال کی شاندار فتح، خطاب کی دوڑ کو دلچسپ بنا دیا
رونالڈو کی النصر اور الہلال کے درمیان فاصلہ کم

ریاض، یکم جنوری (یو این آئی) سعودی پرو لیگ میں خطاب کی جنگ شدت اختیار کر گئی ہے۔ سالِ نو کی آمد سے قبل کھیلے گئے اہم میچ میں الہلال نے الخلود کو 1-3 سے شکست دے کر پوائنٹس ٹیبل پر ہلچل مچا دی ہے۔ اس جیت کے ساتھ ہی الہلال اور ٹیبل پر پہلے نمبر پر موجود کرسٹیانو رونالڈو کی ٹیم النصر کے درمیان اب صرف دو پوائنٹس کا فرق رہ گیا ہے۔ الہلال نے میچ کا آغاز جارحانہ انداز میں کیا اور پہلے ہاف کے اختتام سے قبل سرجی ملنکووچ ساویچ نے گول کر کے ٹیم کو برتری دلائی۔ تاہم، الخلود کے رامیرو ایزیک نے پنالٹی شوٹ آؤٹ پر گول کر کے مقابلہ برابر کر دیا۔ دوسرے ہاف میں تھیو ہرنینڈز چھا گئے اور دو شاندار گول اسکور کر کے اپنی ٹیم کی 1-3 سے فتح یقینی بنائی۔ النصر 31 پوائنٹس کے ساتھ پہلے نمبر پر (اتفاق کے خلاف میچ ڈرا ہونے سے پوائنٹس ضائع کیے)۔ الہلال 11 میچوں میں 29 پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر آ گئی ہے۔ اس نتیجے کے بعد الہلال نے التعاون کو پیچھے چھوڑ کر دوسری پوزیشن پر قبضہ جما لیا ہے۔ دفاعی چیمپئن الاتحاد نے نیوم کو ان کے ہوم گراؤنڈ پر 1-3 سے ہرا کر اپنی پوزیشن بہتر کر لی ہے۔ اب وہ چھٹے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ اسٹیون برگوجن اور سعید بنرحمہ نے اس جیت میں اہم کردار ادا۔ ایک سنسنی خیز مقابلے کے بعد القادسیہ نے الشباب کو 2-3 سے شکست دے کر ٹیبل کے بالائی حصے میں اپنی پوزیشن مستحکم کر لی ہے۔ انزاغی کی زیر نگرانی الہلال کی ٹیم اس وقت بھرپور فارم میں ہے، جبکہ النصر کی جانب سے سیزن کے پہلے پوائنٹس ضائع کرنے نے خطاب کی دوڑ کو مزید دلچسپ بنا دیا ہے۔ کرسٹیانو رونالڈو اپنی پہلی سعودی پرو لیگ ٹرافی جیتنے کے لیے پرعزم ہیں، لیکن الہلال کی مسلسل فتوحات ان کے لیے بڑا خطرہ بن چکی ہیں۔

سابالینکا کا نک کرگیوس سے بدلہ لینے کے لیے بے قرار، 'بیٹل آف دی سیکسز' کے دوبارہ مقابلے کی خواہش

برسبین، یکم جنوری (یو این آئی) خواتین ٹینس کی عالمی نمبر ایک آرینا سابالینکا نے آسٹریلوی کھلاڑی نک کرگیوس کے خلاف حالیہ شکست کا بدلہ لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ جمعرات کو برسبین انٹرنیشنل کے آغاز سے قبل میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سابالینکا نے کہا کہ وہ نک کرگیوس کے ساتھ ایک اور مقابلہ (ری میچ) چاہتی ہیں تاکہ حساب برابر کر سکیں۔ گزشتہ اتوار کو دبئی میں کھیلے گئے اس خصوصی مقابلے میں نک کرگیوس نے بیلاروس کی سابالینکا کو 3-6 اور 3-6 سے شکست دی تھی۔ اس میچ میں کچھ منفرد قوانین اپنائے گئے تھے، سابالینکا کی طرف کورٹ کا سائز 9 فیصد کم رکھا گیا تھا۔ دونوں کھلاڑیوں کو صرف ایک سروس (First Serve) کی اجازت دی گئی تھی۔ سابالینکا نے مسکراتے ہوئے کہا، "مجھے بدلہ لینا پسند ہے اور میں ہار کو ایسے ہی نہیں چھوڑنا چاہتی۔ " انہوں نے اگلے مقابلے کے لیے کچھ نئی تجاویز بھی دیں: وہ چاہتی ہیں کہ کورٹ کا سائز تبدیل نہ کیا جائے۔ سابالینکا کا ماننا ہے کہ اگر انہیں دو سروسز دی جائیں تو مقابلہ زیادہ برابری کا ہو جائے گا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ پہلے میچ میں قوانین کی وجہ سے ایڈجسٹ کرنا تھوڑا مشکل تھا، لیکن انہوں نے کرگیوس کے کھیل سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ سابالینکا کا ماننا ہے کہ اگر انہیں دو سروسز دی جائیں تو مقابلہ زیادہ برابری کا ہو جائے گا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ پہلے میچ میں قوانین کی وجہ سے ایڈجسٹ کرنا تھوڑا مشکل تھا، لیکن انہوں نے کرگیوس کے کھیل سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اس مقابلے کو ٹینس کے کچھ حلقوں کی جانب سے محض "رقم کمانے کا ذریعہ" قرار دے کر تنقید کا نشانہ بنایا گیا، تاہم سابالینکا اسے اہم سمجھتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ٹینس کو دلچسپ، نیا اور تفریحی بنانے کے لیے اس طرح کے نمائشی میچز ضروری ہیں۔ انہوں نے فخر سے کہا، "مجھے خوشی ہے کہ میں نے نک کرگیوس کو چیلنج کیا اور انہیں تھکنے پر مجبور کر دیا۔ ایک مرد کھلاڑی کو اپنی پوری طاقت استعمال کرتے اور تھکتے ہوئے دیکھنا ایک بہترین تجربہ " آرینا سابالینکا اتوار سے برسبین انٹرنیشنل میں اپنے سیزن کا آغاز کریں گی، جس کے بعد وہ 18 جنوری سے شروع ہونے والے آسٹریلین اوپن میں اپنے تیسرے خطاب کے لیے میدان میں اتریں گی۔ سابالینکا نے 2023 اور 2024 میں ملبورن میں ٹرافی جیتی تھی، جبکہ گزشتہ سال انہیں فائنل میں شکست ہوئی تھی۔

ورلڈ کپ 2026: آسٹریلیائی ٹیم کی حکمتِ عملی میں اسپنرز کو مرکزی کردار

سڈنی، یکم جنوری (یو این آئی) آسٹریلیا نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 کے لیے اسپن بولنگ پر انحصار کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اسپنرز پر مشتمل مضبوط ٹیم کا اعلان کر دیا ہے، جس میں کئی نئے چہروں کو موقع دیا گیا ہے۔ کرکٹ آسٹریلیا کی جانب سے اعلان کردہ اسپن ہیوی اسکواڈ میں پاور ہٹنگ کے لیے مشہور مچل اوون کو شامل نہیں کیا گیا، جس کی وجہ کیمرون گرین کی ٹیم میں واپسی بتائی جا رہی ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ مچل اسٹارک اور اسپنسر جانسن کی عدم موجودگی کے باوجود اسکواڈ میں کوئی بھی لیفٹ آرم فاسٹ بولر شامل نہیں کیا گیا۔ گزشتہ 12 ٹی ٹوئنٹی میچز میں حصہ نہ لینے والے کوپر کونولی کو ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میتھیو شارٹ، میتھیو کوہنمن اور زیویئر بارٹلیٹ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ میں ڈیبیو کریں گے۔ واضح رہے کہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ سے قبل پاکستان کے خلاف تین ٹی ٹوئنٹی میچز پر مشتمل سیریز کے لیے آسٹریلیائی اسکواڈ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ آسٹریلوی اسکواڈ: مچل مارش (کپتان)، زیویئر بارٹلیٹ، کوپر کونولی، پیٹ کمنز، ٹم ڈیوڈ، کیمرون گرین، نیتھن ایلس، جوش ہیزل ووڈ، ٹریوس ہیڈ، جوش انگلس، میتھیو کوہنمن، گلین میکسویل، میتھیو شارٹ، مارکس اسٹوئنس اور ایڈم زمپا

ایشیز سیریز: آخری ٹیسٹ کے لیے اسٹیو اسمتھ آسٹریلیا کی قیادت کریں گے

سڈنی، یکم جنوری (یو این آئی) آسٹریلیا نے انگلینڈ کے خلاف سڈنی کرکٹ گراؤنڈ (SCG) میں کھیلے جانے والے پانچویں اور آخری ایشیز ٹیسٹ کے لیے 15 رکنی اسکواڈ کا اعلان کر دیا ہے۔ باقاعدہ کپتان پیٹ کمنز کی غیر موجودگی میں سینئر بلے باز اسٹیو اسمتھ ٹیم کی قیادت سنبھالیں گے۔ پیٹ کمنز، جو کمر کی تکلیف کی وجہ سے سیریز کے ابتدائی دو میچز نہیں کھیل سکے تھے، ایڈیلیڈ ٹیسٹ میں واپس آئے تھے، تاہم اب ٹیم مینجمنٹ نے ان کے کام کے بوجھ (Workload) کو مینیج کرنے کے لیے انہیں آرام دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کا مقصد بھارت اور سری لنکا میں ہونے والے آئی سی سی ٹی 20 ورلڈ کپ 2026 سے قبل ان کی مکمل فٹنس کو یقینی بنانا ہے، جس کے لیے انہیں پہلے ہی ممکنہ اسکواڈ کا حصہ بنایا جا چکا ہے۔ سڈنی ٹیسٹ کے لیے منتخب کردہ ٹیم درج ذیل کھلاڑیوں پر مشتمل ہے: اسٹیو اسمتھ (کپتان)، سکاٹ بولینڈ، ایلکس کیری، برینڈن ڈوگیٹ، کیمرون گرین، ٹریوس ہیڈ، جوش انگلس، عثمان خواجہ، مارنس لبوشین، ٹوڈ مرفی، مائیکل نیسر، جھائے رچرڈسن، مچل اسٹارک، جیک ویدرالڈ اور بیو ویبسٹر۔ پانچواں اور آخری ٹیسٹ میچ 4 جنوری سے سڈنی میں شروع ہوگا، جہاں آسٹریلیا اپنی برتری برقرار رکھنے اور اسٹیو اسمتھ کی قیادت میں سیریز کا فاتحانہ اختتام کرنے کی کوشش کرے گا۔

کھیلوں کی دنیا کے لیے سال 2025 کے 5 بڑے المناک واقعات

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) کھیلوں کی دنیا کے لیے سال 2025 جہاں ریکارڈز اور فتوحات کا سال رہا، وہیں کچھ ایسے دلخراش واقعات بھی پیش آئے جنہوں نے پوری دنیا کو سوگوار کر دیا۔ کھیلوں کی دنیا میں جہاں جیت کے جشن منائے جاتے ہیں، وہیں کچھ حادثات ایسے ہوتے ہیں جو مداحوں اور کھلاڑیوں کو برسوں تک افسردہ رکھتے ہیں۔ سال 2025 کے پانچ بڑے المناک حادثات کی تفصیلات'.1 فلسطینی پیلے' سلیمان العبید اسرائیلی حملے میں مارے گئے: فلسطین کے لیجنڈری فٹبالر سلیمان العبید، جنہیں 'فلسطینی پیلے ' کہا جاتا تھا، 6 اگست کو غزہ میں اسرائیلی فائرنگ کے نتیجے میں مارے گئے۔ 41 سالہ العبید اس وقت نشانہ بنے جب وہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ملنے والی امداد کے انتظار میں کھڑے تھے۔ مصری اسٹار محمد صلاح نے ان کی موت کی اصل وجہ چھپانے پر فٹبال کی عالمی تنظیموں کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ .2 چنا سوامی اسٹیڈیم میں بھگدڑ: خوشیاں ماتم میں بدل گئیں: 4 جون 2025 کو ہندوستانی شہر بنگلورو میں اس وقت قیامت ٹوٹ پڑی جب رائل چیلنجرز بنگلورو (RCB) کی پہلی آئی پی ایل جیت کا جشن منانے والے مداحوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ اسٹیڈیم کے باہر ہونے والے اس حادثے میں 11 افراد ہلاک اور 56 زخمی ہوئے۔ ناقص منصوبہ بندی اور ہجوم پر قابو نہ پانا اس سانحے کی بڑی وجہ قرار پایا۔ .3 فضا میں طیاروں کا ٹکراؤ: فگر اسکیٹنگ چیمپئنز ہلاک: سال کے آغاز میں 29 جنوری کو واشنگٹن کے قریب ایک مسافر طیارہ امریکی فوج کے ہیلی کاپٹر سے ٹکرا گیا۔ اس حادثے میں 1994 کی ورلڈ چیمپئن رشین جوڑی ایوگنیا شیشکوا اور وادیم نعوموف سمیت تمام 67 مسافر ہلاک ہو گئے۔ اس حادثے نے اسکیٹنگ کی دنیا کو کئی نامور کوچز اور کھلاڑیوں سے محروم کر دیا۔ .4 لیورپول اسٹار ڈیوگو جوٹا کا کار حادثے میں انتقال: پرتگال سے تعلق رکھنے والے 28 سالہ اسٹار فٹبالر ڈیوگو جوٹا 3 جولائی کو اسپین میں ایک ہولناک کار حادثے کا شکار ہو کر جان کی بازی ہار گئے۔ افسوسناک بات یہ تھی کہ یہ حادثہ ان کی شادی کے چند ہی دن بعد پیش آیا، جس میں ان کے بھائی بھی انتقال کر گئے۔ جوٹا نے گزشتہ سیزن میں لیورپول کو 20 واں پریمیئر لیگ ٹائٹل جتوانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ .5 برطانوی باکسر رکی ہیٹن کی خودکشی: دنیائے باکسنگ کے مقبول ترین کھلاڑیوں میں سے ایک، رکی ہیٹن نے 14 ستمبر کو 46 برس کی عمر میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ مانچسٹر میں ہونے والے ان کے جنازے میں ٹائسن فیوری جیسی نامور شخصیات سمیت ہزاروں مداحوں نے شرکت کی۔ ہیٹن اپنی زندگی میں ڈپریشن، منشیات اور شراب نوشی جیسے مسائل سے نبرد آزما تھے۔

زمبابوے نے افغانستان کو ہرا دیا

ہرارے، یکم جنوری (یو این آئی) نوجوان کرکٹ ٹرائی نیشن سیریز میں زمبابوے نے افغانستان کو مات دے دی۔ زمبابوے میں کھیلے جارہے انڈر 19 سہ ملکی سیریز کے ایک میچ میں زمبابوے نے افغانستان کو 19 رنز سے شکست دے دی۔ یہ میچ ہرارے میں کھیلا گیا۔ زمبابوے کی انڈر 19 ٹیم نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ اوورز میں 185 رنز اسکور کیے۔ جواب میں افغانستان کی ٹیم ہدف کے تعاقب میں 41 اوورز میں 166 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ واضح رہے کہ یہ سہ ملکی سیریز پاکستان، افغانستان اور میزبان زمبابوے کے درمیان کھیلی جارہی ہے۔

افریقہ کپ آف نیشنز: حکیمی، صلاح اور اوسیمہن کی قیادت میں ناک آؤٹ مرحلے کا آغاز

رباط، یکم جنوری (یو این آئی) مراکش میں جاری فٹبال کے سب سے بڑے افریقی میلے "افریقن کپ آف نیشنز" میں سنسنی خیز گروپ مرحلے کے بعد اب اصل جنگ شروع ہونے والی ہے۔ ہفتہ سے شروع ہونے والے 'راؤنڈ آف 16' میں دنیا کے مایہ ناز فٹبالرز اشرف حکیمی، محمد صلاح اور وکٹر اوسیمہن اپنی اپنی ٹیموں کی قسمت کا فیصلہ کریں گے۔ پیرس سینٹ جرمین کے دفاعی کھلاڑی اشرف حکیمی کو نومبر میں 2025 کا افریقی فٹبالر آف دی ایئر قرار دیا گیا تھا، جبکہ لیورپول کے محمد صلاح اور گیلاٹا سرے کے اسٹرائیکر وکٹر اوسیمہن اس ایوارڈ میں دوسرے نمبر پر رہے۔ گروپ مرحلے کے 36 میچز کے بعد 24 ٹیموں میں سے 16 ٹیمیں اگلے مرحلے میں پہنچ چکی ہیں، جو چار دنوں میں کھیلے جانے والے آٹھ میچز میں کوارٹر فائنل کی دوڑ میں شامل ہوں گی۔ ٹورنامنٹ کی فاتح ٹیم کو ریکارڈ 10 ملین ڈالر انعام ملے گا۔ رواں سال نومبر میں 'افریقی پلیئر آف دی ایئر ' کا اعزاز پانے والے اشرف حکیمی میزبان اور فیورٹ ٹیم مراکش کی قیادت کریں گے۔ ان کا مقابلہ تنزانیہ سے ہوگا۔ دوسری جانب لیورپول کے اسٹار محمد صلاح مصر کی کپتانی کرتے ہوئے بینن کے خلاف میدان میں اتریں گے، جبکہ وکٹر اوسیمہن نائیجیریا کی امیدوں کا مرکز ہوں مراکش بمقابلہ تنزانیہ کاغذی طور پر مراکش کی ٹیم تنزانیہ سے بہت زیادہ مضبوط ہے، جس کی رینکنگ تنزانیہ سے 101 درجے بہتر ہے۔ ریال میڈرڈ کے براہیم ڈیاز اور ایوب الکعبی مراکش کے اہم ہتھیار ہوں گے۔ الجزائر بمقابلہ ڈی آر کانگو: اس مرحلے کا سب سے بڑا مقابلہ الجزائر اور ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو کے درمیان متوقع ہے۔ الجزائر وہ واحد ٹیم ہے جس نے اپنے تمام گروپ میچز جیتے ہیں۔ ریاض محرز کی کپتانی میں الجزائر کی ٹیم انتہائی خطرناک دکھائی دے رہی ہے۔ سینگل بمقابلہ: 2022 کی چیمپئن سینگل کی ٹیم سادیو مانے کی قیادت میں سوڈان کا سامنا کرے گی۔ سوڈان کے لیے یہ ایک بڑی کامیابی ہے کہ خانہ جنگی کے شکار ملک کی ٹیم ناک آؤٹ مرحلے تک پہنچنے میں کامیاب رہی۔ نائیجیریا بمقابلہ موزمبیق: نائیجیریا کے وکٹر اوسیمہن اور ایڈمولا لک مین موزمبیق کے دفاع کے لیے بڑا خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ موزمبیق کی ٹیم جینی کاتاموکی صلاحیتوں پر بھروسہ کرے گی۔ آئیوری کوسٹ بمقابلہ برکینا فاسو: دفاعی چیمپئن آئیوری کوسٹ کا مقابلہ اپنے پڑوسی ملک برکینا فاسو سے ہوگا۔ مانچسٹر یونائیٹڈ کے ونگر عماد ڈیالو اس ٹورنامنٹ میں اب تک بہترین فارم میں رہے ہیں۔ انعامی رقم کا ریکارڈ: اس بار ٹورنامنٹ جیتنے والی ٹیم کو ایک کروڑ ڈالر (تقریباً 8.5 ملین یورو) کی خطیر رقم بطور انعام دی جائے گی، جو کہ اس ٹورنامنٹ کی تاریخ کی سب سے بڑی رقم ہے۔

بابر اعظم نے بگ بیش لیگ میں نئی تاریخ رقم کر دی، 2026 کی پہلی ففٹی داغ دی

ملبورن، یکم جنوری (یو این آئی) پاکستان کے مایہ ناز بلے باز بابر اعظم نے سالِ نو کا آغاز ایک یادگار سنگ میل کے ساتھ کیا ہے۔ بگ بیش لیگ کے رواں سیزن میں سڈنی سکسرز کی نمائندگی کرتے ہوئے بابر اعظم نے نہ صرف اپنی ٹیم کو کامیابی دلائی بلکہ سال 2026 میں بی بی ایل کی پہلی نصف سنچری بنانے والے کھلاڑی کا اعزاز بھی اپنے نام کر لیا۔ ملبورن میں کھیلے گئے اس اہم میچ میں سڈنی سکسرز کا مقابلہ میلبرن رینیگیڈز سے تھا۔ بطور اوپنر میدان میں اترنے والے بابر اعظم نے ذمہ دارانہ بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 46 گیندوں پر 58 رنز اسکور کیے۔

روبرٹو کارلوس کی اچانک اسپتال منتقلی، فٹبال حلقوں میں تشویش

ریو ڈی جنیرو۔ یکم جنوری (یو این آئی) برازیلین فٹبال کے عالمی شہرت یافتہ فٹبالر اور ریال میڈرڈ کے سابق اسٹار دفاعی کھلاڑی روبرٹو کارلوس کو صحت کی خرابی کے باعث اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ان کے دل کی کامیاب سرجری کی گئی ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق 52 سالہ روبرٹو کارلوس ان دنوں چھٹیاں گزارنے کے لیے برازیل میں موجود تھے۔ معمول کے طبی معائنے کے دوران ان میں تشویشناک علامات سامنے آئیں، جس کے بعد انہیں فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا۔ ابتدا میں وہ ٹانگ میں خون کے ایک معمولی لوتھڑے کی جانچ کے لیے اسپتال پہنچے تھے، تاہم تفصیلی ٹیسٹ اور ایم آر آئی اسکین کے بعد ڈاکٹروں نے دل میں خرابی کی نشاندہی کی۔ طبی ماہرین کے مشورے پر فوری طور پر دل کی سرجری کا فیصلہ کیا گیا، جو کامیابی سے مکمل کر لی گئی۔ ڈاکٹروں کے مطابق روبرٹو کارلوس کی حالت اب مستحکم ہے اور وہ خطرے سے باہر ہیں، تاہم احتیاطی تدابیر کے تحت انہیں مزید دو دن تک اسپتال میں زیرِ نگرانی رکھا جائے گا۔ واضح رہے کہ روبرٹو کارلوس کا شمار فٹبال کی تاریخ کے جارح مزاج اور بہترین لیفٹ بیکس میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی غیر معمولی رفتار، شاندار فری ککس اور یادگار گولز سے دنیا بھر کے شائقین کو متاثر کیا۔ انہوں نے برازیل کی قومی ٹیم کی نمائندگی کرتے ہوئے 125 بین الاقوامی میچز کھیلے اور 1998 اور 2002 کے ورلڈ کپ فائنلز میں ٹیم کا حصہ رہے۔ 2002 میں برازیل کو عالمی کپ جتوانے والی ٹیم میں بھی ان کا کردار کلیدی تھا۔ کلب فٹبال میں انہوں نے ریال میڈرڈ کے ساتھ تین مرتبہ یوئیفا چیمپئنز لیگ جیتی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی وہ ریال میڈرڈ کے سفیر کے طور پر فٹبال سے وابستہ ہیں۔

عثمان خواجہ پر ریٹائرمنٹ لینے کا دباؤ بڑھنے لگا

سڈنی، یکم جنوری (یو این آئی) آسٹریلیا کے سینئر بلے باز عثمان خواجہ ایشیز سیریز کے پانچویں ٹیسٹ سے قبل سڈنی کرکٹ گراؤنڈ میں میڈیا کے سامنے آئیں گے۔ سابق کرکٹرز اور میڈیا رپورٹس کے مطابق خواجہ کی صحت اور کارکردگی کے مسائل کے سبب انہیں ریٹائرمنٹ لینے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ خواجہ نے پرتھ ٹیسٹ کمر کی تکلیف کے باعث نہیں کھیل سکا، جبکہ ایڈیلیڈ ٹیسٹ میں انہیں ٹیم سے باہر رکھا گیا۔ اوپننگ کا رول اب ٹریوس ہیڈ سنبھال چکے ہیں۔ ایڈم گلکرسٹ اور دیگر کمنٹیٹرز نے ایک پروگرام میں بتایا کہ خواجہ کی پریس کانفرنس میں مستقبل کے حوالے سے اہم باتیں سامنے آ سکتی ہیں، تاہم ابھی تک واضح نہیں کہ وہ کن موضوعات پر بات کریں گے۔ سابق کرکٹرز اور آسٹریلوی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق خواجہ کی کارکردگی اور صحت کے مسائل کے باعث انہیں ریٹائرمنٹ کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ خواجہ سیریز کے پہلے پرتھ ٹیسٹ میں کمر کی تکلیف کی وجہ سے نہیں کھیل سکے جبکہ ایڈیلیڈ ٹیسٹ سے انہیں ٹیم سے باہر رکھا گیا تھا۔ آسٹریلوی ٹیم میں عثمان خواجہ کا اوپنر کے طور پر رول ختم ہو چکا ہے اور اس پوزیشن پر اب ٹریوس ہیڈ کھیل رہے ہیں۔ 39 سالہ خواجہ نے اب تک 87 ٹیسٹ، 40 ون ڈے اور 9 ٹی ٹوئنٹی میچز میں آسٹریلیا کی نمائندگی کی ہے۔

ریئل میڈرڈ کو بڑا جھٹکا، ایمباپے گھٹنے کی انجری کے باعث میدان سے باہر

میڈرڈ، یکم جنوری (یو این آئی) ریئل میڈرڈ کے لیے سال 2025 کا اختتام اور نئے سال کا آغاز بدقسمتی کے سائے میں ہوا ہے۔ کلب نے باضابطہ تصدیق کی ہے کہ ان کے اسٹار کھلاڑی اور ٹاپ اسکورر کیلین ایمباپے ٹریننگ کے دوران بائیں گھٹنے کی انجری کا شکار ہو گئے ہیں۔ ریئل میڈرڈ نے اپنی آفیشل ویب سائٹ پر جاری کردہ بیان میں بتایا کہ "میڈیکل سروسز کے معائنے کے بعد ایمباپے کے بائیں گھٹنے میں موچ (Sprain) کی تشخیص ہوئی ہے۔ ان کی صحت یابی کے عمل پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔ " کلب نے حسبِ روایت ایمباپے کی واپسی کی کوئی حتمی تاریخ نہیں بتائی، تاہم وہ اتوار کو 'ریئل بیٹس ' کے خلاف ہونے والے اہم لالیگا میچ سے باہر ہو گئے ہیں۔ ایمباپے کی انجری ایک ایسے وقت میں آئی ہے جب ریئل میڈرڈ کو 8 جنوری کو جدہ (سعودی عرب) میں اسپینش سپر کپ کے سیمی فائنل میں اٹلیٹیکو میڈرڈ کا سامنا کرنا ہے۔ مختصر وقت کے باعث فائنل (11 جنوری) سمیت پورے ٹورنامنٹ میں ان کی شرکت انتہائی مشکوک دکھائی دے رہی ہے۔ فٹبال حلقوں میں یہ بازگشت سنائی دے رہی ہے کہ سعودی عرب میں ہونے والا سپر کپ کوچ ژابی الونسو کے مستقبل کا فیصلہ کرے گا۔ ٹیم کے سب سے اہم کھلاڑی کی غیر موجودگی الونسو کے لیے ایک کڑا امتحان ثابت ہوگی، جہاں انہیں اپنے اسٹار اسٹرائیکر کے بغیر اپنی پوزیشن مستحکم کرنی ہوگی۔ رواں سیزن میں ایمباپے ریئل میڈرڈ کی ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے 25 میں سے 24 میچوں میں شرکت کی ہے۔ لالیگا کے 18 میچوں میں 18 گول اسکور کیے (جو ٹیم کے مجموعی گولز کا نصف ہے)۔ چیمپئنز لیگ کے 5 میچوں میں مزید 9 گول داغے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ رواں سیزن میں وہ جس واحد میچ میں نہیں کھیلے تھے، اس میں ریئل میڈرڈ کو مانچسٹر سٹی کے ہاتھوں 1-2 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

سوئٹزرلینڈ میں نئے سال کے جشن کے دوران دھماکے کے بعد آتشزدگی، 40 افراد ہلاک، متعدد زخمی

علاقے کو عوام کے لئے بند کر کے نوفلائی زون نافذ کر دیا

جنیوا، یکم جنوری (یو این آئی) سوئٹزرلینڈ کے لگژری اسکی ریزورٹ شہر کرانس مونٹانا میں نئے سال کی رات ایک گنجان آباد بار میں آگ بھڑک اٹھی، جس کے نتیجے میں 40 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ جنوب

مغربی سوئٹزرلینڈ کے والیس کینٹن کی پولیس نے جمعرات کی علی الصبح بتایا کہ سیاحوں میں مقبول ایک بار میں نامعلوم وجوہات کی بنا پر آگ لگی، جہاں نئے سال کی تقریبات جاری تھیں۔ پولیس بیان کے مطابق کئی افراد جان سے گئے جبکہ دیگر زخمی ہوئے اور واقعے کو سنگین قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ بڑے پیمانے پر ہنگامی کارروائیاں جاری ہیں۔ پولیس، فائر فائٹرز اور ریسکیو عملے کی بڑی تعداد فوری طور پر موقع پر پہنچ گئی تاکہ متاثرین کی مدد کی جا سکے، جب کہ آپریشن تاحال جاری ہے۔ سوئس اخبار بلک نے موقع پر موجود ایک ڈاکٹر کے حوالے سے ہلاکتوں کی تعداد درجنوں میں ہونے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ علاقائی اخبار لی نوویلیسٹ کے مطابق تقریباً 40 ہلاکتوں اور 100 زخمیوں کی اطلاعات ہیں۔ سوئس میڈیا کی شائع کردہ تصاویر میں ایک عمارت کو شعلوں میں گھرا اور لوگوں کو اندھیرے میں چیختے اور بھاگتے دکھایا گیا۔ بعض رپورٹس کے مطابق کنسرٹ کے دوران آتش بازی کے استعمال سے آگ لگنے کا امکان ہے، تاہم پولیس کا کہنا ہے کہ وجہ ابھی معلوم نہیں۔ پولیس ترجمان کیپٹن لاتھیوں نے اے ایف پی کو بتایا کہ ابتدا میں نامعلوم نوعیت کا ایک دھماکا ہوا تھا، جو تقریباً رات ڈیڑھ بجے لی کانسٹیلیشن نامی بار میں پیش آیا، جہاں نئے سال کی تقریبات کے لیے 100 سے زائد افراد جمع تھے۔ دھماکے کے کئی گھنٹے بعد اے ایف پی کے فوٹوگرافر نے کرانس مونٹانا جانے والی سڑک پر متعدد ایمبولینسز دیکھیں۔ پولیس کے مطابق علاقے کو مکمل طور پر عوام کے لیے بند کر دیا گیا ہے اور کرانس مونٹانا کے اوپر نو فلائی زون نافذ کر دیا گیا ہے۔

روس یوکرین سے جنگ جیت جائے گا: پوتن کا دعویٰ

روس کے ساتھ جنگ بندی معاہدہ محض 10 فیصد دوری پر ہے: زیلنسکی

ماسکو، یکم جنوری (یو این آئی) روسی صدر ولادیمیر پوتن نے کہا ہے کہ روس کو یقین ہے کہ وہ یوکرین کے خلاف جاری جنگ میں کامیاب ہوگا۔ نئے سال کے موقع پر اپنی قوم سے خطاب کے دوران پوتن نے یوکرین میں لڑنے والے روسی فوجیوں کو ہیرو' قرار دیتے ہوئے

عوام سے ان کی حمایت کی اپیل کی ہے۔ پوتن نے فوجیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں آپ پر اور اپنی فتح پر یقین ہے۔' دوسری جانب یوکرین کے صدر زیلنسکی نے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ یوکرین کسی بھی قیمت یا سمجھوتے کے بغیر امن چاہتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم جنگ کا خاتمہ چاہتے ہیں مگر یوکرین کے خاتمے کی قیمت پر نہیں۔ یوکرین تھکا ہوا ضرور ہے لیکن ہتھیار ڈالنے کے لیے تیار نہیں۔ یوکرینی صدر کا کہنا ہے کہ امریکا کی ثالثی میں ہونے والے مذاکرات کے بعد امن معاہدہ 90 فیصد تک تیار ہے مگر باقی 10 فیصد نکات یوکرین، یورپ اور خطے کے مستقبل کے لیے فیصلہ کن ہوں گے۔ واضح رہے کہ روس اور یوکرین کے درمیان جاری جنگ کے سبب یورپ میں اس خدشے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اگر جنگ جلد ختم نہ ہوئی تو اس کے اثرات یوکرین سے باہر بھی پھیل سکتے ہیں۔

جنوبی برازیل میں فائرنگ سے 5 افراد ہلاک

ساؤ پالو، یکم جنوری (یو این آئی) برازیل کی جنوبی ریاست پرانا میں فائرنگ کے دو واقعات میں ایک متاثرہ اور چار مسلح مشتبہ افراد سمیت پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ ایک شخص کی لاش، جسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا، کارنیلیو پروکوپیو کے ایک محلے سے ملی، جو ریاست کے دارالحکومت کریٹیبا سے تقریباً 380 کلومیٹر دور اور برازیل کی ارجنٹائن اور پیراگوئے کی سرحد سے تقریباً 520 کلومیٹر دور واقع ہے۔ ملٹری پولیس نے بعد میں چار مسلح مشتبہ افراد کو تلاش کیا جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اس واقعے سے جڑے تھے اور ان کا تعاقب کیا، جو بدھ کی صبح فائرنگ کے تبادلے میں ختم ہوا، جس میں چاروں افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے بتایا کہ مشتبہ افراد نے ایک گاڑی میں فرار ہونے کی کوشش کرتے ہوئے فائرنگ کی جو تعاقب کے دوران الٹ گئی۔ مقامی میڈیا کے مطابق چاروں افراد کی لاشیں کار کے اندر دو آتشیں اسلحہ کے ساتھ ملیں۔

سال نو کے پہلے دن استنبول میں پانچ لاکھ سے زیادہ افراد کی فلسطین کی حمایت میں ریلی

مظاہرین نے غزہ میں نسل کشی کے خاتمے کا مطالبہ کیا

استنبول/ یکم جنوری (آفاق نیوز ڈیسک) ہیومنٹی الائنس اور نیشنل ول پلیٹ فارم کے زیر اہتمام تقریباً 520,000 افراد نے جمعرات کے روز نئے سال کی

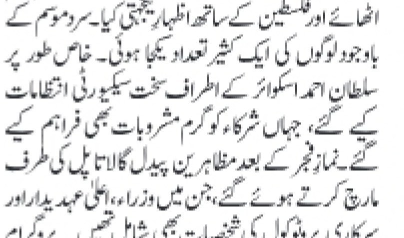

پہلی صبح استنبول کے گالاتا پل پر فلسطین کے حق میں ایک بڑی ریلی نکالی۔ اس مظاہرے میں 400 سے زائد شہری تنظیموں نے شرکت کی اور اسے ترک یوتھ فاؤنڈیشن (TUGVA) کی قیادت میں منعقد کیا گیا۔ اس ریلی کا نعرہ کچھ یوں تھا: ہم خوفزدہ نہیں ہوں گے، ہم خاموش نہیں رہیں گے، ہم فلسطین کو نہیں بھولیں گے۔ مظاہرین نے غزہ میں نسل کشی کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ اس ریلی سے قبل شہریوں نے شہر کی بڑی مساجد میں فجر کی نماز سے قبل اجتماع کیا، جن میں آیا صوفیہ جامع مسجد کبیرہ، سلطان احمد، فاتح، سلیمانیہ اور امین اونو مسجد شامل تھیں۔ کئی افراد نے مساجد کے صحنوں میں جمع ہو کر ترک اور فلسطینی پرچم اٹھائے اور فلسطین کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا۔ سرد موسم کے باوجود لوگوں کی ایک کثیر تعداد یکجا ہوئی۔ خاص طور پر سلطان احمد اسکوائر کے اطراف سخت سیکیورٹی انتظامات کیے گئے، جہاں شرکاء کو گرم مشروبات بھی فراہم کیے گئے۔ نماز فجر کے بعد مظاہرین پیدل گالاتا پل کی طرف مارچ کرتے ہوئے گئے، جن میں وزراء، اعلیٰ عہدیدار اور سرکاری پروٹوکول کی شخصیات بھی شامل تھیں۔ پروگرام باضابطہ طور پر مقامی وقت کے مطابق صبح 8:30 بجے شروع ہوا۔ مرکزی پریس پلیٹ فارم کے پیچھے ایک عمارت پر مرحوم فلسطینی کارٹونسٹ ناجی العلی کے تخلیق کردہ علامتی کردار حنظلہ " کا ایک بڑا بینر آویزاں کیا گیا، جسے تحریک فلسطین کے ساتھ گہرا منسلک سمجھا جاتا ہے۔ تقریب میں بین الاقوامی شہرت یافتہ فنکاروں اور موسیقاروں کے مظاہرے بھی شامل تھے۔

صومالی لینڈ کو تسلیم کرنے کا اسرائیلی اقدام

مسلم ممالک کو کمزور کرنے کی سازش: ایران

تہران، یکم جنوری (یو این آئی) ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے اسرائیلی حکومت کی جانب سے صومالی لینڈ کو تسلیم کرنے کے اقدام کو مسلم ممالک کو کمزور کرنے کی سازش

کا حصہ قرار دیا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے صومالی لینڈ کو تسلیم کرنے کے صہیونی اقدام کو مسلم ممالک کے خلاف سازشوں کا سلسلہ قرار دیا ہے۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ایک انٹرویو کے دوران خارجہ پالیسی سے متعلق مختلف اہم امور پر تفصیلی بات کی۔ رپورٹس کے مطابق انہوں نے ان خبروں کو صریحاً مسترد کر دیا جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ بیروت میں ایرانی سفیر کی منظوری کا عمل روک دیا گیا ہے۔ نیتن یاہو کے ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق الزامات پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ ایران کے جوہری پروگرام کو عسکری رنگ دینے کے دعوے گزشتہ تین دہائیوں سے دہرائے جا رہے ہیں اور یہ صیہونی حکومت کی مسلسل جھوٹ پر مبنی مہم کا حصہ ہیں، جسے اب مغربی میڈیا بھی بے نقاب کر رہا ہے۔ انہوں نے اپنے انٹرویو کے دوران واضح کیا کہ ایران اور لبنان کے درمیان سفارتی تعلقات بدستور معمول کے مطابق قائم ہیں اور کسی قسم کی رکاوٹ یا تعطل موجود نہیں۔ لبنان کے نئے سفیر بھی آج ایران میں وزیر خارجہ کو اپنی سفارتی اسناد پیش کریں گے۔ اُن کا مزید کہنا تھا کہ اسرائیل کا یہ اقدام اسلامی ممالک کو کمزور کرنے اور بالخصوص ہارن آف افریقہ، بحیرہ احمر اور خلیج عدن کے حساس علاقوں میں عدم استحکام پیدا کرنے کی منظم کوشش ہے۔

نیتن یاہو غزہ جنگ بندی معاہدے کو کیوں برقرار نہیں رکھنا چاہتے؟

ملک میں کرپشن مقدمات، جبری فوجی بھرتی اور 7 اکتوبر کے حملوں پر عوامی جواب دہی جیسے سنگین مسائل کا سامنا ہے

تل ابیب، یکم جنوری (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے حال ہی میں امریکہ کا کامیاب دورہ کیا ہے جس کے بعد ان کی سیاسی پوزیشن مزید مضبوط ہو گئی ہے۔ غیر ملکی میڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے نیتن یاہو کے دورے کے دوران ان کی کھل کر تعریف کی اور غزہ جنگ بندی منصوبے پر اسرائیل کی کارکردگی کو سو فیصد' قرار دیا ہے۔ امریکی حکام کے مطابق نیتن یاہو غزہ جنگ بندی کے دوسرے مرحلے میں جانے سے دانستہ طور پر تاخیر کر رہے ہیں۔ معاہدے کے مطابق قیدیوں کے تبادلے، امدادی فراہمی اور محاذوں کے منجمد ہونے کے بعد غزہ میں نئی انتظامیہ اور بین الاقوامی سیکیورٹی فورس تعینات ہونا تھی مگر اسرائیل نے ابھی تک اس معاہدے پر مکمل عملدرآمد نہیں کیا۔ بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ نیتن یاہو کے جنگ بندی کو مکمل طور پر نافذ نہ کرنے کی چار اہم وجوہات ہیں۔ 1۔ دائیں بازو کا دباؤ: نیتن یاہو کی حکومت اسرائیل کی تاریخ کی سب سے سخت گیر دائیں بازو کی حکومت ہے۔ ان کے اتحادی وزراء جنگ بندی کے خلاف ہیں اور غزہ پر قبضے کے حامی ہیں۔ ان کی حمایت برقرار رکھنا نیتن یاہو کے لیے سیاسی طور پر ضروری ہے۔ 2۔ غزہ میں بین الاقوامی فورس کی مخالفت: بین الاقوامی

سیکیورٹی فورس کی تعیناتی سے اسرائیل کی فوجی آزادی محدود ہو جائے گی۔ نیتن یاہو نہیں چاہتے کہ غزہ میں کسی بیرونی طاقت کا اثر و رسوخ بڑھے یا اسرائیل کے فوجی فیصلے بین الاقوامی دباؤ میں آئیں۔ 3۔ دو ریاستی حل سے گریز: جنگ بندی معاہدے میں مستقبل کے سیاسی حل کی بات بھی شامل ہے۔

شہباز شریف اور سعودی ولی عہد کے درمیان ٹیلیفونک رابطہ، خطے کی صورتحال پر گفتگو

اسلام آباد، یکم جنوری (یو این آئی) سعودی عرب کے ولی عہد محمد بن سلمان سے ٹیلی فون پر بات چیت کے بعد وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا کہ دونوں رہنماؤں نے پاکستان اور سعودی عرب کے لیے ایک پر جوش اور امید افزا مستقبل کا تصور پیش کیا ہے۔ جمعرات کی صبح سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری پیغام میں وزیر اعظم نے ایک روز قبل وزیر اعظم آفس کی جانب سے جاری بیان کی توثیق کی۔ وزیر اعظم نے اس گفتگو کو نہایت خوشگوار اور دوستانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں رہنماؤں نے پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان طویل عرصے سے قائم برادرانہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا، جو حالیہ مہینوں میں نئی بلندیوں تک پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے مملکت سعودی عرب کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا جبکہ خطے کی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال ہوا، جس میں امت کے اندر اتحاد اور مکالمے و سفارت کاری کے ذریعے علاقائی امن و استحکام برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ وہ

سعودی ولی عہد کے شکر گزار ہیں جنہوں نے باہمی دلچسپی کے تمام شعبوں میں پاکستان کے ساتھ تعاون بڑھانے کی خواہش کا اعادہ کیا اور آئندہ برس پاکستان کا سرکاری دورہ کرنے کے ارادے سے بھی آگاہ کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ مل کر ہم پاکستان اور سعودی عرب کے لیے ایک پر جوش اور امید افزا مستقبل کا تصور رکھتے ہیں۔ اسی نوعیت کا بیان ایک روز قبل وزیر اعظم آفس کی جانب سے بھی جاری کیا گیا تھا، جب وزیر اعظم نے وزیر اعظم ہاؤس میں سعودی سفیر نواف بن سعید احمد المالکی سے ملاقات کی تھی، جس میں علاقائی اور عالمی امور پر گفتگو ہوئی۔ وزیر اعظم نے مکالمے اور سفارت کاری کے ذریعے امن و استحکام برقرار رکھنے کی ضرورت پر ایک بار پھر زور دیا۔ انہوں نے دوطرفہ تعلقات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کے سعودی عرب کے ساتھ تعلقات مزید گہرا کرنے کے عزم کا اعادہ کیا اور پاکستان کے لیے سعودی حمایت اور خطے میں امن و استحکام کے فروغ میں اس کے کردار کو سراہا۔ وزیر اعظم نے رواں سال ولی عہد سے ہونے والی اپنی ملاقاتوں کو نہایت مفید قرار دیا، جن کے باعث پاک سعودی تعلقات نئی سطح پر پہنچے۔ انہوں نے مشکل وقت میں پاکستان کے لیے سعودی عرب کی مسلسل حمایت اور علاقائی امن کے فروغ میں اس کے تعمیری کردار پر گہری قدردانی کا اظہار کیا۔

حماس کو غیر مسلح ہونے کے لیے 2 ماہ کی مہلت

امریکہ کشیدگی میں اضافہ نہیں چاہتا

تل ابیب، یکم جنوری (یو این آئی) اسرائیل اور امریکہ نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ حماس کو غیر مسلح ہونے کے لیے دو ماہ کی حتمی مہلت دی جائے گی۔ اسرائیلی

میڈیا نے منگل کو رپورٹ کیا کہ حماس کو غیر مسلح کرنے کے لیے واضح اور قابل عمل معیارات طے کیے جائیں گے تاکہ اسلحے کے خاتمے کو عملی شکل دی جا سکے۔ اسرائیلی ٹی وی چینل 12 کے مطابق رفح میں تعمیر نو کا آغاز حماس کے غیر مسلح ہونے سے قبل ہی کر دیا جائے گا، تاہم غیر مسلح ہونا مجموعی منصوبے کا ایک بنیادی جزو قرار دیا جا رہا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے خبردار کیا ہے کہ اگر حماس نے مقررہ مدت میں اپنے ہتھیار ختم نہ کیے تو اسے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انھوں نے کہا کہ حماس کو غیر مسلح ہونے کے لیے نہایت محدود وقت دیا جا رہا ہے اور اس پر عمل درآمد کو بغور دیکھا جائے گا۔ صدر ٹرمپ کے مطابق غزہ میں جاری کمزور جنگ بندی ایک متفقہ روڈ میپ کے تحت قائم ہے جس کا مقصد طویل عرصے سے جاری تنازع کا خاتمہ ہے، تاہم اس منصوبے کے اگلے مرحلے میں حماس کا غیر مسلح ہونا ناگزیر ہے۔

شام میں پولیس پر خودکش حملہ، ایک اہلکار ہلاک، متعدد زخمی

دمشق، یکم جنوری (یو این آئی) شام کے شمالی شہر حلب میں خودکش حملے کے نتیجے میں ایک شخص ہلاک جبکہ سیکیورٹی فورسز کے متعدد اہلکار زخمی ہو گئے۔ شامی میڈیا کے مطابق خودکش بمبار نے حلب کے علاقے باب الفرج میں گشت پر مامور پولیس اہلکاروں کے قریب خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔ دھماکے کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا جبکہ سیکیورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ ریاستی میڈیا کا کہنا ہے کہ زخمی اہلکاروں کو فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے جبکہ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔ حملے کی ذمہ داری تاحال کسی گروہ نے قبول نہیں کی۔

جاپان کا بھی افغان سفارتخانہ بند کرنے کا اعلان

ٹوکیو، یکم جنوری (یو این آئی) طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد افغان سفارتخانوں کی بندش میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ برطانیہ، ترکیہ اور ناروے کے بعد جاپان نے بھی افغان سفارتخانہ بند کرنے کا اعلان کر دیا۔ طالبان رجیم کی غیر جمہوری اور پر تشدد پالیسیوں کے نتیجے میں افغانستان کو شدید عالمی تنہائی کا سامنا ہے۔ افغان جریدے کے مطابق 31 جنوری 2026 سے افغان سفارتخانے میں تمام سیاسی اور اقتصادی امور معطل کر دیے جائیں گے۔ کابل ٹائمز کا کہنا ہے کہ بیرون ملک مقیم افغان شہریوں کے لیے سفارتی مشنز کی بندش ایک سنگین نتائج کا باعث بن

سکتی ہے۔ دوسری جانب افغان جریدے آمو نے لکھا کہ سیکیورٹی خدشات کے پیش نظر روس نے افغان مزدوروں کی بھرتی سے بھی انکار کر دیا ہے۔

غزہ میں اسرائیل کی این جی اوز پر پابندی سے انسانی بحران شدید ہونے لگا

اسرائیل 37 بین الاقوامی این جی اوز کے لائسنس منسوخ کرنے جا رہا ہے

غزہ، یکم جنوری (یو این آئی) اسرائیل کی جانب سے غزہ کے بے گھر فلسطینیوں کے لیے بین الاقوامی امدادی تنظیموں پر لگائی گئی پابندی کے پیش نظر انسانی بحران سنگین صورت اختیار کر گیا ہے جس سے ہزاروں زندگیاں خطرے سے دوچار ہیں۔ خان یونس کے رہائشیوں کے مطابق غزہ میں امدادی اداروں کا کوئی متبادل موجود نہیں، آمدنی کے ذرائع ختم ہو چکے ہیں، طبی مراکز محدود ہیں اور پابندیوں سے زخمیوں اور عام مریضوں کے لیے علاج مزید مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ غزہ متاثرین کا کہنا ہے کہ امدادی اداروں کی موجودگی کے باوجود حالات خراب ہیں اگر یہ ادارے یہاں سے چلے گئے تو بچوں کی اموات بڑھیں گی اور خاندان تباہ ہو جائیں گے۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق اسرائیل 37 بین الاقوامی این جی اوز کے لائسنس منسوخ کرنے جا رہا ہے جن میں ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز، نارویجین ریفیوجی کونسل، کیئر انٹرنیشنل اور انٹرنیشنل ریسکیو کمیٹی شامل ہیں۔ اسرائیل کا موقف ہے کہ نئی پالیسی کے تحت اداروں کو اپنے عملے اور سرگرمیوں کی تفصیلات فراہم کرنا ہوں گی۔ دوسری جانب کینیڈا، فرانس، جاپان اور برطانیہ سمیت 10 ممالک کے وزرائے خارجہ نے مشترکہ بیان میں اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ میں بین الاقوامی این جی اوز کو بلا رکاوٹ کام کرنے دے کیونکہ ان کے بغیر فوری انسانی ضروریات پوری کرنا ممکن نہیں۔ اقوام متحدہ کے فلسطینی پناہ گزین کے ادارے (انروا) نے بھی اسرائیل کے اس فیصلے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اقدام غزہ میں امدادی سرگرمیوں کو مزید متاثر کرے گا۔ انروا کے سربراہ فلپ لازارینی نے اسے انسانی اصولوں کے لیے خطرناک مثال قرار دیا۔ بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق غزہ کی بڑی آبادی مکمل طور پر امداد پر انحصار کر رہی ہے جبکہ شدید سردی، تباہ شدہ انفرااسٹرکچر اور مسلسل پابندیاں حالات کو مزید خراب کر رہی ہیں۔

ایران میں جاری مظاہرے میں تشدد،

مظاہرین کے تشدد سے پیراملٹری فورس کا ایک اہلکار جاں بحق

تہران، یکم جنوری (یو این آئی) ایران میں اتوار کے روز شروع ہونے والے مظاہرے پرتشدد رنگ اختیار کر چکے ہیں اور ایران کے سرکاری میڈیا کے مطابق مظاہروں کے دوران ایرانی سیکیورٹی فورس کا ایک اہلکار جاں بحق ہو گیا۔ سرکاری ٹیلی ویژن نے صوبہ لورستان کے نائب گورنر سعید پورعلی کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ شہر کوہدشت سے تعلق رکھنے والے بسیج کے 21 سالہ اہلکار کو بدھ کی رات ہنگامہ آرائی کرنے والوں نے ہلاک کر دیا۔ یہ اتوار کو دارالحکومت تہران سے شروع ہونے والے مظاہروں کے بعد پہلی سرکاری طور پر تصدیق شدہ ہلاکت ہے۔ بسیج ایک رضاکار پیراملٹری فورس ہے جو ایران کے پاسداران انقلاب سے منسلک ہے۔ سعید پورعلی کے مطابق کوہدشت میں مظاہروں کے دوران پتھراؤ کے واقعات میں 13 پولیس اہلکار اور بسیج کے ارکان زخمی بھی ہوئے۔ ایران میں جاری مظاہروں کا آغاز تہران میں دکانداروں کی جانب سے مہنگائی اور معاشی جمود کے خلاف ہڑتال سے ہوا تھا جس کے بعد یہ دیگر شہروں تک پھیل گئے، منگل کے روز کم از کم 10 جامعات کے طلبہ بھی احتجاج میں شامل ہو گئے تھے۔

سعودی عرب میں ایک سال کے دوران ریکارڈ 356 افراد کے سر قلم

ایک سال میں دی جانے والی سزائے موت کی اب تک کی بلند ترین تعداد

ریاض/ یکم جنوری/ (آفاق نیوز ڈیسک) تجزیہ کاروں کے مطابق سزائے موت میں اس اضافے کی بڑی وجہ سعودی عرب میں منشیات کے خلاف شروع کی گئی جنگ ہے۔ موت کی سزا پانے والوں میں زیادہ تر غیر ملکی افراد شامل تھے۔ سعودی عرب میں 2025 کے دوران 356 افراد کو سزائے موت دی گئی، جو ایک سال میں اس مملکت میں دی جانے والی سزائے موت کی اب تک کی بلند ترین تعداد ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس سے قبل 2024 میں 338 افراد کو سزائے موت دی گئی تھی۔ تجزیہ کاروں کے مطابق سزائے موت میں اس اضافے کی بڑی وجہ سعودی عرب کی حالیہ برسوں میں منشیات کے خلاف شروع کی گئی جنگ ہے،

کیونکہ جن افراد کو ابتدائی طور پر گرفتار کیا گیا تھا، ان کے خلاف قانونی کارروائی کے بعد اب سزاؤں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق 2025 میں صرف منشیات سے متعلق مقدمات میں 243 افراد کو سزائے موت دی گئی۔ اے ایف پی کے مطابق یہ مسلسل دوسرا سال ہے جب سعودی عرب نے پھانسیوں کے حوالے سے نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ سعودی عرب نے تقریباً تین سال کی معطلی کے بعد 2022 کے آخر میں منشیات کے جرائم پر سزائے موت دوبارہ بحال کی تھی۔ عرب دنیا کی سب سے بڑی معیشت سعودی عرب کیپٹاگون نامی غیر قانونی نشہ آور گولیوں کی بڑی منڈیوں میں شمار ہوتا ہے، جو اقوام متحدہ کے مطابق معزول شامی صدر بشار الاسد کے دور میں شام کی سب سے بڑی برآمد تھی۔

بیگم ضیاء کے غم کو قوم کی طاقت میں بدلنے

کے لیے استعمال کریں گے: صلاح الدین احمد

ڈھاکہ، یکم جنوری (یو این آئی) بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن صلاح الدین احمد نے کہا ہے کہ پارٹی سابق وزیر اعظم خالدہ ضیا کی موت کے غم کو آئندہ انتخابات میں اپنی طاقت میں بدل دے گی۔ مسٹر احمد نے کہا ہم بیگم ضیاء کے غم کو طاقت میں بدلنا چاہتے ہیں،" "لیکن ہم اتنے تنگ نظر نہیں ہیں کہ اسے صرف پارٹی کی بنیاد پر انتخابی کام کے لیے استعمال کریں۔ ہم اس غم کو قوم کی تعمیر کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔" جب مسٹر احمد سے پوچھا گیا کہ کیا بیگم خالدہ ضیاء کے انتقال کے بعد انتخابی پلان میں کوئی تبدیلی ہوگی کیونکہ وہ خود الیکشن میں حصہ لینے والی رجسٹرڈ تھیں، تو انہوں نے کہا کہ " قانون میں ایسی کوئی شق نہیں ہے، اگر یہ واقعہ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال اور انتخابی نشانات کی الاٹمنٹ کے بعد پیش آیا ہوتا تو قانونی پیچیدگیاں پیدا نہیں ہو سکتی تھیں، لیکن اب قانونی طور پر یہ معاملہ باقی نہیں رہا۔ اس لیے اس کی نامزدگی درست نہیں ہوگی اگر کسی متبادل امیدوار کی نامزدگی قبول کر لی جائے تو وہ اس کی جگہ امیدوار ہوگا۔ بیگم ضیاء کو جمہوریت کی ماں' قرار دیتے ہوئے، بی این پی رہنما نے کہا، "وہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھیں، پھر بھی اس بلندی پر پہنچ گئیں جو دنیا میں بہت کم لوگ حاصل کر پائے ہیں۔

Printer,PublisherandChiefEditor:GhulamJeelaniQadri,Printedat:AafaqPrintersNowhattaSrinagar,Publishedfrom11,PratabParkPressEnclaveLalchowkSrinagar190001
R.N.INo.43732/85,P.No.K/77,Phone:0194-2452028,Fax:0194-2475279.Email:afaaqkashmir@yahoo.com